WE HAVE NO BRANCH

خالص سونے کے زیورات کیلئے ایک قابل اعتماد نام

زیور محل جیولیرس

ZEVAR MAHAL™ Jewellers

Unit of Zar Zevar Mahal (P) Ltd

53, Muzaffar Ahmed St. (Ripon St.), Kol-700016

Mobile : 9831111037 / 9831577940, Ph. No.: 2229-0104

Aawami News

Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna

Website : www.live7tv.com

Group Editor : Aziz Burney

अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں

directoraawaminews@gmail.com

بے باک صحافت کا علمبردار

₹5/- only

کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں

9102122786

شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

BAPUJI® GOODNESS OF HEALTH

باپوجی کیک

ہمیشہ استعمال کریں • ذائقہ سے بھرپور

نیو ہوڑہ بیکری (باپوجی کیک) پرائیویٹ لمیٹیڈ

Pages-08 ● 216:شمارہ ● 13:جلد ● KOLKATA ● Wednesday, 12th August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۸ھ ۲۸ رصفر المظفر بمطابق ● ۲۰۲۶ء ۱۲/ اگست ، بدھ ● کلکتہ

اب 'کیش پور فائلز' کھلیں گی: مودی زندہ باد کے نعرے لگانے پر ظلم اور ریلیوں میں رکاوٹ! شبھیندو نے ایس پی کو کیا ہدایات دیں؟

مغربی مدنی پور: 11 اگست (عوامی نیوز سروس) اب 'کیش پور فائلز' کھلیں گی! ترنمول کے دور میں، کیش پور میں بی جے پی کارکنوں کو 'ظلم وستم' کا سامنا کرنا پڑا۔ محض 'نریندر مودی زندہ باد' کا نعرہ لگانے پر لوگوں کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کیے گئے۔ مغربی مدنی پور کے کیش پور میں ڈائس پر کھڑے ہوئے شبھیندو ادھیکاری نے سخت اعلان جاری کیا۔ انہوں نے ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) کو بھی ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا، ''مجھے 2024 میں کیش پور میں میٹنگ کرنے سے روکا گیا تھا۔ میں ایس پی سے کہہ رہا ہوں کہ وہ ان کیسز کو دوبارہ کھولیں۔''

یہ وزیر اعلیٰ بننے کے بعد شبھیندو ادھیکاری کا کیش پور کا پہلا دورہ ہے۔ انہوں نے اپنی عظیم قربانی کی برسی کے موقع پر شہید کھدی رام بوس کی بہادری کی یاد منائی جو کہ برطانوی مخالف آزادی کی جدوجہد کے علمبردار تھے۔ انہوں نے کیش پور کے موہبانی میں شہید کے آبائی گھر جا کر کھدی رام بوس کو خراج عقیدت پیش کیا۔ جس کے بعد انہوں نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے ترقی کا پیغام دیا۔ مزید برآں، انہوں نے الزام لگایا کہ ترنمول حکومت کے دوران بی جے پی کارکنوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔

اس دن وزیر اعلیٰ نے ایس پی کو کئی ہدایات جاری کیں۔ شبھیندو ادھیکاری نے کہا، ''بہت سے لوگوں نے 'نریندر مودی زندہ باد' کا نعرہ لگانے کے لیے سخت ظلم وستم برداشت کیا۔ میں نے ایس پی کو ان تمام مقدمات کو واپس لینے کی ہدایت دی ہے۔ اس نے زور دے کر مزید کہا، ''مجھ سے پہلے جو لوگ یہاں بیٹھے تھے، انہیں مہینوں تک جیل میں بند کیا گیا۔'' انہیں 2024 میں میٹنگ کرنے سے بھی روکا گیا تھا۔ ایک واقعہ شبھیندو نہیں بھولا ہے۔ انہوں نے اس نکتے کو دہراتے ہوئے کہا، ''مجھے یہاں کیش پور میں میٹنگ کرنے سے روکا گیا تھا، میں نے انکار نہیں کیا، لوگ شاید نہ آئے ہوں، لیکن میں آیا ہوں، میں کچھ نہیں بھولا۔'' ایس پی کو مخاطب کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے پھر کہا، ''محترم ایس پی، آپ کو ان مقدمات کو کھودنا چاہیے۔ میں ان میں ملوث افراد کو سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتا ہوں۔''

کولمبیا زلزلہ: چیخ وپکار، خوف ودہشت اور ملبہ ہی ملبہ، لمحہ بھر میں اجڑ گئے سینکڑوں آشیانے، اب تک 132 اموات

11/ اگست: کولمبیا میں 10 اگست کو آئے زلزلہ نے ہر طرف تباہی کا نشان چھوڑ دیا ہے۔ 7.4 شدت کے خوفناک زلزلے سے سینکڑوں عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے اور اب تک 132 لوگوں کی موت سے متعلق تصدیق ہو چکی ہے۔ تقریباً 570 افراد زخمی بھی بتائے جا رہے ہیں، جن میں کئی کی حالت انتہائی سنگین ہے۔ زلزلہ کے بعد مچی چیخ و پکار تو اب رک چکی ہے، لیکن خوف و دہشت اور ہر طرف پھیلا ہوا ملبہ اب بھی دکھائی دے رہا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ویڈیوز سامنے آئی ہیں، ان کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے ہلاکتوں کی تعداد ابھی بہت بڑھنے والی ہے، کیونکہ درجنوں افراد کے ملبہ میں دبے ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

یورپی-میڈیٹیرینین سسمولوجیکل سینٹر کے مطابق زلزلے کی ابتدائی شدت 7.4 تھی اور اس کا مرکز 115 کلومیٹر کی گہرائی میں تھا۔ حالانکہ کولمبیا کی جیولوجیکل سروس نے ابتدائی شدت 6.7 بتائی ہے۔ زلزلہ کے شدید جھٹکوں کے باعث لوگوں کو اپنے گھروں اور عمارتوں سے باہر نکلنا پڑا، لیکن کئی لوگوں کو عمارت سے نکلنے کا موقع ہی نہیں مل پایا۔ زلزلے کی شدت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے جھٹکے راجدھانی بوگوٹا کے ساتھ ساتھ پڑوسی ممالک وینزویلا اور ایکواڈور میں بھی (باقی صفحہ 5 پر)

ایرانی فوجی کمان میں بڑی تبدیلی، مجتبیٰ خامنہ ای نے 6 اہم عہدوں پر نئے کمانڈروں کی تقرری کر دی

تہران، 11/ اگست: سابق آئی آر جی سی کمانڈر محسن رضائی کو سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل (ایس این ایس سی) میں اپنا نمائندہ مقرر کرنے کے بعد ایرانی سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے مختلف احکامات جاری کر 6 فوجی کمانڈروں کی تقرری کی۔ ایران کی خبر رساں ایجنسی 'مہر نیوز' کی رپورٹ کے مطابق ایران کے تمام مسلح افواج کی کمان سنبھالنے والی مجتبیٰ خامنہ ای نے فوج کے 6 اعلیٰ عہدوں پر نئی تقرریاں کیں، جن میں آئی آر جی سی کے سربراہ کا عہدہ بھی شامل ہے۔ 'مہر نیوز' کے مطابق سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے میجر جنرل علی عبداللہی کو ایرانی مسلح افواج کا چیف آف اسٹاف مقرر کیا۔ ساتھ ہی بریگیڈیر جنرل کیومرث حیدری کو ایرانی مسلح افواج کا ڈپٹی چیف آف اسٹاف بنایا گیا۔ انہوں نے جنرل احمد وحیدی کو ایران کی اسلامک ریولوشنری گارڈ کارپس (آئی آر جی سی) کا چیف کمانڈر مقرر کیا۔ مجتبیٰ خامنہ ای نے میجر جنرل مصطفیٰ ایزدی کو آئی آر جی سی کا ڈپٹی کمانڈر اِن چیف مقرر کیا۔ سپریم لیڈر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''میجر جنرل مصطفیٰ ایزدی، آپ کی لگن، قابلیت اور قیمتی تجربے کے (باقی صفحہ 5 پر)

ہماچل کا سالانہ مانسون بحران: 157 ہلاک، 257 لاپتہ، 259 سڑکیں بلاک

11 اگست، ہماچل پردیش ایک بار پھر اپنے سالانہ مانسون کے بحران سے دوچار ہے۔ وسیع علاقے مسلسل موسلادھار بارشوں، لینڈ سلائیڈنگ اور اچانک سیلاب سے تباہ ہو چکے ہیں۔ ریاست کا ٹرانسپورٹ نیٹ ورک منہدم ہو گیا ہے، 259 سڑکیں بلاک ہو گئی ہیں۔ بارشوں، لینڈ سلائیڈنگ اور سیلابی ریلوں سے اب تک 157 افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ مسلسل بارشوں نے تقریباً 900 سرکاری اور نجی ڈھانچے کو نقصان پہنچایا ہے، جن میں مکانات، اسکول اور پل شامل ہیں۔ مالی نقصان کا تخمینہ تقریباً 886 کروڑ روپے ہے۔ ہماچل حکومت کے اعداد وشمار کے مطابق، 30 جون سے 9 اگست کے درمیان لینڈ سلائیڈنگ میں 68 اور آفات سے متعلق حادثات میں 89 افراد ہلاک ہوئے۔ 257 افراد لاپتہ ہیں۔ محکمہ موسمیات نے ہماچل کے پانچ اضلاع کے لیے تازہ 'اورنج الرٹ' جاری کیا ہے، جس میں بھاری سے بہت زیادہ بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ ان حالات میں نقصان کی حد مزید بڑھنے کی توقع (باقی صفحہ 5 پر)

'بہار میں اردو، عربی اور فارسی کے اساتذہ کے ساتھ ہو رہا امتیازی سلوک!' تیجسوی یادو نے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کو لکھا خط

پٹنہ، 11/ اگست: بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد اور آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو نے سرکاری اسکولوں میں اردو، عربی اور فارسی اساتذہ کے تبادلے اور امداد یافتہ مدارس و سنسکرت اسکولوں کے اساتذہ و ملازمین کی بقایا تنخواہ کے حوالے سے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کو خط لکھا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بھی خط کی کاپی شیئر کی ہے۔ آر جے ڈی لیڈر نے خط میں لکھا کہ ''بہار میں اساتذہ کے تبادلے کے موجودہ (باقی صفحہ 5 پر)

بنگلورو کے 60 بڑے ہوٹلوں پر چھاپے ماری، مہینوں پرانا سڑا ہوا گوشت اور ایکسپائر دودھ، دہی وسبزیاں برآمد

11/ اگست: بنگلورو میں 'فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ' کی چھاپے ماری کی مہم جاری ہے۔ 'فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ' نے 3 دنوں میں تقریباً 60 بڑے ہوٹلوں پر چھاپے ماری کی ہے۔ اس چھاپہ ماری کے دوران ہوٹل سے سڑا ہوا گوشت، ایکسپائر غذائی اجزاء، سڑی ہوئی (باقی صفحہ 5 پر)

®

اَمت بھڑ تال مصری

خاندانی روایت کی پیداوار

AMIT BHAR'S Palm Candy

Amit Bhar & Sons

پورے خاندان کا بھروسہ

آسنسول کیلئے ڈسٹری بیوٹر کی ضرورت ہے

Mobile: 8910532083 - 7278434606

IH ISLAMIA HOSPITAL

اسلامیہ اسپتال

ISLAMIA HOSPITAL

سُپر اسپیشلیٹی اسپتال

73۔ چترنجن ایونیو، کولکاتا۔ 700012

A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)

DEPARTMENT AVAILABE

- GENERAL MEDICINE
- CHEST MEDICINE
- DIABETIC
- DIABETIC FOOT CARE
- CARDIOLOGY
- SURGERY (GENERAL & LAP)
- GASTROENTEROLOGY
- NURSERY
- ORTHOPAEDIC
- UROLOGY
- GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
- NEUROLOGY & NEUROSURGERY
- NEPHROLOGY
- CANCER SURGERY
- CANCER MEDICINE
- PAEDIATRICS
- DENTISTRY
- OPHTHALMOLOGY
- ENT
- DERMATOLOGY
- PLASTIC SURGERY

PHARMACY : 24 x 7

Discounted medicines available

(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)

ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE

8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE

(SPECIAL LABOUR ROOM)

- PATHOLOGY
- DIALYSIS
- CT SCAN
- X-RAY
- ECG
- ECHOCARDIOGRAPHY
- ENDOSCOPY
- PHYSIOTHERAPY
- ULTRASONOGRAPHY WITH COLOUR DOPPLER

24x7 EMERGENCY SERVICE

FIRHAD HAKIM, President

AMIRUDDIN (Bobby), Hony. General Secretary

Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

شبھیندو ادھیکاری نے عظیم انقلابی خودی رام بوس کی جائے پیدائش کی ترقی کے لیے 5 کروڑ روپے مختص کیے

کیش پور:11 اگست (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کے وزیراعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے منگل کو افسانوی انقلابی خودی رام بوس کی جائے پیدائش کی ترقی کے لیے 5 کروڑ روپے مختص کیے جنہیں مادرِ وطن کے لیے لڑنے کی پاداش میں برطانوی حکمرانوں نے آزادی سے پہلے کے دور میں پھانسی دے دی تھی۔
معروف شہید کی برسی کے موقع پر آج سہ پہر یہاں ایک پروگرام کا افتتاح کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے اعلان کیا کہ انہوں نے خودیرام بوس کی جائے پیدائش موہبانی کا دورہ کرنے کے بعد موہبانی ڈیولپمنٹ بورڈ کے لیے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لیے 5 کروڑ روپے مختص کرنے کا اعلان کیا اور ان کے آتما بلیدان دیوس پر خراجِ عقیدت پیش کیا۔
اگرچہ شبھیندو ادھیکاری کو کولکاتا سے ہیلی کاپٹر میں یہاں پہنچنے کا پروگرام تھا، لیکن خراب موسم نے ان کے ہیلی کاپٹر کو کولگھاٹ پاور اسٹیشن کے قریب ایک کھلے میدان میں اترنے پر مجبور کیا، جہاں سے وہ کیش پور پہنچنے کے لیے سڑک کے ذریعے سفر کیا۔
ڈائس پر دونوں طرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بجن کرشنا اور ایس پی پاپیا سلطانہ کے ساتھ، وزیراعلیٰ نے خود کو "غیر منقسم مدنی پور کا بیٹا" بتاتے ہوئے کہا کہ اس عظیم انقلابی کو ان کی جائے پیدائش پر 11 اگست کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔
ایک وسیع اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے شبھیندو ادھیکاری نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے انہیں کچھ دن پہلے کھدی رام بوس کے آبائی گھر کی خستہ حالی پر بات کرنے کے لیے فون کیا تھا۔ وہاں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے اور شاہ نے دریافت کیا کہ کیا وزیراعلیٰ کے پاس اس کی ترقی کے حوالے سے کوئی منصوبہ ہے؟
شبھیندو نے کہا، "میں نے کہا، میں 11 اگست کو کھدی رام بوس کی جائے پیدائش کا دورہ کرنے والا ہوں اور وہاں بہت کچھ کرنا باقی ہے۔" جس پر امیت شاہ نے جواب دیا، "آپ کو یہ کام کرنا چاہیے"۔ میں امیت شاہ جی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ کیش پور میں محبانی اور اس سے وابستہ انقلابی سے واقف تھے اور مجھے ان کے بارے میں مشورہ دینے کے لیے۔
وزیر اعلیٰ نے یہ بھی اعلان کیا کہ ضلع مجسٹریٹ سے موصول ہونے والے منصوبوں اور تجاویز کی بنیاد پر جو موہبانی ڈیولپمنٹ بورڈ کے چیئرمین کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے ہیں۔ ایک میوزیم، ایک گیلری، ایک لیزر شو، اور ایک گیسٹ ہاؤس خودیرام بوس کی یاد میں قائم کیا جائے گا۔ "اس کے لیے ایک تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (DPR) تیار کرنے کی ضرورت ہے اور میں 5 کروڑ روپے کی ابتدائی رقم مختص کر رہا ہوں۔ مانسون کے دوران ٹینڈرز جاری کیے جائیں گے، اور اکتوبر میں مکمل کام شروع ہو جائے گا۔ میں کام دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں اگلے سال کے دورے پر کام مکمل ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں،" وزیراعلیٰ نے کہا۔
تاہم، وزیر اعلیٰ نے یہ بھی نوٹ کیا، "منصوبے کے دائرہ کار کو دیکھتے ہوئے، 5 کروڑ روپے کافی نہیں ہوں گے؛ مزید فنڈز درکار ہوں گے۔ لیکن فنڈنگ کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔"
انہوں نے کہا، "اگرچہ بائیں محاذ کی 34 سالہ حکومت رہی، اس کے بعد ترنمول کانگریس کی 15 سالہ حکومت رہی۔ لیکن نہ تو حکومت نے آزادی پسندوں کو عزت دی اور نہ ہی ہمارے ملک کی تاریخی وراثت کو اجاگر کیا!"، وزیراعلیٰ نے زور دے کر کہا کہ ریاست میں لوگ محض پارٹیوں، فنڈز، نظام کی تبدیلی یا تبدیلی کا مشاہدہ نہیں کریں گے۔

حَيَّ عَلَى الصَّلَاة

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
12 / اگست 2026

فجر	3 بج کر 46 منٹ
طلوعِ آفتاب	5 بج کر 11 منٹ
ظہر	11 بج کر 41 منٹ
عصر	4 بج کر 16 منٹ
مغرب	6 بج کر 17 منٹ
عشاء	7 بج کر 31 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

"فی الحال کوئی سخت کارروائی نہیں": ہائی کورٹ نے 16 ایف آئی آر کیسوں میں ابھیشیک کو عبوری تحفظ دیا

کولکاتا: 11 اگست (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے ابھیشیک بنرجی کو تحفظ فراہم کیا ہے۔ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد، ریاست بھر میں ڈائمنڈ ہاربر کے رکن اسمبلی کے خلاف مختلف الزامات کی بنیاد پر 16 ایف آئی آر درج کی گئیں۔ ہائی کورٹ نے ہدایت دی ہے کہ 31 اگست تک ان معاملات میں ان کے خلاف کوئی سخت کارروائی نہ کی جائے۔ کیس کی سماعت آج منگل کو جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ کی سنگل بنچ نے کی، جس نے ڈائمنڈ ہاربر کے رکن پارلیمنٹ کو تحفظ فراہم کیا۔ اگلی سماعت 25 اگست کو ہوگی۔
ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد سے ابھیشیک کے خلاف کئی مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ الزامات میں 'سیاسی شرے' اور مختلف بدعنوانی کے الزامات سے لے کر ڈی جے سسٹم بجانے اور ایم ایل اے کے دستخطوں کی مبینہ جعلسازی کے معاملے تک شامل ہیں۔ مختلف تھانوں میں مقدمات درج کر لیے گئے ہیں۔ ڈائمنڈ ہاربر لوک سبھا سیٹ سے ان کے خلاف انتخاب لڑنے والے ابھجیت داس عرف بوبی نے بھی شکایت درج کرائی ہے۔ ابھیشیک بنرجی نے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور ان مقدمات کے سلسلے میں تحفظ حاصل کیا۔ سماعت کے دوران ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایس وی راجو نے ریاست کی نمائندگی کی اور عدالت سے کوئی عبوری حکم جاری نہ کرنے پر زور دیتے ہوئے تحفظ کی درخواست کی مخالفت کی۔
اس تناظر میں، جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ نے مشاہدہ کیا کہ اگر کوئی عبوری حکم یا تحفظ نہیں دیا گیا، تو ڈی جے سے متعلق کیس کے بارے میں پہلے سے دیا گیا تحفظ بے معنی ہو جائے گا۔ ریاست کے وکیل نے یہ دلیل پیش کرتے ہوئے جواب دیا کہ درخواست گزار ایک "بااثر شخص" ہے۔
ایک طویل سماعت کے بعد، ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ ترنمول کانگریس کے آل انڈیا جنرل سکریٹری کو 31 اگست تک تحفظ فراہم کیا جائے جسے اکثر 'کالی گھاٹ' کہا جاتا ہے۔
غور طلب ہے کہ سپریم کورٹ نے بھی پیر کو ابھیشیک بنرجی کو راحت دی تھی، انہیں آنکھوں کے علاج کے لیے کچھ شرائط کے ساتھ بیرون ملک جانے کی اجازت دی تھی۔ عدالت عظمیٰ نے انہیں تین ہفتوں کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت دی اور ضرورت پڑنے پر ملک میں کہیں اور علاج کرانے کی اجازت دی۔ تاہم، اس سے پہلے، ابھیشیک کو کلکتہ ہائی کورٹ کی ہدایت کی تعمیل میں ایس ایس کے ایم اسپتال میں طبی معائنہ کرانا ہوگا۔

گرگٹ کی طرح لیکن رنگ نہیں پارٹی بدلنے والا خود کو بی جے پی بتا کر سی پی آئی ایم کے جیل بھرو تقریب میں کیا ہنگامہ پولیس نے کیا گرفتار

ہگلی:11 اگست (محمد شبیب عالم) بائیں بازو کی جماعتوں کی جانب سے منعقد کیے گئے 'قانون شکنی' احتجاج کے دوران چنسورہ میں پیر کے روز زبردست ہنگامہ برپا ہوگیا۔ پولیس کے کام میں رکاوٹ ڈالنے اور پولیس اہلکاروں کو دھکا دینے کے الزام میں تقریباً 40 بائیں بازو کے کارکنوں اور حامیوں کو حراست میں لیا گیا۔ رات میں ان میں سے 37 افراد کو چنسورہ تھانے سے رہا کر دیا گیا جبکہ باقی افراد کو آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔
دریں اثنا منگل کی صبح پولیس نے ترنمول کانگریس کے رہنما سریش ساؤ کو گرفتار کرلیا۔ سریش ساؤ ایک وقت میں بی جے پی کے ہگلی تنظیمی ضلع کے سکریٹری رہ چکے ہیں۔ اسمبلی انتخابات سے عین قبل انہوں نے ترنمول کانگریس میں شمولیت اختیار کی تھی۔ ساہاگنج کے ڈنلپ میدان میں منعقدہ اس شمولیتی جلسے میں انہوں نے خود کو 'پشپا' کے نام سے متعارف کرایا تھا۔ اسمبلی انتخابات کے بعد کچھ عرصے تک وہ منظر عام سے دور رہے۔ تاہم، پیر کو بائیں بازو کے 'قانون شکنی' پروگرام کے دوران وہ کچھ لوگوں کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ ان پر بائیں بازو کی جانب سے منعقدہ سڑک جلسے میں حملہ کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق علاقے میں بدامنی پیدا کرنے اور پولیس کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے الزام میں 'پشپا' عرف سریش ساؤ کو گرفتار کیا گیا ہے۔
سریش ساؤ کو آج چنسورہ عدالت میں پیش کیا جائے گا۔
سیاسی حلقوں میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ سریش ساؤ پہلے بی جے پی سے ترنمول کانگریس میں گئے اور اب سیاسی حالات کا رخ دیکھتے ہوئے دوبارہ بی جے پی میں واپسی کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی سیاسی کشمکش کے نتیجے میں یہ واقعہ پیش آیا۔ سریش ساؤ کی گرفتاری پر چنسورہ کے بی جے پی رکن اسمبلی سپیر ناگ نے کہا "ترنمول کانگریس کا کوئی رہنما زعفرانی جھنڈا لے کر کسی سیاسی جماعت کے پروگرام میں جائے، وہاں ہنگامہ کرے اور اس کی وجہ سے بی جے پی کی بدنامی ہو، یہ ہماری پارٹی کبھی برداشت نہیں کرے گی۔ ہم بار بار کہہ رہے ہیں کہ قبضہ اور ظلم کی سیاست نہیں چلے گی۔ کوئی مسئلہ ہو تو پولیس اور انتظامیہ موجود ہے۔ آئندہ ہم چوکس رہیں گے تاکہ ترنمول کانگریس کا کوئی رہنما بی جے پی کا روپ دھار کر اس طرح کا ہنگامہ نہ کر سکے۔"
دوسری جانب سریش ساؤ نے کہا "اگر سی پی ایم کے دباؤ میں جئے شری رام کا جھنڈا اتارا جا رہا ہے تو یہ کسی صورت قبول نہیں کیا جا سکتا۔ سی پی ایم کے لوگوں کو اچھی طرح سبق سکھایا جائے گا۔ ہندو مذہب کی ایک علامت کو اتارا جائے، یہ توہین ہم برداشت نہیں کریں گے۔"

عبدالخالق ملا کا ریتابرت بنرجی خیمے میں ہی رہنے کا فیصلہ

ٹیابرج: 11 اگست (عوامی نیوز سروس) ٹیابرج اسمبلی حلقے سے مسلسل تین مرتبہ ترنمول کانگریس کے ٹکٹ پر کامیابی حاصل کرنے والے رکن اسمبلی حاجی عبدالخالق ملا نے ان قیاس آرائیوں پر بریک لگا دیا ہے جن میں ان کے ترنمول کانگریس کے باغی گروپ سے علیحدگی اختیار کر کے ممتا بنرجی خیمے میں واپس جانے کی بات کہی جا رہی تھی۔ عبدالخالق ملا نے واضح کیا ہے کہ فی الحال وہ ریتابرت بنرجی کی قیادت والے باغی خیمے میں ہی رہیں گے۔ نمائندہ عوامی نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے عبدالخالق ملا نے کہا کہ یہ بات ضرور ہے کہ سابق وزیراعلیٰ ممتا بنرجی پر مبینہ حملے کے واقعے پر انہوں نے اسمبلی میں دیگر کئی ارکانِ اسمبلی کے ساتھ اپنا اعتراض درج کرایا تھا، تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے باغی گروپ چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ واضح رہے کہ حال ہی میں ہالی شہر میں مبینہ طور پر ایک ترنمول کانگریس کارکن کی پولیس حراست میں موت کے بعد اس کے اہل خانہ سے ملاقات کے لیے پہنچنے والی ممتا بنرجی پر حملے کا معاملہ سامنے آیا تھا۔ اس واقعے کے بعد سیاسی حلقوں میں یہ خبریں گردش کرنے لگی تھیں کہ ترنمول کانگریس کے باغی گروپ سے تعلق رکھنے والے تین ارکانِ اسمبلی، توصیف الرحمٰن، وبھاس سردار اور ٹیابرج کے عبدالخالق ملا، ممتا بنرجی کی حمایت میں واپس آنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ تاہم عبدالخالق ملا نے ان قیاس آرائیوں کی تصدیق نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ریتوبرت بنرجی کے خیمے میں اس وقت ارکانِ اسمبلی کی تعداد زیادہ ہے، اس لیے موجودہ صورتحال میں ان کی واپسی کا کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔
انہوں نے کہا کہ فی الحال وہ اس معاملے پر کوئی ٹھوس بات کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ عبدالخالق ملا کے اس بیان سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ فی الوقت وہ ریتابرت بنرجی خیمے کے ساتھ ہی ہیں، اگرچہ ممتا بنرجی پر مبینہ حملے کے معاملے میں اسمبلی کے اندر ان کی جانب سے اعتراض جتایا گیا ہے۔

بی جے پی اقلیتی مورچہ کے سینئر رہنما ارشد عالم کو آخری وداع خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے لوگوں کی بڑی تعداد جمع

کولکاتا:11 اگست (پریس ریلیز) بی جے پی اقلیتی مورچہ کے سینئر رہنما اور پارٹی کے طویل عرصے سے وابستہ وفادار کارکن ارشد عالم کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال کی خبر سے بی جے پی کارکنوں اور حامیوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔
منگل کے روز ارشد عالم کا جسدِ خاکی مرلی دھر سین لین واقع بی جے پی کے ریاستی ہیڈکوارٹر لایا گیا، جہاں پارٹی کے سینئر رہنماؤں اور کارکنوں نے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر بی جے پی رہنما اپیتا بھر رائے، پربھاکر چترویدی، تپن داس، ذوالفقار علی سمیت کئی رہنما اور کارکن موجود تھے۔
کولکاتا میں موجود نہ ہونے کے باوجود بی جے پی کے ریاستی صدر شمک بھٹاچاریہ نے بھی ارشد عالم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ارشد عالم کے انتقال سے پارٹی کو بڑا دھچکا لگا ہے اور تنظیم میں ان کی کمی کو پورا کرنا آسان نہیں ہوگا۔
بی جے پی دفتر میں تعزیتی پروگرام کے بعد ان کا جسدِ خاکی خضر پور واقع سولہ آنا قبرستان لے جایا گیا، جہاں اسلامی رسومات کے مطابق انہیں آخری وداع دی گئی۔ اس موقع پر ان کے بڑی تعداد میں شناسا، حامی اور پارٹی کارکن موجود رہے۔
ارشد عالم کے بیٹے سلمان ارشد نے اپنے والد کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی بی جے پی کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی حمایت کرنے کی وجہ سے ان کے خاندان کو سماجی بائیکاٹ تک کا سامنا کرنا پڑا، لیکن ان کے والد اپنے سیاسی نظریات اور پارٹی کے تئیں اپنی وفاداری سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔
سلمان ارشد نے کہا کہ اب ان کا خاندان بھی ان کے والد کے دکھائے ہوئے راستے پر آگے بڑھے گا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کی جانب سے انہیں جو بھی ذمہ داری دی جائے گی، وہ اسے پوری ایمانداری اور لگن کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں گے۔
بتایا جاتا ہے کہ ارشد عالم پانچ دہائیوں سے بھی زیادہ عرصے تک بی جے پی کی سیاست سے وابستہ رہے۔ وہ خاص طور پر مرکزی سیاست میں سرگرم رہے اور پارٹی کے تئیں ان کی وفاداری کو تنظیم کے اندر قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔
ارشد عالم کے انتقال سے بی جے پی نے ایک ایسے سینئر رہنما اور کارکن کو کھو دیا ہے جو طویل عرصے تک پارٹی کے لیے وقف رہے۔ ان کی آخری وداع کے موقع پر جمع ہونے والی بڑی تعداد ان کے تئیں لوگوں کے احترام اور پارٹی کے ساتھ ان کی طویل سیاسی وابستگی کی عکاسی کرتی نظر آئی۔

ہوڑہ میں "ہر گھر ترنگا 2026" کا شاندار آغاز، 650 افراد نے حب الوطنی ریلی میں لیا حصہ

ہوڑہ:11 اگست (محمد شبیب عالم) ہوڑہ ضلع میں "ہر گھر ترنگا 2026" مہم کا آغاز منگل کے روز جوش و خروش اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر صبح 7:30 بجے سرت سدن، ہوڑہ کے مین گیٹ کے قریب ضلع سطح کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں تقریباً 650 افراد نے شرکت کی۔
پروگرام کے بعد "ہر گھر ترنگا ریلی" کو ہاوڑہ کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈیولپمنٹ)، ڈسٹرکٹ یوتھ آفیسر اور سب ڈویژنل یوتھ آفیسر نے مشترکہ طور پر جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔
ریلی کے آگے حب الوطنی کے جذبے کو اجاگر کرنے والی خوبصورتی سے سجائی گئی جھانکی موجود تھی۔ اس کے ساتھ اسکول کی طالبات نے رقص اور حب الوطنی پر مبنی گیتوں کے ذریعے ہندوستان کی آزادی کے سفر کو پیش کیا۔
ریلی میں بھارت اسکاؤٹس اینڈ گائیڈز، اسکولی طلبہ، این سی سی کیڈٹس، سول ڈیفنس، پولیس، محکمہ ایکسائز سمیت مختلف محکموں اور اداروں کے نمائندوں نے پرجوش انداز میں شرکت کی۔
ہاتھوں میں ترنگا تھامے سینکڑوں افراد کو فخر کے ساتھ مارچ کرتے دیکھ کر راستے میں موجود لوگوں نے بھی بھرپور جوش و خروش کا اظہار کیا۔ کئی مقامات پر عوام نے ریلی کا استقبال کیا اور جشنِ آزادی کے جذبے میں شامل ہوئے۔
ریلی مختلف راستوں سے گزرتی ہوئی رام کرشن پور فیری گھاٹ پر اختتام پذیر ہوئی، جہاں ہاوڑہ کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈیولپمنٹ) نے اختتامی کلمات پیش کیے۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں ٹریفک ایڈمنسٹریشن، ہوڑہ سٹی پولیس اور ہیلتھ ایڈمنسٹریشن، ہوڑہ ضلع کا اہم تعاون رہا، جس کے باعث پورا پروگرام منظم اور پُرامن انداز میں مکمل ہوا۔

آخرکار کرکٹر ابھیشیک پوریل ہوا گرفتار

ہگلی:11 اگست (محمد شبیب عالم) شادی کا وعدہ کر کے عصمت دری کے الزام میں بالآخر کرکٹر ابھیشیک پورل کو گرفتار کر لیا گیا۔ 23 سالہ وکٹ کیپر بلے باز ابھیشیک پورل ڈومیسٹک کرکٹ میں بنگال کی جانب سے جبکہ آئی پی ایل میں دہلی کیپٹلز کی نمائندگی کر چکے ہیں۔
پولیس ذرائع کے مطابق گزشتہ جون میں ہگلی دیہی علاقے کی ایک نوجوان خاتون نے ابھیشیک پورل کے خلاف شادی کا وعدہ کر کے عصمت دری کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے مقامی تھانے میں تحریری شکایت درج کرائی تھی۔ شکایت درج ہونے کے بعد سے ہی پولیس ابھیشیک کی تلاش میں مصروف تھی۔
بالآخر پیر کی شب پولیس نے کولکاتا سے ابھیشیک پورل کو گرفتار کر لیا۔ منگل کے روز انہیں چندن نگر کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت لے جاتے وقت صحافیوں نے ابھیشیک سے مختلف سوالات کیے تاہم انہوں نے اپنے خلاف عائد الزامات پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔
پولیس ذرائع کے مطابق، الزامات کی حقیقت اور واقعے کی اصل وجوہات تفتیش مکمل ہونے کے بعد ہی واضح ہوں گی۔

ہندوستان میں پہلی بار پلاسٹک نوٹوں کا ٹرائل، 10 اور 20 روپے کے 2 ارب نوٹوں کو منظوری

11 اگست: ہندوستان میں کرنسی نظام کو زیادہ پائیدار اور محفوظ بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے مرکزی حکومت نے 10 اور 20 روپے کے پلاسٹک (پولیمر) نوٹوں کے فیلڈ ٹرائل کی منظوری دے دی ہے۔ حکومت نے دونوں مالیت کے ایک ایک ارب، یعنی مجموعی طور پر 2 ارب پلاسٹک نوٹ جاری کرنے کے منصوبے کو منظوری دی ہے۔
اس کی اطلاع منگل کو راجیہ سبھا میں دی گئی۔ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے راجیہ سبھا میں ایک تحریری جواب میں بتایا کہ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے اپنے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سفارش کی بنیاد پر آر بی آئی ایکٹ 1934 کی دفعہ 25 کے تحت یہ تجویز مرکزی حکومت کو بھیجی تھی۔ تجویز میں فیلڈ ٹرائل کے کامیاب رہنے کی صورت میں 10 اور 20 روپے کے پلاسٹک نوٹوں کو باقاعدہ طور پر جاری کرنے کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ وزیر خزانہ کے مطابق حکومت نے اس تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ آر بی آئی کی جانب سے حکومت کو بتایا گیا ہے کہ پلاسٹک نوٹوں کو موجودہ کاغذی نوٹوں کے ساتھ متوازی طور پر گردش میں لانے کی تجویز ہے۔ یعنی نئے نوٹ جاری ہونے کے بعد موجودہ کاغذی نوٹ فوری طور پر ختم نہیں کیے جائیں گے۔ پلاسٹک نوٹ خصوصی قسم کے پولیمر یعنی پلاسٹک پر مبنی مواد سے تیار کیے جاتے ہیں۔ عام کاغذی نوٹوں کے مقابلے میں یہ زیادہ پائیدار ہوتے ہیں اور نمی، دھول اور روزمرہ استعمال سے ہونے والی گھسائی کو بہتر طور پر برداشت کر سکتے ہیں۔ آسٹریلیا، کینیڈا اور برطانیہ سمیت دنیا کے کئی ممالک پہلے ہی اس طرح کے نوٹ استعمال کر رہے ہیں۔ پلاسٹک نوٹوں کی عمر کاغذی نوٹوں کے مقابلے میں زیادہ ہونے کی وجہ سے بار بار نئے نوٹ چھاپنے کی ضرورت کم ہو سکتی ہے۔ اس سے طویل مدت میں کرنسی کی چھپائی اور تبدیلی سے متعلق اخراجات میں کمی آنے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ ان نوٹوں میں جدید حفاظتی خصوصیات شامل کرنا بھی آسان ہوتا ہے، جس سے جعلی نوٹوں کی روک تھام میں مدد مل سکتی ہے۔ تاہم حکومت نے واضح کیا ہے کہ ابھی ان نوٹوں کی خریداری کا عمل ابتدائی مرحلے میں ہے۔ اس لیے فی الحال یہ بتانا ممکن نہیں ہے کہ پلاسٹک نوٹ عام لوگوں کے لیے کب تک دستیاب ہوں گے یا اس پورے منصوبے پر کتنی لاگت آئے گی۔

کمرہٹی انجمن نے مرحوم پرویز انجینئر کو خراجِ تحسین پیش کیا

کمرہٹی :11 اگست (پریس ریلیز) گذشتہ آٹھ اگست کی شام انجمن ترقی اردو ہند شاخ کمرہٹی کے زیرِ اہتمام ادارہ ہٰذا کے سرپرست مرحوم انجینئر پرویز احمد کی یاد میں ایک تعزیتی نشست کمرہٹی کے اسٹوڈنٹس لائبریری سے منعقد ہوا جس کی صدارت ماسٹر عبدالمنان نے کی جب کہ نقابت کی ذمہ داری راقم الحروف محمد انیس الرحمن نے بحسن و خوبی انجام دیا۔ انجمن شاخ کمرہٹی کے سکریٹری امتیاز احمد نے اس تعزیتی نشست میں آئے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مرحوم کے پرویز انجینئر کی بیوقت موت کو کمرہٹی کے تعلیمی اور سماجی جگت کے لئے ایک بہت بڑا خسارہ بتایا۔ انجمن ترقی اردو ہند شاخ کمرہٹی کے سرپرست استاد محترم ماسٹر سراج الدین نے کہا کہ پرویز انجینئر کی موت سے کمرہٹی کے تعلیمی و سماجی حلقوں میں ایک خلاء کا پیدا ہو گیا ہے اللّٰہ تبارک و تعالیٰ انکا نعم البدل ہم کمرہٹی والوں کو نصیب فرمائے۔ تقریب کے آخیر میں تعزیتی نشست میں آئے لوگوں نے اپنے محسن مرحوم پرویز احمد انجینئر کے حق میں دعائیں خیر کی (محمد انیس الرحمن)

مجاہدین آزادی کی سوانح حیات پرائمری سے یونیورسٹی تک نصاب میں شامل ہوگی: شوبھندو

کولکاتا ، 11/اگست : (عوامی نیوز سروس)مغربی بنگال کے وزیر اعلی شوبھندو ادھیکاری نے منگل کو اعلان کیا کہ پرائمری اسکول سے لے کر یونیورسٹی تک تمام سطحوں پر عظیم مجاہدین آزادی کی سوانح کو نصاب میں شامل کیا جائے گا۔انہوں نے یہ اعلان مغربی مدناپور ضلع کے کیش پور میں کھودی رام بوس کی یوم شہادت کے موقع پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔چیف منسٹر نے پچھلی بائیں محاذ اور ترنمول کانگریس کی حکومتوں پر بھی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے عظیم آزادی پسند جنگجوؤں کی زندگی کی تاریخ کو اسکول یا اعلیٰ تعلیمی نصاب میں نظر انداز کیا ۔انہوں نے کہا کہ سابقہ حکومت کے دوران، ہگلی ضلع کے سینگور سے کار پروجیکٹ کو ہٹانے کی ترنمول کانگریس کی تحریک پر اسکول کے نصاب میں ایک باب شامل کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ پچھلی بائیں محاذ کی حکومت بھی نہیں چاہتی تھی کہ ہمارے طلبہ ہندستان میں تحریک آزادی کی حقیقی تاریخ کے بارے میں جانیں۔ تاہم نئی حکومت چاہتی ہے کہ وہ ہمارے عظیم مجاہدین آزادی کی قربانیوں کے بارے میں جانیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اب سے ہر سال عظیم ہندستانی آزادی پسند کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے کھودی رام بوس کے یوم شہادت منایا جائے گا، جنہیں 1908 میں اس تاریخ کو برطانوی حکمرانوں نے اس وقت پھانسی دی تھی، جب ان کی عمر محض 18 سال تھی۔وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ اب تک کھودی رام بوس کو نصاب میں صرف چار لائنوں تک محدود رکھا گیا ہے۔ ان کی تاریخ کو اسکول سے لے کر یونیورسٹی کی سطح تک پڑھایا جانا چاہیے۔میں اس کے لیے محکمہ تعلیم سے اپیل کررہا ہوں۔ ہمارا مشن وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حب الوطنی کی خوبیوں کو پھیلانا ہے۔ ریاستی حکومت کھودی رام کو دوبارہ شروع کرنے کیلئے اقدامات کر رہی ہے۔جنہیں اب تک نظر انداز کیا گیا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ سلیبس کمیٹی نے ریاست کی موجودہ اور آنے والی نسلوں کی ترقی کو بہتر بنانے کیلئے ایک طویل مدتی روڈ میپ تیار کرنے پر کام شروع کر دیا ہے۔ریاست کے اسکولی تعلیم کے وزیر نے 4 اگست کو کہا تھا کہ موجودہ نصابی کتب کو برقرار رکھا جائے گا اور2027 کے تعلیمی سیشن کے لیے ان کا جائزہ لیا جائے گا۔تاہم حکومت کے پاس 2028 کے تعلیمی سیشن میں ریاست کے تعلیمی نظام اور نصاب میں بڑی تبدیلیاں کرنے کا واضح منصوبہ ہے۔

اروپ بسواس کو میسی ایونٹ کیس میں ہائی کورٹ سے راحت،30 نومبر تک تحفظ میں توسیع

کولکاتا ، 11/اگست : (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے افراتفری والے لیونل میسی کولکتہ ایونٹ کیس میں بنگال کے سابق وزیر کھیل اروپ بسواس کے عبوری تحفظ میں 30 نومبر تک توسیع کردی ہے۔ عدالت نے تحقیقات کو جاری رکھنے کی اجازت دی ہے جبکہ بسواس کی مجرمانہ کارروائی کو ختم کرنے کی درخواست پر 17 نومبر کو سماعت ہوگی۔ بسواس کی عرضی جس میں ان کے خلاف فوجداری کارروائی کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا، اس پر 17 نومبر کو دوبارہ سماعت ہوگی۔جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ نے واضح کیا کہ عبوری تحفظ تحقیقاتی ایجنسی کو اپنی تحقیقات جاری رکھنے یا عدالتی مجسٹریٹ کے سامنے رپورٹ پیش کرنے سے نہیں روکے گا۔منگل کی سماعت کے دوران، مغربی بنگال کے ایڈوکیٹ جنرل سروجیت ناتھ مترا نے عدالت کے سامنے دو رپورٹیں پیش کیں۔ ایک کو مغربی بنگال کے ڈائریکٹر جنرل آف پولس نے جمع کرایا تھا، جبکہ دوسرا بدھان نگر پولس کمشنریٹ کے کمشنر کی طرف سے آیا تھا۔بسواس کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ وہ پہلے کی ہدایات کی تعمیل میں تین بار پولس کے سامنے پیش ہوئے تھے۔واضح ہو کہ یہ کیس 13 دسمبر 2025 کو سالٹ لیک اسٹیڈیم میں ہونے والے افراتفری والے لیونل میسی ایونٹ سے متعلق ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے 10 جون کو بسواس کو فوجداری کارروائی کے خلاف ان کی درخواست کی سماعت کرتے ہوئے عبوری تحفظ فراہم کیا تھا۔اس وقت، عدالت نے مشاہدہ کیا کہ ارجنٹائن کے فٹ بال اسٹار کی نمائش کرنے والے اسی طرح کے واقعات حیدرآباد، ممبئی اور دہلی میں آسانی سے منعقد کیے گئے تھے، جب کہ کولکاتا ایونٹ کو مناسب طریقے سے منظم کرنے میں ناکامی نے فٹ بال سے محبت کرنے والے مرکز کے طور پر شہر کی شبیہ کو نقصان پہنچایا تھا۔عدالت نے بدھان نگر پولس کمشنر کو یہ بھی ہدایت دی تھی کہ وہ اس بات کی آزادانہ انکوائری کریں کہ تقریب کو صحیح طریقے سے کیوں منعقد نہیں کیا جا سکا اور رپورٹ پیش کی جائے۔ میسی شو کا اہتمام کرنے والی ایونٹ مینجمنٹ کمپنی کے مالک ستادرو دتہ نے بسواس پر بھتہ خوری، مجرمانہ دھمکیاں دینے اور سرکاری اور سیاسی اثر ورسوخ کے غلط استعمال کا الزام لگایا ہے۔دتہ نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ اعزازی ٹکٹ، ایکریڈیٹیشن کارڈ اور قربت کے پاس غیر قانونی طور پر موڑ دیے گئے، رقم کمائی گئی اور غلط مالی فائدے کیلئے تقسیم کی گئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اسے بڑی تعداد میں اس طرح کے پاس بسواس کے حوالے کرنے پر مجبور کیا گیا۔خیال رہے کہ سالٹ لیک اسٹیڈیم ایونٹ میں مبینہ بدانتظامی کے الزام میں خود دتہ کو گرفتار کیا گیا تھا اور19 جنوری کو ضمانت ملنے سے پہلے ایک ماہ سے زیادہ جیل میں رہنا پڑا۔منگل کے حکم کے ساتھ، بسواس کو عبوری تحفظ حاصل ہے جب کہ پولس کی تفتیش جاری ہے اور مجرمانہ کارروائی کے خلاف ان کی درخواست نومبر میں دوبارہ سماعت کیلئے آئے گی۔

☆

پارٹی کے ٹوٹتے ہی ترنمول چھاتر پریشد لیڈر سدیپ کا سخت تبصرہ

کولکاتا ، 11/اگست : (عوامی نیوز سروس)ترنمول اقتدار میں نہیں ہے۔ پارٹی اقتدار سے محروم ہوتے ہی بکھر جاتی ہے۔ٹوٹ پھوٹ کے دور میں پارٹی رہنما بھی ساتھ نہیں ہیں۔ نہ صرف وہ ایک ساتھ نہیں ہیں بلکہ اب وہ ایک دوسرے کے خلاف مسلسل غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔کوئی کسی پر کرپشن کے الزامات لگا رہا ہے تو کوئی دوسروں کو دبانے کا الزام لگا رہا ہے۔اس صورتحال میں رتبرتا ترنمول کی اسٹوڈنٹ کونسل کے سربراہ سدیپ راہا نے سوشل میڈیا پر دھوم مچا دی ہے۔ انہوں نے غیر منقسم ترنمول کی اسٹوڈنٹ کونسل کے صدر کے خلاف ایک طویل پوسٹ نکالی ہے۔سدیپ نے نام لے کر ترننکور بھٹاچاریہ پر تنقید کی ہے۔سدیپ نے طویل پوسٹ میں لکھا کہ ہالی شہر میں ممتا بنرجی کے ساتھ جو واقعہ ہوا وہ قابل مذمت ہے۔سات بار کی ایم پی، تین بار چیف منسٹر رہنے والی سیاست داں ممتا بنرجی یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں۔لیکن ہالی شہر جیسی جگہ پر ممتا بنرجی پر حملہ کیسے ہوا؟۔ ہالی شہر ترنمول بھٹاچاریہ کا مقام ہے، جو کہ متواتر پارٹی کا غیر متنازعہ گڑھ ہے۔ اگرچہ انکی طاقت اتنی نہیں ہے لیکن وہ آسمان کے بادلوں کو چھو رہے ہیں۔وہاں ممتا بنرجی پر حملہ ہوا، یہ ناقابل قبول ہے۔ترنمول پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ 5 جون کو غالباً کالی گھاٹ کے عہدیداروں نے اس کہاوت والے اسٹوڈنٹ لیڈر کو اسٹوڈنٹ کونسل کی ذمہ داری سے ہٹا کر پارٹی کی مادر تنظیم کا ایگزیکٹیو ممبر بنا دیا۔ میں نااہل اور بیکار تھا۔اسی لیے میں پارٹی کی شکست کے دن سے ہر روز ہر پروگرام میں ممتا بنرجی کے ساتھ تھا، اور مجھے 5 جون کو ہر جگہ سے ہٹا دیا گیا۔ میں برا ہوں لیکن وہ نڈر، بے خوف، ناقابل تردید، لاجواب، ناقابل تسخیر ہیرو بیر شور طالب علم لیڈر؟۔اس کے ساتھ ہی سدیپ قیادت پر تنقید کرنے سے باز نہیں آئے۔ انہوں نے اس پوسٹ میں لکھا کہ غلط لوگوں پر بار بار بھروسہ کیا جائے گا۔ ذمہ داریاں دی جائیں گی۔اور صحیح لوگ جو خطرہ مول لیتے ہیں، سخت محنت کرتے ہیں، کیا اپنے تکیے آنسوؤں سے گیلا کریں گے؟ کیا یہ سیاست میں با اعتماد سپاہی ہونے کی سند ہے؟ وہ سرٹیفکیٹ اپنے پاس رکھیں۔ممتا بنرجی بھی ایسا سرٹیفکیٹ لے کر نہیں بیٹھیں، انہوں نے اپنا راستہ بدلا، رائے بدلی- ایک بار نہیں، بار بار۔ مجھے غدار کہنے کے بعد، اگر ہو سکے تو تھوڑی تحقیق کرلیں، سمجھیں کہ کس نے کب اور کیوں چھوڑا! کیا سب چلے گئے، یا کسی کو بے عیب آپریشن کے ذریعے ہٹا دیا گیا؟۔غور طلب ہے کہ غیر منقسم ترنمول کی طلبہ سیاست میں ترنمول اور سدیپ کے درمیان سرد جنگ کو لے کر سرگوشی کم نہیں تھی۔ ترنمول کے2026 کے اسمبلی انتخابات میں شکست کے بعد وہ عملی طور پر بے سہارا ہوگئی تھی۔اس صورتحال میں سدیپ کو ممتا کے ساتھ جلسوں اور ریلیوں میں دیکھا گیا۔کئی لوگوں کا خیال تھا کہ بدلی ہوئی صورتحال میں سدیپ کو طلبہ کونسل کی ذمہ داری مل سکتی ہے۔تاہم، ایسا نہیں ہوا۔ اس کے بعد سدیپ راہا رتبرتا ترنمول کی طلبہ کونسل کے سربراہ بن گئے۔

☆

مزید چار بینک کھاتوں کو منجمد کرنے پر ترنمول ہائی کورٹ سے رجوع

کولکاتا،11/اگست: (عوامی نیوز سروس) کالی گھاٹ ترنمول نے ترنمول کانگریس کے مزید چار بینک کھاتوں کو منجمد کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ سائبر کرائم سے متعلق ایف آئی آر کی بنیاد پر انڈین بینک کے چار کھاتوں کو منجمد کر دیا گیا تھا۔ تاہم ترنمول کا دعویٰ ہے کہ ان کھاتوں میں غیر قانونی لین دین کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔اس کیس کی سماعت بدھ کو جسٹس سوگت بھٹاچاریہ کی عدالت میں ہونے والی ہے۔کالی گھاٹ ترنمول نے پارٹی کو چار منجمد بینک کھاتوں سے رقم نکالنے کی اجازت دینے کی درخواست دائر کی ہے۔ضرورت پڑنے پر کھاتوں کے انتظام کیلئے خصوصی افسر کی تقرری کے لیے درخواست بھی دائر کی گئی ہے۔اس سے پہلے سپریم کورٹ نے ترنمول کے بینک کھاتوں کو منجمد کرنے سے متعلق معاملے میں کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم میں مداخلت نہیں کی تھی۔ جسٹس ایم ایم سندریش کی بنچ نے اس معاملے کو کلکتہ ہائی کورٹ کے ذریعہ مقرر کردہ خصوصی افسر پر چھوڑ دیا۔اس کے نتیجے میں ترنمول کے کھاتوں کو منجمد کرنے سے متعلق ہائی کورٹ کا سابقہ حکم برقرار ہے۔سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران ترنمول کے وکیل کپل سبل نے پارٹی کے روزانہ کے اخراجات پیش کئے۔انہوں نے کہا کہ پارٹی کے215 کارکنوں کی ماہانہ تنخواہ تقریباً51لاکھ23ہزار روپے بنتی ہے۔اس کے علاوہ پارٹی کو اپنے17 دفاتر کے کرایہ کے لیے تقریباً ایک کروڑ روپے ماہانہ ادا کرنے ہیں۔ اس صورتحال میں کالی گھاٹ ترنمول نے مزید چار بینک کھاتوں کو منجمد کرنے کے بعد دوبارہ عدالت سے رجوع کیا ہے۔اب اس پر سیاسی حلقوں کی نظریں ہیں کہ ہائی کورٹ کی سماعت کیا حکم دے گی۔اس کے علاوہ ترنمول کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ مختلف ایجنسیوں کے کارکنوں اور سیکورٹی اہلکاروں کی تنخواہیں بھی ادا کرنی ہیں۔ انہوں نے دلائل کے دوران اخراجات کا حساب پیش کیا کہ یہ اخراجات پارٹی کے روزمرہ کے کاموں کے لیے ضروری ہیں۔

پارک انسٹی ٹیوشن کے 6 طالبات منگل کو دوبارہ بیمار

کولکاتا،11/اگست: (عوامی نیوز سروس) شمالی کولکاتا کے دیش بندھو پارک میں پارک انسٹی ٹیوشن فار گرلز کی چھ طالبات دوبارہ بیمار پڑ گئیں۔ سوموار کے بعد منگل کو ایسے واقعات کی خبریں سامنے آنے سے والدین پریشان ہیں۔ چھ طالبات کو باقی کے ساتھ آر جی کار میڈیکل کالج اور اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ان میں متلی، پیٹ میں درد اور بخار جیسی علامات ہیں۔اسپتال کا کہنا ہے کہ فی الحال ان سب کی حالت مستحکم ہے۔واضح رہے کہ سوموار کو اسکول سے ہاسٹل واپس آنے کے بعد ایک کے بعد ایک رہائشی طالبہ دوپہر کے قریب بیمار ہونے لگیں۔ ذرائع کے مطابق طالبات نے اس دوپہر کو اسکول کے احاطے میں ایک رضا کار تنظیم کی طرف سے تیار کردہ مڈ ڈے میل کھایا تھا۔ بعد میں شام تک جسمانی تکلیف شروع ہوگئی۔ان سب کو فوری طور پر ہنگامی بنیادوں پر داخل کردیا گیا۔کھانا کھانے کے بعد24 افراد بیمار ہوگئے تاہم کوئی ثبوت نہیں ملا۔منگل کو بیماری کی وجہ ابھی تک واضح نہیں ہوسکی ہے۔ محکمہ صحت اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ریسرچ ان بیکٹیریل انفیکشنز (این آئی آر بی آئی) کے ایک وفد نے اس معاملے کی تحقیقات کے لیے منگل کی صبح اسکول ہاسٹل کا دورہ کیا۔میونسپل کے نمائندے بھی تحقیقات میں شامل ہو گئے ہیں۔اسکول کے پینے کے پانی اور کچن میں تیار کیے جانے والے کھانے کے نمونے حاصل کیے گئے ہیں۔وجہ کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی ٹیم بھی تشکیل دی گئی ہے۔مڈ ڈے میل کی انچارج تنظیم کا دعویٰ ہے کہ وہ83 پرائمری اور اپر پرائمری اسکولوں کو کھانا فراہم کرتے ہیں، جن میں لڑکیوں کے لیے پارک انسٹی ٹیوشن بھی شامل ہے۔ کسی دوسرے اسکول سے ایسی شکایت موصول نہیں ہوئی۔اس لیے اسکول کے ذخائر میں پانی کے بارے میں شکوک وشبہات برقرار ہیں۔تاہم اسکول کی ہیڈ مسٹریس کا کہنا ہے کہ ہر کوئی ہاسٹل کا پانی استعمال کرتا ہے۔اس صورت میں صرف چند طالبات ہی کیوں بیمار ہوئیں؟۔جس کے نتیجے میں اس بات کا تعین کرنے کے لیے تحقیقات جاری ہیں کہ آیا خوراک اور پانی کے علاوہ کوئی اور وجہ ہے یا نہیں۔واقعہ کی خبر پھیلتے ہی منگل کو اسکول کے سامنے والدین کی بھیڑ دیکھی گئی۔سوموار سے بہت سے لوگ پریشان ہیں۔ کچھ والدین بیمار لڑکیوں کو گھر واپس لے جانا چاہتے ہیں۔ دریں اثنا، وزیر صحت شرادوت مکھرجی نے سوموار کی رات اسپتال کا دورہ کیا اور بیمار طالبات کی حالت دریافت کی۔انہوں نے کہا کہ اسپتال میں داخل ہونے کے بعد فوری علاج فراہم کیا گیا اور ضروری نس کے ذریعے ادویات دی گئیں۔اگرچہ فی الحال طالبات کی حالت مستحکم ہے،لیکن اب محکمہ صحت ایک ہی ہاسٹل میں ایک ساتھ اتنے طالبات کے بیمار پڑنے کی اصل وجہ تلاش کررہا ہے۔

ریاستی سابقہ اراکین اسمبلی کی پنشن کو دوگنا کرنے کی سفارش

کولکاتا،11/اگست: (عوامی نیوز سروس) دیرینہ تنازعہ کے بعد آخرکار ریاست کے سابق ایم ایل ایز کی پنشن میں اضافہ ہونے والا ہے۔اس سلسلے میں ایک تجویز محکمہ خزانہ کو اسمبلی آفس سے منظوری اور جائزہ کے لیے بھیجی گئی ہے۔انتظامی ذرائع کے مطابق اس نئی تجویز میں ایک ہی بار میں پنشن کو تقریباً دوگنا کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔واضح ہو کہ نئے ڈھانچے کے مطابق سابق ایم ایل ایز کی کم از کم پنشن12000 روپے اور زیادہ سے زیادہ رقم25000 روپے مقرر کی گئی ہے۔پنشن اور ریٹائرمنٹ الاؤنس کا پورا حساب اس بات پر منحصر ہوگا کہ سابق ایم ایل اے نے کتنی بار الیکشن جیتا ہے۔قبل ازیں قانون ساز اسمبلی کے نوشیر علی کے کمرے میں سابق ایم ایل ایز کی ویلفیئر کمیٹی کے اجلاس میں بھتے کی موجودہ رقم پر شدید برہمی کا اظہار کیا گیا۔فلاحی کمیٹی کے نمائندوں نے بتایا کہ اس وقت اس ریاست میں سابق عوامی نمائندوں کو پنشن اور میڈیکل الاؤنس سمیت تین قسطوں میں صرف18,000 روپے ملتے ہیں۔ جبکہ دیگر کئی ریاستوں میں یہ الاؤنس40 سے 50ہزار روپے ماہانہ ہے۔ تنظیم نے دعویٰ کیا ہے کہ موجودہ پنشن میں اضافے کے بازار میں موجودہ الاؤنس ناکافی ہے۔ قائد حزب اختلاف رتبرتا بنرجی نے بھی اسمبلی اسپیکر رتھندرناتھ باسو سے درخواست کی کہ وہ سابق ایم ایل اے کے انسانی اور مالی مسائل پر غور کریں۔مانا جارہا ہے کہ ریاستی حکومت کے اس قدم سے ایک دیرینہ مطالبہ پورا ہورہا ہے۔

سنڈیکیٹ راج کے خاتمے پر بنگال میں جلد ہی فلیٹ کی قیمتوں میں کمی کا امکان

کولکاتا،11/اگست: (عوامی نیوز سروس)تعمیراتی کمپنیوں کی تنظیمCREDAI اب ترنمول دور میں ریاست بھر میں سنڈیکیٹس کی طاقت کے بارے میں کھل کر سامنے آئی ہے۔ تنظیم نے ریاستی وزیر اعلیٰ کو نئی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سنڈیکیٹ راج ختم کرنے پر مبارکباد دی۔CREDAI نے اس ریاست میں کولکاتا سمیت13 شہری علاقوں میں زیر تعمیر کثیر المنزلہ عمارتوں کا مکمل آڈٹ کیا ہے۔CREDAI حکام امید کر رہے ہیں کہ اس آڈٹ سے خریداروں کا اعتماد بڑھے گا اور تعمیراتی صنعت کو بحال کیا جائے گا۔تعمیراتی کمپنیوں کی تنظیمCREDAI کا خیال ہے کہ ہاؤسنگ انڈسٹری میں سنڈیکیٹ کا مسئلہ نئی حکومت کے متعدد اقدامات سے حل ہونے جارہا ہے۔آنے والے دنوں میں فلیٹ خریدنے کی قیمت200 روپے فی مربع فٹ سے زیادہ کم ہوسکتی ہے۔یہ رائے مارلن گروپ کے سربراہ سشیل موہتر کی ہے۔CREDAI کولکاتا کی جانب سے سدھارتھ پنساری نے کہا کہ ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ہم سنڈیکیٹ راج سے چھٹکارا پائیں گے۔ میں نے دیکھا کہ میری اگلی نسل اسے دیکھے گی۔شوبھندو ادھیکاری کی بدولت، ان کی قیادت میں، نئی حکومت کے اقتدار میں آنے کے 7 دنوں میں ریاست میں ہر جگہ سنڈیکیٹ راج غائب ہوگیا ہے۔

کولکاتا پولس کی سوربھ اور ڈونا کے خلاف جان سے مارنے کی دھمکیوں کی تحقیقات جاری

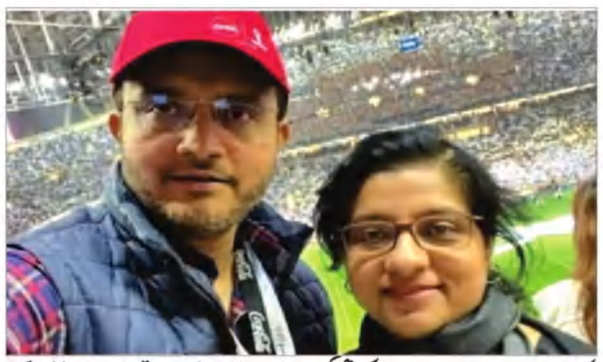

کولکاتا ، 11/اگست : (عوامی نیوز سروس) کولکاتا پولس نے سابق بھارتی کرکٹ کپتان اور بی سی سی آئی کے سابق صدر سوربھ گنگولی اور ان کی اہلیہ ڈونا گنگولی کو بھیجے گئے متعدد خطوط کے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ اگرچہ سوربھ کے نام تقریباً چھ ماہ سے دھمکی آمیز خطوط موصول ہو رہے ہیں، لیکن حالیہ خطوط میں انہیں اور ان کی اہلیہ کو براہ راست جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی ہے اور ان کے قریبی لوگوں کو نقصان پہنچانے کا بھی ذکر ہے۔ معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے پولس خطوط کے ماخذ اور دھمکی بھیجنے والے کی شناخت کے لیے چھان بین کررہی ہے۔ تازہ ترین دو دھمکی آمیز خطوط سوربھ گنگولی کے دفتر میں سوموار (10 اگست) کو پہنچے۔ بعد میں، جنوبی کولکاتا کے ٹھاکر پوکر پولس اسٹیشن میں اس معاملے کی اطلاع دیتے ہوئے ایک تحریری شکایت درج کرائی گئی۔ پولس نے کہا کہ شکایت سورو کے مینیجر کے ذریعے درج کرائی گئی ہے، جو اس وقت کرکٹ ایسوسی ایشن آف بنگال (CAB) کے صدر ہیں۔ بھارتی خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی نے پولس ذرائع کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ سوربھ کو گزشتہ چھ ماہ سے اس کے نام پر متعدد دھمکی آمیز خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ تاہم حال ہی میں موصول ہونے والے خطوط کی زبان پہلے سے زیادہ سنجیدہ ہے۔ ان خطوط میں سوربھ اور ڈونا گنگولی کو براہ راست جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ ساتھ ہی تحقیقات میں شامل ذرائع نے بتایا ہے کہ انہوں نے اپنے قریبی لوگوں کو نقصان پہنچانے کی دھمکی بھی دی ہے۔ واقعہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے کولکاتا پولس کے انٹیلی جنس ڈپارٹمنٹ نے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ دھمکی آمیز خطوط کا مواد، وہ کیسے بھیجے گئے اور ان میں کون ملوث ہے اس کی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ تفتیش کار خطوط بھیجنے والے کی شناخت کے لیے کوریئر سسٹم کی معلومات بھی چیک کر رہے ہیں۔ ابتدائی تفتیش میں پولس کو معلوم ہوا ہے کہ دھمکی آمیز خط کسی رجسٹرڈ کوریئر سروس کے ذریعے بھیجے گئے ہوں گے۔ پولس کو ابتدائی طور پر شبہ ہے کہ خطوط میں سے ایک شمالی 24 پرگنہ ضلع کے بیلگھریا علاقے کے ایک شخص کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ تفتیش کاروں نے اس کی تصدیق کے لیے متعلقہ کوریئر کمپنی کے نمائندوں سے رابطہ کیا ہے۔ پولس کو ایک موبائل نمبر بھی ملا ہے، جس کے بارے میں خیال ہے کہ خط بھیجنے کے واقعے میں استعمال کیا گیا تھا۔ نمبر کی لوکیشن، صارف اور اس کے درمیان کوئی تعلق ہے یا نہیں اور دھمکی آمیز خط بھیجنے کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ تفتیش کاروں نے ابھی تک اس بات کی تصدیق نہیں کی کہ آیا گزشتہ چھ ماہ کے دوران بھیجے گئے تمام خطوط کے پیچھے ایک ہی شخص کا ہاتھ ہے۔ اس میں متعدد افراد یا منظم گروہ ملوث ہیں یا نہیں اس کی بھی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ سوربھ گنگولی اس وقت CAB کے صدر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بطور کرکٹر ہندستان کے سب سے کامیاب کپتانوں میں سے ایک کے طور پر جانا جاتا ہے۔ سوربھ نے بعد میں بی سی سی آئی کے صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس لیے کولکاتا پولس ان کے خلاف حالیہ دھمکیوں کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔ تحقیقات میں شامل ذرائع کا کہنا ہے کہ دھمکیوں کے منبع کا جلد پتہ لگانے اور ضروری قانونی کارروائی کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

مغربی بنگال قانون ساز اسمبلی میں آج کل جماعتی اجلاس کی صدارت قانون ساز اسمبلی کے معزز اسپیکر جناب رتیندرا بوس نے کی۔آل پارٹیز اجلاس میں تمام جماعتوں کے نمائندے شریک ہیں۔مغربی بنگال قانون ساز اسمبلی میں کل ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوگا۔

اب شیام بازار میں ممتا کو چور چور کے نعرے کا سامنا

کولکاتا ، 11/اگست : (عوامی نیوز سروس) ہالی شہر میں حالیہ واقعہ کے بعد اب کولکاتا کے شیام بازار میں کشیدگی دیکھی گئی۔ منگل کو سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پر نیتا جی سبھاش چندر بوس کے مجسمے پر گلہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے دوبارہ چور کے نعرے کا سامنا کرنا پڑا۔یہ الزامات اپوزیشن نے بھاجپا کارکنوں اور حامیوں پر لگائے گئے۔مظاہرین نعرے لگانے لگے اور مطالبہ کرنے لگے کہ جن کے ہاتھ کالے ہیں وہ نیتا جی کو مالا نہیں چڑھا سکتے۔ اس واقعہ سے شیام بازار پانچ ماتھا چوراہا علاقہ میں انتہائی کشیدگی اور سیاسی افراتفری پھیل گئی۔کالی گھاٹ ترنمول نے منگل کو شیام بازار میں یہ پروگرام بی جے پی کے قابل اعتراض تبصروں اور نیتا جی سبھاش چندر بوس کے تئیں بے عزتی کے خلاف احتجاج کیلئے منعقد کیا تھا۔ترنمول سپریمو ممتا بنرجی نے احتجاجی میٹنگ میں براہ راست شرکت کی۔ پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ کلیان بنرجی، ڈولا سین اور کئی دیگر فرنٹ لائن لیڈران ان کے ساتھ اسٹیج پر موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران ممتا بنرجی نے ہاتھ میں تصویر پکڑ کر انقلابی کھودی رام بوس کو خراج عقیدت پیش کیا۔پارٹی پروگرام کے دوران اچانک لوگوں کا ایک گروپ جمع ہو گیا اور ترنمول احتجاجی میٹنگ کے قریب آ گیا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتے، انہوں نے براہ راست سابق وزیر اعلیٰ کو نشانہ بناتے ہوئے چور چور کے نعرے لگانے شروع کر دیے، جس کے نتیجے میں جلسہ گاہ میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ترنمول نے واضح طور پر دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی کے حمایت یافتہ کچھ لوگوں نے پارٹی کے پروگرام کو سبوتاژ کرنے اور سابق چیف منسٹر کی بے عزتی کرنے کے لیے اس طرح کا ایک غیر اخلاقی احتجاجی ڈرامہ رچا۔خیال رہے کہ سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو اتوار کو ہالی شہر میں پولس حراست میں ہلاک ہونے والے ترنمول کارکن کے اہل خانہ سے ملاقات کے دوران مقامی لوگوں کے غصے کا سامنا کرنا پڑا۔ جیسے ہی وہ ہالی شہر پہنچیں، ممتا کے خلاف چور چور کے نعرے لگائے گئے۔ یہ بھی الزام ہے کہ ان کے قافلے پر کیچڑ اور جوتے پھینکے گئے اور گاڑی اور گاڑی کی کھڑکیوں پر کیچڑ اچھالا گیا۔ ممتا نے احتجاج پر اپنے غصے اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرا سر پھٹ جاتا۔ ہم سب مر جاتے! ہم نے پولس کے سامنے ایسا حملہ پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پولس غیر فعال ہوکر بی جے پی کی حفاظت کر رہی ہے۔ واقعے کے وقت ڈولا سین اور کلیان بنرجی بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔

☆

نواپاڑہ اور بارانگر اسٹیشنوں کے درمیان سگنلنگ نیٹ ورک میں تکنیکی خرابی کے سبب میٹرو خدمات متاثر

کولکاتا،11/اگست: (عوامی نیوز سروس) ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ نواپاڑہ اور بارانگر اسٹیشنوں کے درمیان سگنلنگ نیٹ ورک کی تکنیکی خرابی کی وجہ سے منگل کو کولکاتا میٹرو کے شمال-جنوبی کوریڈور کے ساتھ خدمات جزوی طور پر متاثر ہوئیں۔ معمول کے معائنہ اور احتیاطی دیکھ بھال کے دوران خرابی کا پتہ چلا۔ بیان میں کہا گیا کہ اس نے متاثرہ حصے میں سگنلنگ سسٹم کو ناکارہ بنا دیا۔ مسافروں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے، گریش پارک اور شہید کھودی رام اسٹیشنوں کے درمیان صبح 6 بجے سے صبح 6.30 بجے تک خدمات کو عارضی طور پر منظم کیا گیا تھا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ پورے علاقے میں خدمات دفتری اوقات کے دوران شروع ہوئیں، جس کے بعد دکھنیشور سے نواپاڑہ تک پاور بلاک لگا دیا گیا، اور نواپاڑہ اور شہید کھودی رام اسٹیشنوں کے درمیان خدمات جاری رہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دکھنیشور اور شہید کھودی رام اسٹیشنوں کے درمیان معمول کی خدمات شام 4 بجکر 08 پر دوبارہ شروع ہوئیں۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | بدھ ،۱۲/اگست ۲۰۲۶ء

ایران سے مخاصمت امریکہ کو بھاری پڑنے لگی ہے

ایک طرف جہاں ایران اور امریکہ کے درمیان خطرناک مخاصمت اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی زبردست سرگرمیاں جاری ہیں، اگرچہ ایران نے صاف کہہ دیا ہے کہ وہ امن کا خواہاں ہے اور جنگ نہیں چاہتا لیکن امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ جو عقل وخرد سے عاری ہے وہ اسرائیلی وزیر اعظم اور دشمن انسانیت بنجامن نیتن یاہو کے اشارے پر کام کر رہا ہے تاکہ ایران آبنائے ہرمز کو پوری طرح سے کھول دے اور امریکہ تیل، ایندھن اور توانائی سے بھرے ہزاروں کنٹینر بیوپاری سپلائی کرنا شروع کردے، لیکن ایران نے امریکہ کی نیت بھانپ لی ہے اور اسے اچھی طرح سے اندازہ ہوچلا ہے کہ ٹرمپ جو اس وقت پورے یورپ میں بدنام اور ذلیل وخوار ہو رہا ہے اس کا اصل مقصد تمام قدرتی وسائل پر قبضہ کرکے دوسرے ملکوں کو اسرائیل سے مفاہمت کرنے پر مجبور کردے اور ساتھ ہی ساتھ روس سے تیل، توانائی کی خریداری یکسر موقوف کردے۔ امریکہ جس طرح سے تمام ملکوں کو دھمکا رہا ہے اور کسی پر 50%، کسی پر 75% اور کسی پر 100% ٹیرف (محصول) عائد کر رہا ہے تو آخر وہ ممالک کب تک ٹرمپ کی اس غنڈہ گردی کو برداشت کریں گے، اس کی غنڈہ گردی اب تو حد سے زیادہ ناگوار گزرنے لگی ہے۔ دوسری طرف ان خلیجی ملکوں کو بھی شرم نہیں آتی جو اپنے ملک میں امریکی فوجی اڈہ تشکیل کیے ہوئے ہیں اور ایران جو ان خلیجی ملکوں پر حملہ کر رہا ہے تو اس کے حملے کا نشانہ صرف امریکی فوجی اڈے ہوتے ہیں لیکن ایران کو عالمی سطح پر بدنام کیا جارہا ہے کہ وہ خلیجی ملکوں پر غیر ارادتاً حملے کرکے تخریب کاری کو بڑھاوا دے رہا ہے اور دوسری طرف دیکھا جائے تو روس اور یوکرین کے درمیان جنگ شدت پکڑتی جارہی ہے اور امریکی تعاون پا کر یوکرین، روس پر خطرناک بمباری اور میزائل حملے کر رہا ہے اور روسی تنصیبات کو نشانہ بنا کر اسے تباہ و برباد کر رہا ہے اور روسی صدر ولادیمیر پوتن جوابی حملے کے لیے خود تیار کررہے ہیں۔ ویسے تو روس نے ہی جنگ میں پہل کی تھی اور یو ایس ایس آر کے ٹوٹنے پر بہت ساری جمہوریائیں الگ الگ ہوگئی تھیں انہی میں یوکرین بھی شامل ہے جو کبھی بوسنیا ہرزیگووینا وغیرہ شامل ہیں۔ روسی صدر ان ٹوٹے ہوئے روسی جمہوریاؤں کو از سر نو روس میں شامل کرنے کی نیت سے یوکرین پر چڑھائی کی تھی لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ امریکہ اس طرح سے کھل کر یوکرین کی حمایت کرے گا۔

روس اور امریکہ کے درمیان دشمنی کافی پرانی ہے یوں تو دکھاوے کی خاطر جی-20 اور جی-9 جیسی کانفرنس میں دونوں ملکوں کے ارباب حل وعقد ایک دوسرے سے ملتے اور گرم جوشی سے مصافحہ و معانقہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے نام پر جام نوش کرتے ہیں لیکن ان کے درمیان گہری دشمنی 1979ء سے چلی آرہی ہے جب روس نے افغانستان پر حملہ کرکے اس کے بہت بڑے ایریا کو اپنی تحویل میں لے لیا تھا اور اعلان کردیا تھا کہ وہ علاقے جو افغانستان سے غصب کرلئے گئے ہیں وہ روسی علاقوں میں شامل ہوں گے اور روس اس مقام پر ایک بہت بڑا فوجی اڈہ بنائے گا اور ہزاروں کی تعداد میں روسی فوجی وہاں تعینات کئے جائیں گے اور روس اسی افغانی سرزمین سے پورے مغربی ایشیا بلکہ پورے برصغیر کی نقل و حرکت پر نظر رکھے گا، لیکن امریکہ یہ کیوں کر برداشت کرسکتا تھا کہ روس اس طرح سے افغانستان کے بڑے حصے پر قابض ہوجائے اور پورے مغربی ایشیا اس کی دسترس میں ہو۔ امریکہ نے روس کی مخالفت میں طالبان کو کھڑا کیا اور اسامہ بن لادن جو صرف امیر تاجر تھا اسے بھی مجبور کیا کہ روس کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کرلیا اور پھر روس کو مجبوراً افغانستان سے انخلا کرنا پڑا، لیکن اسامہ بن لادن کو اس دوران امریکہ کی گھناؤنی پالیسی کا اندازہ ہوچلا تھا جس کے بعد لادن نے امریکہ کی مخالفت شروع کردی تھی۔ لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس اسامہ بن لادن کو امریکہ نے دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد قرار دیا تھا اس کے وجود کو دہشت گرد بنانے والا بھی امریکہ تھا۔ اسامہ کو بارک اوباما، صدر امریکہ کی دوسری میعاد کے دوران ایبٹ آباد میں مار گرایا گیا اور امریکی فوجیوں نے ایک رپورٹ کے مطابق اسامہ کی لاش کو مضبوط تارپولین میں لپیٹ کر بھاری وزن کے ساتھ سمندر برد کردیا گیا تھا اور دنیا کے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آیا کہ دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد کون ہے! (خ الف ف)

کام کا انبار، مستقل ملازمتوں کا بحران... ڈاکٹر اجیت رانا ڈے

ظاہراً پیپر لیک معاملے نے حالیہ طلبا تحریک کو ہوا دی ہو لیکن یہ سمجھنا بڑی بھول ہوگی کہ احتجاج صرف امتحانات کی بدانتظامی کے خلاف تھا۔ مظاہرین میں جو غصہ دیکھنے کو ملا وہ گہری تشویش سے پیدا ہوا ہے۔ کروڑوں نوجوانوں کے لیے مسابقتی امتحانات تحفظ اور عزت والی تنخواہ اور سماجی وقار حاصل کرنے کے چند ذرائع میں سے ایک ہے۔ ایسے میں جب ان امتحانات کی منصفانہ حیثیت پر شبہ ہوتا ہے، تو اس کا سیدھا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دوبارہ کوشش کرنے کے لیے پورے ایک سال کا انتظار۔ اس لیے شروع ہی سے یہ تحریک مقابلہ جاتی امتحانات کو لے کر تھی۔ ملازمتوں کے لیے بھی تھی۔ سرکاری مسابقتی امتحانات گریجویٹس کے لیے ایسے ویٹنگ روم بن چکے ہیں جہاں برسوں گزر جاتے ہیں۔ 20 سے 22 سال کے نوجوان ان امتحانات میں بار بار کوشش کرنے کی بار بار کوشش میں، جن میں کامیابی کی شرح محض 1-2 فیصد ہوتی ہے، کوچنگ اداروں اور کرایہ کے کمروں میں سالوں گزار دیتے ہیں۔ یہ ان کی زندگی کے وہ سب سے قیمتی سال ہوتے ہیں جن میں وہ کام کا تجربہ، عملی مہارت اور پیشہ ورانہ روابط حاصل کر سکتے تھے۔

نوجوانوں کا یہ طویل انتظار بے وجہ نہیں، کیونکہ پرائیویٹ سیکٹر میں ابتدائی سطح کی تنخواہیں طویل عرصے سے ٹھہری ہوئی ہیں۔ ایک نوجوان مرد کیجول ورکر کی اوسط ماہانہ آمدنی 2011 کے 21,800 روپے سے گھٹ کر 2023 میں 19,573 روپے رہ گئی اور یہ کمی مہنگائی کی شرح کو ایڈجسٹ کرنے سے پہلے کی ہے۔ اس کے برعکس سرکاری ملازمت بہتر تنخواہ، مستقل، صحت کے فوائد، سماجی وقار اور ملازمت سے عمومی تحفظ فراہم کرتی ہے۔ انفرادی سطح پر دیکھا جائے تو امتحان کا یہ فیصلہ منطقی معلوم ہوتا ہے، لیکن اجتماعی سطح پر اس کا نتیجہ انسانی صلاحیت کا بڑے پیمانے پر ضیاع ہے۔

2004 سے 2023 کے درمیان ہندوستان نے ہر سال اوسطاً 50 لاکھ گریجویٹس تیار کیے، لیکن گریجویٹس کے لیے روزگار میں سالانہ 28 لاکھ کا اضافہ ہوسکا۔ باقاعدہ تنخواہ والی ملازمتوں کے بجائے نوجوان یا تو بے روزگار رہے یا اپنی اہلیت سے کم تر کام کرتے رہے، یا کسی نایاب سرکاری ملازمت کی امید میں ویٹنگ روم میں بیٹھے رہے۔ پی ایل ایف ایس (پیریوڈک لیبر فورس سروے) نے 2025 میں مجموعی بے روزگاری کی شرح 3.1 فیصد اور نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح 9.9 فیصد درج کی۔ لیکن 'معمول' کی صورت حال کا یہ پیمانہ کسی کو بے روزگار نہیں مانتا اگر اس نے گزشتہ ایک سال میں محض 30 دن کوئی چھوٹی موٹی معاشی سرگرمی انجام دی ہو۔ اس طرح خاندانی کھیت میں ہاتھ بٹانے والا، ڈیلیوری کا چھٹ پٹ کام کرنے والا یا انتہائی معمولی آمدنی حاصل کرنے والا، سب بھی اعداد و شمار میں 'برسر روزگار' مانا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزگار پر بحث کو صرف 'برسر روزگار اور 'بے روزگار' کی سطحی تقسیم سے آگے لے جانا ہوگا۔ کم روزگار، بالواسطہ بے روزگاری، کام کے غیر یقینی اوقات، کم اجرت، معاہدہ نامے کا نہ ہونا اور سماجی تحفظ کا فقدان بھی اتنے ہی اہم مسائل ہیں۔

انسانی سرمایے کے نامکمل استعمال کی سب سے واضح تصویر زرعی شعبے میں نظر آتی ہے۔ روزگار میں اس کا حصہ، جو کئی دہائیوں سے کم ہو رہا تھا، 2017-18 کے 44.1 فیصد سے بڑھ کر 2023-24 میں 46.1 فیصد ہوگیا۔ یہ الٹ پھیر وبا کے دور میں ہونے والی نقل مکانی کے ساتھ ساتھ مینوفیکچرنگ اور خدمات کے شعبوں کی اس ناکامی کو بھی ظاہر کرتا ہے جس کے باعث وہ

مزدوروں کو مناسب تعداد میں استعمال نہیں کر سکے۔ زرعی شعبہ قومی پیداوار میں صرف چھٹے حصے کا تعاون کرتا ہے، لیکن افرادی قوت کے 2 میں پانچویں سے زیادہ حصے کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ خاندانی کھیت اکثر آخری متبادل ہوتے ہیں۔ تازہ پی ایل ایف ایس کے اعداد و شمار اس میں معمولی کمی دکھاتے ہیں، لیکن یہ پیمائش کے طریق؟ کار میں آنے والی تبدیلی کا نتیجہ بھی ہوسکتا ہے۔ اجرت کی صورت حال اور بھی واضح تصویر پیش کرتی ہے۔ مرد غیر ہنرمند یومیہ مزدوروں کی اوسط یومیہ اجرت 2024 کے 456 روپے کے مقابلے میں 2025 میں عملی طور پر 455 روپے پر ہی ٹکی رہی۔ خواتین یومیہ مزدوروں کی آمدنی 299 روپے سے بڑھ کر 315 روپے ہوئی۔ یہ محض نام بھر کے اعداد و شمار ہیں، جن میں زندگی گزارنے کی لاگت میں ہونے والے اضافے کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

'پلیٹ فارم پر مبنی کام (گِگ ورک) کے پھیلاؤ کو اسی پس منظر میں دیکھنا چاہیے۔ حال ہی میں ایک تشہیری اشتہار میں گھریلو کام کے لیے 29 روپے فی گھنٹہ کی پیشکش کی گئی۔ یہ صارف کو دی گئی رعایتی شرح تھی، نہ کہ اس کارکن کو ملنے والی اجرت۔ ایک معروف ڈیجیٹل اخبار کی جانب سے انٹرویو کیے گئے کارکنوں نے تسلیم کیا کہ ان کی ماہانہ آمدنی روایتی گھریلو کام کے مقابلے میں بہتر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے چھٹیوں پر سخت پابندیوں، جرمانوں، غیر یقینی وقفوں، طویل اوقات کار اور ایپ کے ذریعے 24 گھنٹے نگرانی کی تلخ حقیقت کو بھی ظاہر کیا۔ کارکنوں کا کہنا تھا کہ وہ ہنگامی صورت حال میں بھی چھٹی نہیں لے سکتے اور نہ ہی وقت پر کھانا کھا سکتے ہیں۔ 'پلیٹ فارمز' معیشت میں ایک مفید معاشی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ تلاش کی لاگت کم کرتی ہے، صارفین اور کارکنوں کو تیزی سے جوڑتی ہے، نئی خدمات پیدا کرتی ہے اور غیر رسمی مزدور بازار میں کسی حد تک شفافیت لاتی ہے۔ اس لیے پالیسی کا ردعمل گِگ معیشت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کا نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن کارکنوں کو صرف 'پارٹنر' کہہ دینے سے جواب دہی پوری نہیں ہو جاتی، خاص طور پر اس وقت جب پلیٹ فارم ہی صارفین تک رسائی، کام کے اوقات، ریٹنگ، جرمانے اور کام کی اہلیت طے کرتا ہو۔

عدم تحفظ کی یہ صورت حال اب ان پیشوں میں بھی نظر آرہی ہے جنہیں کبھی محفوظ سمجھا جاتا تھا۔ آئی ٹی شعبے میں بنچ پیریڈ کم کر کے، کارکردگی میں بہتری کے منصوبے، مہارت کی بنیاد پر چھٹنی اور 'استعفیٰ کی ترغیب' کے ذریعے ملازمتیں ختم کی جارہی ہیں۔ وہیں دوسری جانب مصنوعی ذہانت کی نایاب مہارت رکھنے والے محققین اور انجینئروں کو غیر معمولی تنخواہیں اور اسٹاک آپشنز مل رہے ہیں۔ لیبر مارکیٹ غیر مساوی ہوتا جارہا ہے۔ یعنی ٹیکنالوجی کے نئے افق پر لامحدود انعامات ہیں، تو دوسری طرف معمول کی کوڈنگ، ٹیسٹنگ اور بیک آفس کے کام میں بھاری غیر یقینی صورت حال ہے۔ یہ واضح اشارہ ہے کہ ہندوستان کو ایسے مستقبل کے لیے تیار ہونا ہوگا جہاں کام تو بہت ہوسکتا ہے، لیکن روایتی ملازمتیں کم رہیں گی۔ روایتی طور پر ملازمت کا مطلب تھا ایک ہی آجر کے ساتھ طویل تعلق، مقررہ تنخواہ، کام کے مقررہ اوقات اور کسی حد تک سماجی تحفظ۔ مستقبل میں کام کا ڈھانچہ تیزی سے پروجیکٹس، اسائنمنٹس، پلیٹ فارمز اور کئی طرح کے قلیل مدتی معاہدوں کی شکل اختیار کرے گا۔ گِگ ورک اب کوئی چھوٹا طبقہ نہیں رہا۔ افرادی قوت کے ایک بڑے حصے کے لیے کام کا لچک دار انتظام عام بات بن گیا ہے۔ ایسے لچک دار انتظام سے دیکھ بھال کی ذمہ داری اٹھانے والی خواتین، بزرگوں، مہاجرین اور ہنرمند پیشہ ور افراد کو اپنے حالات کے مطابق کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ یہ کاروباری سرگرمی کو فروغ دے گا، لیکن ایک مناسب پالیسی فریم ورک کے بغیر آجر کے لیے جو 'لچک' ہے، وہ کارکن کے لیے بھاری 'عدم تحفظ' بن سکتا ہے۔

اس لیے ہندوستان کو بیک وقت 2 کام کرنے ہوں گے.. پہلا، ایسا ماحول جہاں گِگ اور پلیٹ فارم والی معیشت پھلے پھولے: اور دوسرا، ایسا قانونی ڈھانچہ جو اس کام کو 'باعزت' بنائے۔ سماجی تحفظ کے فوائد ایسے ہوں کہ آجر یا پلیٹ فارم بدلنے پر بھی کارکن ان فوائد کو آسانی سے اپنے ساتھ لے جاسکے۔ پلیٹ فارمز کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ معاوضہ، ریٹنگ، کام کی تقسیم اور شناخت غیر فعال کرنے کے فیصلے کن بنیادوں پر لیے جاتے ہیں۔ کارکنوں کے لیے آسان شکایت ازالے کا نظام، بروقت ادائیگی اور مصنوعی برطرفی سے تحفظ ضروری ہے۔ قانون کو کام کی حقیقی لچک کو برقرار رکھنا چاہیے، لیکن 'پارٹنرشپ' جیسی اصطلاحات کی آڑ میں آجر کو اپنی بنیادی ذمہ داریوں سے فرار کی اجازت نہیں ملنی چاہیے۔ اسی تناظر میں 'پلیٹ فارم والی معیشت میں باعزت کام پر بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کے کنونشن سے ہندوستان کا دوری اختیار کرنا اچھا اشارہ نہیں ہے۔ آئی ایل او کا کنونشن نمبر 193 ایپ پر مبنی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے کام کو ہدف بنانے والا دنیا کا پہلا قانونی طور پر پابند معاہدہ ہے۔ خبروں کے مطابق ہندوستانی کارکنوں اور آجر نمائندوں نے معاہدے کی حمایت کی، جبکہ سرکاری نمائندے نے ووٹنگ سے دوری اختیار کی۔ حکومت کا یہ موقف تشویش پیدا کرتا ہے، کیونکہ ہندوستان میں گھریلو گِگ افرادی قوت تیزی سے بڑھ رہی ہے، پھر بھی الگورتھم کی شفافیت اور کارکنوں کی از سر نو درجہ بندی پر پابند عالمی معیارات اپنانے میں ہچکچاہٹ دکھائی دے رہی ہے۔ ہندوستان کو بلاشبہ زیادہ سے زیادہ روزگار کی ضرورت ہے۔ پالیسی کا چیلنج کارکنوں کے مفادات کا تحفظ ہے.. یعنی یہ یقینی بنانا کہ اسائنمنٹس، معاہدوں اور پلیٹ فارمز پر منحصر ہوتا جارہا لیبر مارکیٹ کارکنوں کو آمدنی کا تحفظ، سودے بازی کی طاقت اور سماجی تحفظ سے محروم نہ کردے۔ ورنہ سرکاری ملازمتوں کا یہ ویٹنگ روم اسی طرح بھرتا رہے گا۔

★★★

یہ کرسی کا کمال ہے کہ وہ لوگوں کو بدل دیتی ہے

قیصر محمود عراقی

یوں لگتا ہے کرسی بدلتے ہی کھوپڑی بھی الٹی گھوم جاتی ہے۔ آنکھیں اپنی جگہ بدل لیتی ہیں، کان میں ایک فلٹر لگ جاتا ہے جو صرف خوشامد کو سننا پسند کرتا ہے۔ یہ کرسی کا کمال ہے کہ جو غریب پسینے سے لگے ہوتے ہیں ان کے جسموں سے بو آنے لگتی ہے۔ جن کے ساتھ سڑکوں پر بجلی لانے کے لیے نعرے لگا رہے ہوتے ہیں وہ اچھوت ہو جاتے ہیں۔ کیا کمال ہے اس کرسی کا جو ہمیں اپنا کل بھلا دیتا ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ یہ جتنے لوگ منہ میں زبان رکھتے ہیں وہ سارے کے سارے فسادی ہیں۔ وہ جو ہاتھوں میں اپنی نوکری لے کر سڑکوں پر ڈنڈے کھا رہے ہیں سارے کے سارے دہشت گرد ہیں۔ ہائے! کیا دن تھے جب آپ کو یہ اپنی جان سے پیارے لگتے تھے، کاندھے سے کاندھا ملا کر نعرہ لگاتے تھے، اب یہ لوگ آپ کو کھلونے لگنے لگے ہیں جن سے آپ بات کرنا پسند نہیں کر رہے ہیں۔ واہ رے واہ کرسی! تو بھی کیا چیز ہے۔

اس کرسی کا رونا صرف ان بھائیوں سے ہی کیوں؟ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم نعرے لگاتے رہے ہیں کہ ہمیں ایک ایسی ریاست چاہیے جہاں ہر شخص کو اظہار آزادی ہو؟ جب تک اقتدار ہمارے پاس نہیں تھا، جب تک ہماری ریاست نہیں تھی تب تک ہمیں اظہار کی آزادی چاہیے تھی اور جیسے ہی کرسی ہمیں نصیب ہوگئی تو اپنے قیام کے ایک سال بعد ہی ہم نے اپنے گندی جسم کا دل "فرنگی" کرلیا۔ آخر کیا ہوا ہے اگر کرسی والوں کے خیالات کرسی بدلنے کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں؟ یہ کوئی بات نہیں، یہ تو ہمارے ریکارڈ ہیں۔

کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ صرف ہمارے یہاں کرسی بدلنے سے شخصیت بدل جاتی ہے یا پھر دنیا بھر میں بھی ہوتا ہے؟ کیا ہمارے لوگ ایسے ہیں یا پھر اس کرسی کا کمال ہے کہ وہ لوگوں کو بدل دیتی ہے؟ جبکہ ایک اچھا لیڈر کرسی کو طاقت نہیں بلکہ لوگوں کی زندگی بدلنے کا وسیلہ سمجھتا ہے اور برے لیڈر کرسی ملنے کے بعد اپنے وعدے بھول جاتے ہیں اور صرف اپنی طاقت بڑھاتے ہیں۔ کرسی کے نشے میں مبتلا حکمران عام انسانوں کی تکلیفوں اور مشکلوں کو دیکھنا چھوڑ دیتے ہیں جبکہ لیڈر کی عظمت اس کی کرسی سے نہیں بلکہ اس کے اچھے کاموں اور کردار سے ہوتی ہے۔

دنیا کے عظیم رہنماؤں نے کرسی کو ٹھکرایا ہے یا اس کا استعمال صرف عدل وانصاف کے لیے کیا ہے۔ کرسی عارضی ہے، آج کرسی پر براجمان ہیں کل اتر جاتا ہے۔ کرسی حاصل کرنا کامیابی نہیں بلکہ کرسی پر بیٹھ کر عوام کے دلوں میں زندہ رہنا ایک کامیاب لیڈر کی اصل کامیابی ہے۔ سیاست میں کرسی صرف بیٹھنے کی ایک عام چیز نہیں بلکہ یہ اقتدار، اختیار اور رتبے کی علامت ہے۔ جب کوئی شخص لیڈر رہتا ہے تو اس کی سب سے بڑی منزل بھی کرسی ہوتی ہے۔ عام لوگوں کی نسبت اس کی قیمت اور اہمیت بڑھ جاتی ہے کیونکہ سارے فیصلے اور احکامات اسی کرسی سے جاری ہوتے ہیں۔

لیکن بہت سے لوگ عوام کی خدمت کے لیے نہیں بلکہ صرف اس کرسی کے نشے کے لیے سیاست میں آتے ہیں اور جب کرسی مل جاتی ہے تو کرسی ملتے ہی ان کا رہن سہن، پروٹوکول اور رویہ و سوچ بدل جاتا ہے۔ انتخاب سے پہلے یہی ہاتھ جوڑ کر عوام کے سامنے جھکتے ہیں اور وعدے پر وعدے کرتے ہیں مگر جوں ہی کرسی مل جاتی ہے تو وہی عام لوگوں کی پہنچ سے دور ہو جاتے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ انسان ہمیشہ سے اقتدار اور اختیار کا بھوکا رہا ہے۔ یہاں کرسی صرف لکڑی یا لوہے کا فرنیچر نہیں بلکہ طاقت، رتبہ اور حکمرانی کی علامت ہے۔ جب اقتدار کی ہوس دلوں میں گھر کرلے تو انسان اخلاقیات اور اصول کو بالائے طاق رکھ کر صرف اس کرسی کو حاصل کرنے کی جنگ میں جٹ جاتا ہے۔ کرسی کے لیے لڑنے والے کبھی نہیں سوچتے کہ اس کشمکش میں نقصان کس کا ہو رہا ہے۔

جب حکمران یا لیڈر آپس میں دست و گریبان ہوں تو ملک میں انارکی اور بدامنی پھیلتی ہے، ترقی کے منصوبے رک جاتے ہیں، عوام بنیادی سہولتوں سے محروم ہو جاتے ہیں، اخلاقی اقدار زوال پذیر ہوتی ہیں اور جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی عام ہو جاتی ہے۔ حکمران خدمت خلق چھوڑ کر صرف اپنی پوزیشن بچانے میں لگے رہتے ہیں۔ حقیقی لیڈر وہ نہیں جو کرسی سے چپکا رہے بلکہ وہ ہے جو عوام کے دلوں پر راج کرے کیونکہ تاریخ ظالم حکمرانوں کو برے الفاظ میں یاد رکھتی ہے اور عوام کے خادموں کو سلام پیش کرتی ہے۔

کرسی کوئی اعزاز نہیں بلکہ ایک بھاری ذمہ داری ہے، عقلمندی اسی میں ہے کہ انسان عہدہ ملنے کے بعد عاجزی اختیار کرے۔ کرسی خدمت کا نام ہے رعب ودبدبے کا نہیں۔ جتنا انسان جھکے گا اتنا ہی معاشرے میں اس کا مقام بلند ہوگا کیونکہ غرور اور گھمنڈ کا انجام ہمیشہ تباہ کن ہوتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ بڑے بڑے فرعونوں اور متکبر حکمران وقت کے دھارے میں بہہ گئے اور آج ان کا نام لینے والا بھی کوئی نہ بچا۔

کرسی ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی، یہ عارضی ہوتی ہے۔ جب طاقت کا سورج غروب ہوتا ہے تو بڑے متکبر انسان اکیلا اور بے یار ومددگار رہ جاتا ہے۔ عقلمندی اسی میں ہے کہ انسان عہدہ ملنے کے بعد عاجزی اختیار کرے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اقتدار کو ایک مقدس امانت سمجھیں نہ کہ لڑائی کا اکھاڑا۔ جب تک ہم ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح نہیں دیں گے معاشرے میں امن اور سکون قائم نہیں ہوسکتا کیونکہ ذاتی مفادات کو ترجیح دینے سے معاشرہ اور ادارے تباہ ہو جاتے ہیں۔

قارئین محترم! کرسی ملتے ہی انسان میں غرور کا آجانا ایک ایسا اخلاقی اور سماجی المیہ ہے جو تاریخ کے ہر دور میں نمایاں رہا ہے۔ کرسی، عہدہ یا طاقت انسان کی اصلیت ظاہر کرنے کا سب سے بڑا پیمانہ ہے۔ جب ایک انسان کو اختیارات ملتے ہیں تو اکثر وہ اپنی اوقات بھول جاتا ہے۔ طاقت کا یہ نشہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ انسان اپنے ہی جیسے دوسرے انسانوں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ اب وہ زمین کا خدا بن گیا ہے اور کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، لیکن وہ یہ بھول جاتا ہے کہ جو لوگ کرسی سے عشق کرتے ہیں ان کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ فرعون سے لے کر ہٹلر تک سب کو یہی خوش فہمی تھی کہ میری کرسی بہت مضبوط ہے، پھر کیا ہوا؟ کرسی جیسے ہی ہٹالی گئی تو زمین بھی کھسک گئی۔

★★★

ھیرا پور میں نئے صنعتی پارک کیلئے 148.6 ایکڑ اراضی مختص

آسنسول: 11 / اگست،(عوامی نیوز سروس) :مغربی بنگال کے صنعتی منظر نامے کومضبوط بنانے کی سمت ایک اہم قدم میں آسنسول کے ہیرا پور علاقے میں ایک نئے صنعتی پارک کے لیے 148.6 ایکڑ اراضی کی نشاندہی کی گئی ہے زرائع کے مطابق یہ پروجیکٹ مرکزی حکومت کی مہتواکانکشی 'بھاویہ' (بھارت آڈیوگک وکاس یوجنا) اسکیم کے تحت تیار کیا جا رہا ہے اسے مہتواکانکشی 'بھاویہ' (بھارت آڈیوگک وکاس یوجنا) اسکیم کے تحت تیار کیا جائے گا اسکے اہم خصوصیات:

مقام اور رقبہ: یہ صنعتی پارک آسنسول کے ہیرا پور علاقے میں قائم کیا جائے گا جس میں 148.6 ایکڑ اراضی مختص کی جائے گی، پلگ اینڈ پلے انفراسٹرکچر: اس پارک کی سب سے بڑی خاص بات اس کا 'پلگ اینڈ پلے' انفراسٹرکچر ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ سرمایہ کاروں کو صنعتیں شروع کرنے کے لیے زمین پر استعمال کے لیے تیار سہولیات — جیسے بہتر سڑکیں، بلا تعطل بجلی، نکاسی آب، اور ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی — ملے گی۔* صنعتی ترقی اور روزگار: یہ منصوبہ خطے میں مینوفیکچرنگ کو فروغ دے گا اور مقامی نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرے گا بتایا جاتا ہے کہ " گرینڈ پلان " کے تحت، ملک بھر میں جدید، عالمی معیار کی سہولیات سے آراستہ 100 صنعتی پارک تیار کیے جا رہے ہیں جس سے ہندوستان تیزی سے ایک عالمی مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر ابھرنے کے قابل ہوگا امید ہے کہ ہیرا پور میں اس پارک کی تکمیل سے آسنسول اور آس پاس کے علاقوں میں صنعتی سرمایہ کاری کو ایک نئی تحریک ملے گی۔

عبادت گاہوں پر لاؤڈ اسپیکر کی پابندی کے خلاف 12 اگست کو تنظیم آواز کا آسنسول پولس کمشنر کو میمورنڈم دینے کا فیصلہ

آسنسول: 11 راگست،(عوامی نیوز سروس): تنظیم آواز کے سکریٹری نعمان اسفر خان نے ایک پریس ریلیز کر کے کہا کہ گزشتہ چار مئی کے بعد مغربی بنگال میں بھی اقلیتوں کو پریشان کرنے اور ان کے دستوری حقوق چھیننے کی کوشش شروع ہوگئی ہے ووٹر لسٹ سے نام ڈیلیٹ کرنے سے لے کر عیدالاضحیٰ کے وقت قربانی اور اب عبادت گاہوں خاص کر مسجدوں اور مندروں سے لاؤڈ اسپیکر اتارنے کی کوشش ہوگی رہی ہے ان تمام فیصلوں سے سیکولر ریاست کی سیکولر عوام مضطرب اور بیچین ہے چوبیس گھنٹوں میں صرف پندرہ منٹ کی اذان سے عوام سے زیادہ حکومت پریشان ہے۔ عوام کے ہر طبقہ خاص طور پر پریشان مسلمانوں کے اضطراب کو دیکھتے ہوئے تنظیم آواز اور ہزار مسلم سماج کمیٹی نے 12 اگست بروز بدھ سہ پہر 3 بجے آسنسول پولس کمشنر کو لاؤڈ اسپیکر اور مسجد مندر کے سروے فارم کے مسائل کو لے کر عرض داشت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تنظیم آواز پچھم بردوان ضلع کمیٹی کے سکریٹری نعمان اسفر خان اور ہزار مسلم سماج کمیٹی کے جنرل سکریٹری شیخ عبدالقیوم صاحب نے ایک مشترکہ پریس ریلیز جاری کر کے تمام امن پسند اور سیکولر عوام نیز مندر، مسجد، گرودوارہ اور چرچ انتظامیہ سے شرکت کی گزارش کی ہے۔ ٹھیک 3 بجے آسنسول کورٹ کے پاس پولس کمشنر آفس پہنچنے کی زحمت گوارا کریں اور اپنے حقوق کی حفاظت کیلئے تنظیم آواز کے آواز کے ساتھ آواز بلند کریں۔

تاپسی میں ترنمول دفتر بھگوا دفتر میں تبدیل، ضلع صدر کے ذریعہ افتتاح

آسنسول: 11 راگست،(عوامی نیوز سروس) :جموڑیہ کے تاپسی علاقے میں ترنمول کانگریس کے سابق پارٹی دفتر کا بی جے پی کے دفتر کے طور پر افتتاح نے سیاسی حلقوں میں گرما گرم بحث چھیڑ دی ہے مغربی بردوان ضلع بی جے پی کے صدر دیوتانو بھٹاچاریہ نے فیتہ کاٹ کر بی جے پی دفتر کا افتتاح کیا سابق ترنمول کانگریس کے دفتر میں بی جے پی کا دفتر کھلنے کے بعد قبضے کے معاملے سمیت کئی سوالات اٹھ رہے ہیں مقامی سیاسی ذرائع کے مطابق، 2021 کے اسمبلی انتخابات کے بعد، اس وقت کے ایم ایل اے ہریرام سنگھ نے جموڑیہ اسمبلی حلقہ کے تاپسی علاقے میں ترنمول کانگریس پارٹی کے دفتر کا افتتاح کیا تھا اس دفتر سے ترنمول کانگریس کی مختلف تنظیمی سرگرمیاں چلائی جاتی تھیں۔ اس کے بعد 4 مئی 2026 کو ریاست میں اقتدار کی تبدیلی واقع ہوئی۔ اس تبدیلی کے بعد ریاست کی قیادت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ترنمول کانگریس پارٹی کے دفاتر کو لے کر ملک کے مختلف حصوں میں تنازعات پھوٹ پڑے۔ کئی مقامات پر بی جے پی کے حامیوں پر ترنمول کانگریس کے دفاتر پر قبضہ کرنے کا الزام لگایا گیا۔ تاہم بی جے پی کی اعلیٰ قیادت نے اپنے کارکنوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپوزیشن پارٹی کے دفاتر پر قبضہ نہ کریں۔ اس کے بعد بعض مقامات پر ایسے دفاتر متعلقہ اپوزیشن جماعتوں کو واپس کردیئے گئے چنانچہ تاپسی میں ترنمول کانگریس کے دفتر کو بی جے پی کے دفتر کے طور پر دوبارہ کھولنے سے مقامی سیاسی حلقوں میں سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ اس بات پر بھی بحث جاری ہے کہ اگر پارٹی قیادت نے اپوزیشن پارٹی کے دفاتر پر قبضہ نہ کرنے کی ہدایات جاری کی تھیں تو یہ دفتر بی جے پی کے دفتر کے طور پر کیسے کھولا گیا۔ معاملے کے تعلق سے بی جے پی کے ضلع صدر دیوتانو بھٹاچاریہ نے کہا کہ تاپسی علاقے میں بی جے پی دفتر کا افتتاح کیا گیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ بی جے پی فی الحال استفادہ کنندگان رابطہ مہم چلا رہی ہے۔ اس کا مقصد ریاستی حکومت کی عوامی بہبود کی اسکیموں کے فوائد کو عام لوگوں تک پہنچانا اور اسکیموں سے متعلق معلومات فراہم کرنا ہے۔ پارٹی کارکنوں کو بھی اس کوشش میں سرگرم رہنے کو کہا گیا ہے۔ نتیجتاً مقامی سطح پر پارٹی دفتر کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ ترنمول کانگریس کے پرانے دفتر کو بی جے پی کے دفتر کے طور پر دوبارہ کھولے جانے کے بارے میں پوچھے جانے پر دیوتانو بھٹاچاریہ نے کہا کہ بنگال میں اقتدار میں تبدیلی آئی ہے۔ حالات بدلتے ہی بہت سی چیزیں بدل جاتی ہیں۔ اس بدلی ہوئی صورتحال میں یہاں بی جے پی کا دفتر کھولا گیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں ریاست میں اور بھی بہت سی تبدیلیاں دیکھنے کو مل سکتی ہیں انہوں نے ان تبدیلیوں کو بنگال کی ترقی کا مقصد بتایا ترنمول کانگریس کے سابق دفتر میں بی جے پی کا دفتر کھلنے سے مقامی سطح پر سیاسی بحث چھڑ گئی ہے۔ ایک طرف بی جے پی اسے تنظیمی ضروریات اور بدلی ہوئی سیاسی صورتحال سے جوڑ رہی ہے تو دوسری طرف اپوزیشن کے دفتر پر قبضے کو لے کر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں فی الحال اس حوالے سے مقامی سیاسی حلقوں میں بحث جاری ہے۔ بی جے پی لیڈروں کا کہنا ہے کہ یہ دفتر پارٹی کی تنظیمی سرگرمیوں کو تقویت بخشے گا اور مختلف پروگراموں کو تیز کرے گا، بشمول استفادہ کنندگان رابطہ مہم۔ اس موقع پر بی جے پی کے کئی مقامی قائدین اور کارکنان موجود تھے۔

بائیں محاذ کی جیل بھرو تحریک، پولس اور کارکنان میں جھڑپ، میناکشی مکھرجی سمیت کئی لیڈران گرفتار

آسنسول: 11 راگست،(عوامی نیوز سروس) : بائیں بازو کی 'جیل بھرو' تحریک نے آسنسول میں ہنگامہ کھڑا کر دیا آسنسول میں پولیس اور کارکنوں کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی مرکزی حکومت کے نئے لیبر کوڈ کو منسوخ کرنے سمیت مختلف مطالبات کی حمایت میں بائیں بازو کی تنظیموں کی طرف سے منعقد 'جیل بھرو' پروگرام کی وجہ سے مغربی بردوان ضلع کے آسنسول میں شدید کشیدگی پھیل گئی مظاہرین کو روکنے کے دوران پولیس اور بائیں بازو کے کارکنوں کے درمیان شدید تصادم اور دھکے بازی ہوئی امن و امان برقرار رکھنے کے لیے پولیس نے پولیس لائنز روڈ کے قریب پہلے ہی مضبوط رکاوٹیں کھڑی کر رکھی تھیں مشتعل مظاہرین کا جلوس جونہی پولیس لائنز کے سامنے پہنچا تو کارکنوں نے پہلے رکاوٹیں توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی جب پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو بائیں بازو کے کارکنوں اور پولیس اہلکاروں کے درمیان زبردست ہاتھا پائی اور شدید جھڑپ شروع ہوگئی کچھ ہی دیر میں پورا علاقہ میدان جنگ میں تبدیل ہو گیا حالات کو بگڑتے دیکھ کر پولیس کی بھاری نفری موقع پر تعینات کردی گئی۔ پولیس کی بروقت کارروائی اور سخت محنت کے بعد بالآخر صورتحال پر قابو پالیا گیا پرتشدد مظاہروں اور جھڑپوں نے مصروف برن پور روڈ پر ٹریفک کو کافی دیر تک متاثر کیا، جس سے مسافروں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا آسنسول میں بائیں بازو کی 'جیل بھرو' تحریک مغربی بردوان ضلع کے آسنسول میں بائیں بازو کی "جیل بھرو" (جیل بھرو) پروگرام کو لے کر تناؤ پھوٹ پڑا جس میں بائیں بازو کی جماعتوں نے ضابطہ کی منسوخی سمیت متعدد مطالبات کی حمایت میں اہتمام کیا تھا پولیس کی جانب سے مظاہرین کو روکنے کے لیے رکاوٹیں کھڑی کرنے کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان کئی بار زبردست دھکے اور جھڑپیں ہوئیں وہاں سے نکلنے کے بعد دونوں فریقین کے درمیان زبردست ہاتھا پائی ہوئی۔ احتجاج کے ایک حصے کے طور پر آسنسول کے چیلی ڈانگا علاقے سے بائیں بازو کے کارکنوں اور حامیوں کی ایک بڑی ریلی نکالی گئی ریلی بھگت سنگھ موڑ اور برن پور روڈ سے ہوتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی شہر میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے پولیس لائن سے متصل علاقے میں پہلے ہی کئی رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی تھیں پولیس کی کارروائی کے بعد بالآخر حالات قابو میں آگئے تاہم، پولیس نے کچھ دیر پہلے ہی سی پی ایم کی ریاستی لیڈر میناکشی مکھرجی سمیت کئی لیڈروں اور کارکنوں کو گرفتار کرلیا انہیں جیل وین میں تھانے لے جایا گیا بعد میں انہیں ذاتی مچلکے پر رہا کر دیا گیا سی پی ایم کے ریاستی لیڈر پارتھا مکھرجی اور ضلع صدر گورانگ چٹوپادھیائے گرفتار ہونے والوں میں شامل ہیں میناکشی مکھرجی نے مختلف مسائل پر مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر حملہ کیا بائیں بازو کی جماعتوں کے اس احتجاج کی وجہ سے شہر کی مصروف ترین سڑکیں کافی دیر تک جام رہیں جس سے عام لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اس تحریک میں محمد صلاح الدین ، محمد اسرائیل ٹی ماسٹر وارڈ 28 ، مرغوب راہی ، ودیگر پیش پیش سرگرم تھے۔

☆☆☆

وارڈ 27 میں کرشنندو مکھرجی اور جتیندر تیواری کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

آسنسول: 11 / اگست،(عوامی نیوز سروس) :سابق کاونسلر چیتالی تیواری کی قیادت میں آسنسول میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 27 کے رام کشن ڈانگال میں آسنسول شمال کے بی جے پی ایم ایل اے کرشنند ومکھرجی اور پنڈیشورا اسمبلی کے بی جے پی ایم ایل اے جتیندر تیواری کے اعزاز میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی اس پروگرام میں مہا شیو چرچا کا بھی اہتمام کیا گیا۔ پروگرام میں بڑی تعداد میں بی جے پی کارکنان اور مقامی لوگ جن میں پنڈیشور کے ایم ایل اے اور سابق میئر جتیندر تیواری، آسنسول نارتھ کے ایم ایل اے کرشنند ومکھرجی، اوم نارائن پرساد، دلیپ پرساد شامل تھے اس دوران ایم ایل اے کرشنند ومکھرجی نے انتخابات کے دوران رام کرشن نگر کے لوگوں سے ملنے والی حمایت کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ جب ووٹوں کی گنتی چل رہی تھی اور وہ آگے پیچھے جا رہے تھے کارکنان ان سے پوچھ رہے تھے کہ کیا ہو گا انہوں نے اپنے پارٹی کارکنوں سے کہا تھا، " فکر نہ کریں، رام کرشن ڈانگال کے نتائج آنے دیں وہاں کے لوگ ہمیں یا بی جے پی کو مایوس نہیں کریں گے۔" کرشنند ومکھرجی نے کہا کہ ان کی باتیں درست ثابت ہوئیں، اور رام کرشن ڈانگال کے لوگوں نے بی جے پی کو آشیرواد دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ علاقے کے لوگوں کی حمایت کی بدولت ہے کہ وہ الیکشن جیت کر ایم ایل اے بنے اس دوران جتیندر تیواری نے کہا کہ اس علاقے کے لوگ پچھلے پانچ سالوں سے محروم ہیں انہوں نے دعویٰ کیا کہ ابھی کچھ ہی مہینوں میں آسنسول نارتھ کے ایم ایل اے کرشنند ومکھرجی کی قیادت میں میونسپل کارپوریشن کے تمام وارڈوں میں کمل کھلے گا اور آسنسول میونسپل کارپوریشن میں بی جے پی کا بورڈ تشکیل دیا جائے گا جتیندر تیواری نے پچھلی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ علاقے کے لوگوں کو جس طرح سے ہراساں کیا گیا ہے اور رونے پر مجبور کیا گیا ہے اس کا جوابدہ ہوگا پروگرام کے دوران شیوا پر گروپ ڈسکشن کے ذریعے علاقے کے امن خوشی اور خوشحالی کے لیے خواہشات کا اظہار کیا گیا اس موقع پر کارکنوں اور اہل علاقہ میں کافی جوش وخروش دیکھا گیا دونوں ایم ایل اے کو گلدستہ شانہ زیب دیکر والہانہ استقبال کیا گیا۔

☆☆☆

درگاپور : 53 کلو گانجہ سمیت 3 گرفتار

آسنسول: 11 راگست،(عوامی نیوز سروس): آسنسول-درگاپور پولیس کمشنریٹ کے کوک اوون پولیس اسٹیشن نے ایک بڑی کامیابی حاصل کی خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے اوسی انجن منڈل کی قیادت میں پولس نے خصوصی کارروائی کرتے ہوئے 53 کلوگرام چرس کے ساتھ تین افراد کو گرفتار کیا پولیس کے مطابق تینوں ملزمین اڑیسہ سے بس کے ذریعے گانجہ اسمگلنگ کے لیے درگاپور آئے تھے۔ درگاپور بیراج کے قریب بس سے اترنے کے بعد پولیس نے انہیں مشکوک انداز میں گھومتے ہوئے دیکھا۔ انہیں روک کر تلاشی لی گئی اور تقریباً 53 کلوگرام چرس برآمد ہوئی پولیس نے بتایا کہ ضبط شدہ چرس کی مارکیٹ قیمت کئی لاکھ روپے ہے۔ اس کارروائی میں پولیس کی بروقت کارروائی نے منشیات اسمگلنگ کا منصوبہ ناکام بنا دیا کوک اوون تھانے نے تینوں گرفتار ملزمان کو حراست میں لے کر ان سے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے پولیس اس بات کی تفتیش کر رہی ہے کہ اس اسمگلنگ گینگ میں اور کون کون شامل ہے اور گانجہ کہاں پہنچانا تھا پولیس اس بات کی تفتیش کر رہی ہے کہ گانجہ کہاں سے لایا گیا تھا اور اسے کہاں پہنچانے کا ارادہ تھا ذرائع کے مطابق گرفتار ملزمان کو منگل کو آسنسول کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہ ملزمان کو حراست میں لے کر ان سے پوچھ گچھ کے لیے عدالت سے ریمانڈ طلب کریں گے۔

ماہِ ربیع الاول 1448ھ کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں:

دارالقضاء ادارہ شرعیہ سریپور بازار

آسنسول: 11 راگست،(عوامی نیوز سروس): ماہِ ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے اس ماہِ مبارک کی بے پناہ عظمتیں اور برکتیں ہیں یہ وہ نورانی مہینہ ہے جس کی آغوش میں نورِ مبین کے جلوے قیامت تک چمکتے اور دمکتے رہیں گے ہمیں اس مبارک ماہ کیمبارک دن کی یاد تازہ کرنی ہے جو سیدِ ایام اللہ ہے یعنی یومِ ولادت باسعادت رحمتِ عالم نورِ مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ? ہے اس ماہ میں متعدد مذہبی احکامات ایسے ہیں جسے اسلامی طور پر انجام دیئے جاتے ہیں اس ضمن میں ماہِ ربیع الاول 1448ھ کی رویتِ ہلال کے تعلق سے دارالقضاء ادارہ شرعیہ سریپور بازار قوم وملت سے خصوصاً علماءِ عظام سے بصد احترام التماس کرتا ہے کہ 29 صفر المظفر 1448ھ بمطابق 13 اگست 2026ء بروزِ پنجشنبہ (جمعرات) بعد غروبِ آفتاب سری پور، آسنسول، کلٹی، براکر، رانیگنج، درگاپور، پانا گڑھ و پچھم بردوان سمیت جہاں کہیں بھی ماہِ ربیع الاول 1448ھ کے چاند کی رویت ہو براہِ کرم دارالقضاء ادارہ شرعیہ سریپور بازار آکر عینی شہادت دیں اور یہ شرعی شہادت دوسری مذہبی متحرک تنظیموں تک بھی پہنچائیں اس سلسلے میں قاضی شریعت دارالقضاء ہٰذا کے موبائل نمبر 9932102232 اور دارالقضاء ادارہ شرعیہ سریپور بازار کے نمائندہ وناظمِ نشرواشاعت مولانا محمد علیم الدین فیضی الرضوی خطیب وامام ایم،اے،ایم،سی جامع مسجد درگاپور کے موبائل نمبر 7908825334 پر رابطے کئے جاسکتے ہیں۔

آسنسول نارتھ کے ایم ایل اے کرشنیندو مکھرجی کو استقبالیہ

آسنسول: 11 راگست،(عوامی نیوز سروس): آسنسول شمالی کے ایم ایل اے کرشنند و مکھرجی کو ساؤتھ بنگال فیڈریشن آف کامرس اینڈ انڈسٹریز (ایس بی ایف سی آئی) نے صنعت وتجارت کی ریاست کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا رکن مقرر کیے جانے پر اعزاز سے نوازا اس موقع پر صنعتی ترقی، کاروباری سرگرمیوں کے فروغ اور خطے میں صنعت سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا جنرل سکریٹری جگدیش باگڑی انل جالان، ممتاز صنعت کار اور سماجی کارکن رام کمار سردا، ممتاز صنعت کار اور سماجی کارکن آر پی۔ چودھری، پنٹو ساو، اور دیگر اہم اراکین موجود تھے۔ ایم ایل اے نے صنعت کے نمائندوں کی بات سنی اور انہیں صنعتی ترقی کو تیز کرنے کے لیے ضروری اقدامات کا یقین دلایا SBFCL حکام نے امید ظاہر کی کہ ایم ایل اے کا اسٹینڈنگ کمیٹی میں کردار ریاستی سطح پر خطے میں صنعت اور تجارت کے مسائل کو مضبوطی سے اٹھانے میں ان کی مدد کرے گا۔

شری مارواڑی ودیالیہ میں 'جئے ہند' گونج اٹھا، پربھات پھیری اور رنگولی کا اہتمام

آسنسول: 11 راگست،(عوامی نیوز سروس): یوم آزادی کے مبارک موقع پر، ملک گیر "ہر گھر میں ترنگا" مہم کے ایک حصے کے طور پر شری مارواڑی ودیالیہ، بڑکر میں حب الوطنی کا ایک انوکھا مظاہرہ دیکھا گیا۔ اسکول کے خاندان نے ایک عظیم الشان اور پرجوش صبح کے جلوس کا اہتمام کیا جس نے پورے علاقے کو حب الوطنی کے رنگوں سے بھر دیا۔ صبح کے اس جلوس میں اسکول کے تمام اساتذہ نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ ہاتھوں میں ترنگا پکڑے اساتذہ اور بچوں کا جوش دیدنی تھا۔ اس قابل ستائش تقریب کو منایا گیا۔ نہ صرف اسکول کمیونٹی بلکہ معاشرے کے روشن خیال اور ذمہ دار شہریوں نے بھی قوم کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اس اقدام میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔ پورا براکر ''بھارت ماتا کی جئے'' اور ''جے ہند'' کے گرجدار نعروں سے گونج اٹھا صبح کی سیر کے بعد اسکول کیمپس میں ایک شاندار رنگولی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ طلبہ اور اساتذہ نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور رنگوں کے ذریعے حب الوطنی کی تصویر کشی کی۔ اسکول کے سینئر اساتذہ جیتندر پانڈے اور سندیپ مکھرجی نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ دونوں اساتذہ انتہائی فعال تھے، نہ صرف انتظامات کو سنبھال رہے تھے بلکہ طلبہ کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی بھی کرتے تھے۔ پروگرام کا اختتام قومی ترانہ اور بھارت ماتا کی جئے کے نعروں کے ساتھ ہوا اسکول انتظامیہ نے تقریب کو کامیاب بنانے پر تمام اساتذہ، طلبہ اور مقامی شہریوں کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ صفحہ اول کی

بقیہ: کولمبیا زلزلہ: چیخ وپکار

محسوس کیے گئے۔ زلزلے کا مرکز بوگوٹا سے تقریباً 400 کلومیٹر مغرب میں سان ہوزے ڈیل پالمر کے قریب بتایا جا رہا ہے۔ کولمبیا کی نیشنل یونٹ فار ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے مطابق زلزلے کی شدت 7.4 تھی اور یہ 79 کلومیٹر کی گہرائی میں آیا تھا۔ چوکوں کی گورنر نوبیا کیرولینا کورڈوبا-کیوری نے بتایا کہ صوبہ کی راجدھانی کوئبدو میں کئی لوگ زخمی ہوئے ہیں اور عمارتوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ حکام ابھی نقصانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مغربی کولمبیا کے متاثرہ علاقوں میں راحت و بچاؤ کی مہم مستقل جاری ہے۔ راحت و بچاو? میں لگی ٹیمیں ملبہ میں پھنسے لوگوں کی تلاش کر رہے ہیں۔ مغربی کولمبیا کے کیلی، کوئبدو، پیریرا اور قرب و جوار میں ہر طرف زلزلہ کے نشانات دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ زلزلہ میں تقریباً 1600 عمارتیں منہدم یا بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ کئی کنبے اپنے گھروں کے ملبہ میں اہل خانہ کی تلاش کر رہے ہیں۔ لاپتہ لوگوں کی جانکاری شیئر کرنے کے لیے شہریوں نے آن لائن پلیٹ فارم بھی بنائے ہیں۔ زلزلہ سے سب سے زیادہ متاثر پیریرا شہر میں تنہا تقریباً 60 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ اس درمیان راحت و بچاؤ کاری ایجنسیاں خاص طور سے بچوں کی مدد پر توجہ دے رہی ہیں۔ ورلڈ ویژن کولمبیا کی مواصلات کوآرڈنیٹر باربرا امیلو نے بتایا کہ متاثرہ علاقوں میں بچوں کے لیے محفوظ مقامات بنائے جا رہے ہیں۔ ان محفوظ مقامات پر وہ بچے آسکیں گے، جن کے والدین اس دنیا میں نہیں رہے یا جن سے رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ یہاں بچوں کے لیے کھیل اور دوسری سرگرمیوں کا بھی انتظام کیا جائے گا تا کہ انھیں مشکل حالات میں محفوظ ماحول مل سکے۔ راحتی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ زلزلہ سے متاثر کچھ علاقوں میں راحت و بچاؤ کا عمل انتہائی چیلنج بھرا ہے۔ کئی مقامات تک گھنے جنگلوں سے گزرتے ہوئے کشتی یا طیارہ کے ذریعہ ہی پہنچا جا سکتا ہے۔ اس سے راحت و بچاؤ ٹیموں کے لیے متاثرہ لوگوں تک پہنچنا آسان نہیں ہے۔ اس درمیان کولمبیا کے صدر ابیلارڈو ڈی ایسپریلا نے راجدھانی کوئبدو کا دورہ کیا۔ انھوں نے وہاں زلزلہ سے ہوئے نقصانات کا جائزہ لیا اور راحت و بچاو? مہم کا جائزہ لیا۔ قابل ذکر ہے کہ کولمبیا کا شمار جنوبی امریکہ کے ان ممالک میں ہوتا ہے جو زلزلوں سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ اس علاقے کی ٹیکٹونک پلیٹیں ہیں۔ یہ ملک کئی ٹیکٹونک پلیٹوں کی سرحدوں اور بڑے فالٹ سسٹم کے قریب واقع ہے۔ کولمبیا کی جیولوجیکل سروس کے مطابق اب تک یہاں 100 سے زیادہ تباہ کن زلزلے آچکے ہیں۔ اینڈین علاقہ، ایسٹرن کورڈیلیرا کے مشرقی خطہ اور بحرالکاہل کے ساحلی علاقے خاص طور پر خطرے کی زد میں ہیں۔ تاریخ میں کولمبیا نے کئی شدید زلزلے دیکھے ہیں۔ سب سے تباہ کن زلزلہ 1979 میں جنوب مغربی کولمبیا کے ٹوماکو کے قریب آیا تھا۔ اس کی شدت 8 تھی اور اس نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی تھی۔ پیر کو آنے والا 7.4 شدت کا زلزلہ بھی حالیہ دہائیوں میں آنے والے بڑے زلزلوں میں سے ایک ہے۔ فی الحال حکام کی ترجیح زخمیوں کا علاج کرنا اور متاثرہ علاقوں تک امداد پہنچانا ہے۔ محکمہ موسمیات کی ایجنسیاں اور یو ایس جی ایس مسلسل زلزلے کے بعد آنے والے جھٹکوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

بقیہ: ایرانی فوجی کمان میں

پیش نظر اور آئی آر جی سی کے کمانڈر ان چیف کی سفارش پر میں آپ کو آئی آر جی سی کا ڈپٹی کمانڈر ان چیف مقرر کرتا ہوں۔'' اس کے علاوہ انہوں نے ریئر ایڈمیرل علی ازمئی کو آئی آر جی سی بحریہ کا کمانڈر بنایا۔ سپریم لیڈر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ '' ریئر ایڈمیرل علی ازمئی، ریئر ایڈمیرل تنگسری کی شہادت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور آپ کی لگن، قابلیت اور تجربے کے پیش نظر آئی آر جی سی کے کمانڈر ان چیف کی سفارش پر میں آپ کو آئی آر جی سی بحریہ کا کمانڈر مقرر کرتا ہوں۔'' ایرانی سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے حسین تائب کو آئی آر جی سی بسیج، تنظیم کا سربراہ مقرر کیا۔ انہوں نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''حج? الاسلام حسین تائب، صیہونی-امریکی دشمن کے ہاتھوں میجر جنرل سلیمانی کی شہادت کو دیکھتے ہوئے اور آپ کے عزم، قابلیت وتجربہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آئی آر جی سی کے کمانڈر ان چیف کی سفارش پر میں آپ کو آئی آر جی سی بحیثیت تنظیم کا سربراہ مقرر کرتا ہوں۔'' قابل ذکر ہے کہ اس وقت آبنائے ہرمز ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کا بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ سابق آئی آر جی سی کمانڈر محسن رضائی نے جولائی میں کہا تھا کہ اس اسٹریٹجک سمندری راستے پر کنٹرول ایران کے لیے انتہائی اہم ہے اور انہوں نے اسے درجنوں ایٹم بموں سے بھی زیادہ اہم قرار دیا تھا۔ نئی فوجی اور سیکورٹی قیادت کی تقرریاں ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب ایران پر جنگ کا دباؤ بڑھا ہوا ہے۔ ایسے میں ان تبدیلیوں سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ مجتبیٰ خامنہ ای فوجی اور سیکورٹی نظام پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ جنگ کی حکمت عملی کو بھی نئی قیادت کے ذریعے آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔

بقیہ: ہماچل کا سالانہ مانسون

ہے۔ مسلسل بارش نے ریاست بھر میں بجلی کی خدمات کو بری طرح متاثر کیا ہے، کولو اور منڈی اضلاع کو بدترین صورتحال کا سامنا ہے۔ گزشتہ ہفتے کے دوران، 161 ڈسٹری بیوشن ٹرانسفارمرز (DTRs) غیر فعال ہو چکے ہیں۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ منڈی میں 77، شملہ میں 43، اور کلو میں 40 ٹرانسفارمر گرے ہوئے ہیں۔ اس موسم کے دوران مسلسل بارش ہماچل میں ایک سالانہ واقعہ بن گیا ہے۔ اس کی وجہ سے کولو میں تمام ندیوں اور ندی نالوں میں پانی کی سطح میں اچانک اضافہ ہوا ہے۔ سوشل میڈیا پر متعدد ویڈیوز اور تصاویر میں دکھایا گیا ہے کہ پہاڑوں سے نیچے گرنے والے سیلاب اور ملبے کی وجہ سے گاڑیاں اور عارضی پل بہہ رہے ہیں۔ پچھلے سالوں کی طرح صورتحال بھی ابتر ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پڑوسی ریاست اتراکھنڈ بھی مانسون کی زد میں ہے۔ پیر کو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ایک ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ایک پورا پل تیز پانی میں بہہ گیا ہے۔

بقیہ: بہار میں اردو، عربی

طریقہ کار کو لے کر مسلسل شکایتیں موصول ہو رہی ہیں۔ خاص طور پر اردو، عربی اور فارسی اساتذہ کے ساتھ مبینہ امتیازی اور قوانین کے خلاف برتاؤ کیے جانے سے اساتذہ میں بڑے پیمانے پر عدم اطمینان پایا جا رہا ہے۔'' اپنے خط میں تیجسوی یادو لکھتے ہیں کہ انتہائی تشویش ناک امر یہ ہے کہ کئی اسکولوں میں اردو، عربی اور فارسی کے واحد استاذ کو بھی 'سرپلس' (زائد) قرار دے کر تبادلے کی فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی اسکول میں کسی مضمون کے صرف ایک استاذ دستیاب ہیں تو اسے 'سرپلس' قرار دے کر تبادلہ کرنا اس اسکول میں متعلقہ مضمون کی پڑھائی ختم کر دینے کے مترادف ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مناسب طلبہ کی تعداد والے اسکولوں میں بھی ان مضامین کے منظور شدہ عہدوں کو ختم کیے جانے پر سوال اٹھایا۔ تیجسوی یادو نے خط میں 5 سال سے کم مدت ملازمت والے اساتذہ، کنٹریکٹ اساتذہ اور حال ہی میں تبادلہ حاصل کرنے والے اساتذہ کے نام فہرست میں شامل کیے جانے کی شکایتوں کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف انتظامی غلطی نہیں بلکہ پورے تبادلے کے طریقہ؟ کار کی شفافیت اور غیر جانبداری پر سنگین سوال کھڑے کرتی ہے۔ سنسکرت کے ساتھ ساتھ اردو بھی ہندوستان کی سرزمین میں پروان چڑھی مشترکہ تہذیبی ورثے کی زبان ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ دونوں زبانوں کے ساتھ برابری اور احترام کا سلوک کیا جائے۔ سابق نائب وزیر اعلیٰ نے سرکاری اسکولوں میں اردو اور سنسکرت مضامین کے اساتذہ کی دستیابی کو یقینی بنانے کی سمت میں ٹھوس فیصلہ لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے امداد یافتہ مدارس اور سنسکرت اسکولوں کے اساتذہ وملازمین کی تقریباً 5 سے 6 مہینوں سے بقایا تنخواہ کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ ان کا کہنا ہے کہ ''تنخواہ نہ ملنے سے اساتذہ وملازمین کے خاندانوں کی تعلیم، علاج، روزمرہ کے اخراجات اور دیگر ضروریات متاثر ہو رہی ہیں۔'' آر جے ڈی لیڈر نے حکومت سے اردو، عربی اور فارسی اساتذہ کے سرپلس/تبادلے کی فہرست کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ جائزہ، قانون مخالف پائے جانے والے تبادلے منسوخ کرنے، مضمون کے واحد استاذ کو سرپلس قرار دینے کے عمل کو روکنے، منظور شدہ عہدوں کو ختم نہ کرنے اور بقایا تنخواہیں فوری طور پر جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔ ساتھ ہی تیجسوی یادو نے متعلقہ افسران کی جوابدہی طے کرنے اور قصوروار پائے جانے والے افسران کے خلاف قوانین کے مطابق کارروائی کا مطالبہ بھی کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اساتذہ کے ساتھ ناانصافی اور طلبہ کے تعلیمی حقوق کو نظرانداز کرنا کسی بھی صورت میں نا قابل قبول ہے۔

بقیہ: بنگلورو کے 60 بڑے

سبزیاں اور استعمال کیا ہوا کھانا پکانے والا تیل ملا ہے۔ ساتھ ہی فوڈ سیفٹی کی کئی خلاف ورزیاں پائی گئی ہیں۔ افسران نے بتایا ہے کہ حیرت انگیز طور پر ایک برس سے زیادہ پرانی نان ویجیٹیرین اشیاء بھی برآمد کی گئیں۔ چھاپے ماری کے دوران 'فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ' کے افسران نے کل 77 غذائی اجزاء کے نمونے اکٹھے کیے اور انہیں لیبارٹری میں بھیجا ہے۔ جائزے کے دوران 640 کلو گرام چکن، مٹن اور مچھلی، 276 کلوگرام سڑی ہوئی سبزیاں، 45 لیٹر ایکسپائرڈ دودھ اور دہی، 12 کلوگرام بیکری کی مصنوعات اور 67 کلوگرام ایکسپائر اور غلط لیبل والی اشیائے خورد و نوش ضبط کر لی گئیں۔ اس کے علاوہ 49 لیٹر استعمال کیا ہوا کھانا پکانے کا تیل بھی ضبط کیا گیا ہے۔ ایک برس سے زیادہ پرانے اور ایکسپائری ڈیٹ کے نان ویجیٹیرین اجزاء کی برآمدگی نے افسران کو پریشان کر دیا ہے۔ جانچ کے دوران یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ایکسپائری غذائی اجزاء کو دوبارہ پیک کر کے استعمال کے لیے تیار کیا جا رہا تھا۔ افسران نے بنگلورو کے اہم علاقوں یوبی سٹی، ایم جی سٹی اور بریگیڈ روڈ میں واقع ہوٹلوں اور ریستوراں کے باورچی خانوں میں فوڈ اسٹوریج کا جائزہ لیا۔ ہوٹل اسکائی میں 45 کلو سڑا ہوا چکن اور مبینہ طور پر گائے کا گوشت، 6 کلو ویجیٹیبل کٹلیٹ اور 15 لیٹر استعمال کیا ہوا کھانا پکانے کا تیل ملا۔ رائل چینن ہوٹل سے 50 کلو بطخ کا گوشت بھی ضبط کیا گیا ہے۔ 5 کلو سڑی ہوئی مچھلی بھی ضبط کی گئی ہے۔ اسی طرح ٹیسکون ہوٹل میں 5 کلو خراب مشروم پائے گئے ہیں۔ سانچیز ہوٹل سے بھی 3 کلو خراب مچھلی، 7 کلو خراب کیک، آلو اور دیگر کھانے کی چیزیں ضبط کی گئی ہیں۔ چھاپہ ماری کے دوران کچھ ہوٹلوں میں غذائی اجزاء کی حالت دیکھ کر افسران حیران رہ گئے۔ افسران نے بتایا کہ پنیر پیکٹوں میں مرے ہوئے کاکروچ، مشروم میں پھپھوند اور بے بی کارن میں کیڑے ملے ہیں۔ فریزر سے گوشت کی اشیاء بھی ملی ہیں۔ یوبی سٹی میں واقع ہوٹل اسکائی کے باورچی خانے میں بڑی مقدار میں خراب گوشت اور دیگر غذائی اشیاء ضبط کرنے کے بعد سیل کر دیا گیا ہے۔ ضبط کی گئی غذائی اشیاء کے نمونے لیب بھیج دیے گئے ہیں۔ افسران نے بتایا ہے کہ لیب کی رپورٹ آنے کے بعد قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے ہوٹلوں اور کھانے پینے کے اداروں کے خلاف مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔ 'فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ' کے افسران کی مہم صرف اسٹار ہوٹلوں تک محدود نہیں ہے۔ کے ایف سی، میکڈونلڈز اور سبوے سمیت کئی فوڈ مقامات کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ضابطوں کی تعمیل کے لیے فوڈ گوداموں کا بھی معائنہ کیا جا رہا ہے۔ افسران نے بتایا کہ بریگیڈ روڈ پر میکڈونلڈ میں استعمال شدہ کوکنگ آئل کو صاف کرنے کے لیے میگنیشیم سلفائٹ کا استعمال کیا جا رہا تھا۔ فوڈ سیفٹی رولز کے لحاظ سے یہ ایک سنگین معاملہ ہے اور اس کی جانچ کی جا رہی ہے۔

☆☆☆

دہلی کے سرکاری اسکولوں میں پرنسپل اور وائس پرنسپل کے 828 عہدے خالی، یو پی ایس سی نے دی جانکاری

نئی دہلی 11 اگست: یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے حالیہ بھرتی اشتہار کے مطابق دہلی کے سرکاری اسکولوں میں پرنسپل اور وائس پرنسپل کے 828 عہدے خالی ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (ڈی او ای) دہلی میں تقریباً 1090 سرکاری اسکول چلاتی ہے۔ جمعہ (7 اگست) کو ڈی او ای کے ذریعہ جاری کردہ ایک سرکلر کے مطابق سرکاری اسکولوں میں پرنسپل کے لیے 124 اور وائس پرنسپل کے لیے 704 عہدے خالی ہیں، جس میں براہ راست بھرتی کے ذریعہ بھرے جانے والے مجموعی عہدوں کی تعداد 828 ہوگئی ہے۔

سرکلر میں کہا گیا ہے کہ دہلی حکومت میں 124 پرنسپل اور 704 وائس پرنسپل کی براہ راست بھرتی کے لیے 25 جولائی سے 14 اگست تک درخواست طلب کیے گئے تھے۔ دہلی کے سرکاری اسکولوں میں پرنسپل کے 950 اور وائس پرنسپل کے 1670 عہدے منظور شدہ ہیں۔ ان میں سے 50 فیصد عہدے یو پی ایس سی کے ذریعہ براہ راست بھرتی اور 50 فیصد عہدے پرموشن سے بھرے جانے ہیں۔

واضح رہے کہ براہ راست بھرتی کے لیے مقررہ 475 پرنسپل کے عہدوں میں سے 124 عہدے خالی ہیں۔ پرموشن کوٹے میں تقریباً 250 پرنسپل عہدے بھرے ہوئے ہیں، جبکہ تقریباً 225 عہدے خالی ہیں۔ وائس پرنسپل کے 835 عہدے براہ راست بھرتی کے لیے مقرر ہیں، جن میں سے 704 عہدے خالی ہیں۔ پرموشن کوٹے کے تحت تقریباً 400 عہدوں پر ایڈ-ہاک وائس پرنسپل کام کر رہے ہیں۔ وائس پرنسپل کے پرموشن کوٹے میں تقریباً 435 عہدے اب بھی خالی ہیں۔ ایسوسی ایشن کے مطابق دونوں زمروں میں بڑی تعداد میں عہدے خالی ہونے کے سبب اسکولوں کے انتظامی کام متاثر ہو سکتے ہیں۔

ملک میں ہر 3 میں سے ایک وکیل فرضی! سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت سے جواب طلب کیا

نئی دہلی 11 اگست: ملک میں فرضی وکلاء کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کی تیاری شروع ہوگئی ہے۔ سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت سے منگل (11 اگست) کو ایک عرضی پر جواب طلب کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ فرضی وکلاء کے خلاف کارروئی کی ذمہ داری مرکزی تحقیقاتی ایجنسی یعنی سی بی آئی کو سونپی جائے۔ سماعت کے دوران سی جے آئی سوریہ کانت کی بنچ نے اسے سنگین معاملہ قرار دیا۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ وکالت ایک اہم پیشہ ہے، اگر یہاں فرضی لوگ رہتے ہیں تو اس سے عدالتی ادارے کے وقار کو نقصان پہنچے گا۔

عرضی میں بار کونسل آف انڈیا کے سربراہ منن مشرا کے ایک بیان کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس میں انہوں نے کہا تھا کہ بار میں 30 سے 40 فیصد وکلاء فرضی ہیں۔ یعنی ہر 3 میں سے ایک وکیل ملک میں فرضی ہے۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ رواں سال جون میں بار کونسل کے وکیل پرشانت کمار اور وپن نائر نے سپریم کورٹ میں اس ڈیٹا کو رکھا تھا۔ ان دونوں کا کہنا تھا کہ اس پر جلد از جلد توجہ دینے کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ ایک بڑا معاملہ ہے۔

راجا چودھری نامی ایک وکیل نے یہ عرضی داخل کی ہے۔ عدالت میں سماعت کے دوران انہوں نے کہا کہ پیشے کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے، جو لوگ اصل میں وکیل نہیں وہیں وہ اس کے نام پر وصولی کر رہے ہیں۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ نے ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس پر سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ ہاں 105 وکلاء کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ عرضی گزار نے اس دوران کہا کہ 1000 سے زائد فرضی وکیل الٰہ آباد میں ہیں۔ عرضی گزار کے مطابق اسی طرح دیگر ریاستوں کا بھی حال ہے۔

واضح رہے کہ کچھ روز قبل کفیل خان بمقابلہ اتر پردیش کے ایک معاملہ میں الٰہ آباد ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ وکالت کے پیشے میں مافیا لوگ بیٹھے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد یو پی میں فرضی وکلاء کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ الٰہ آباد میں بار کونسل کی سفارش پر 68 وکلاء کے خلاف ایف آئی آر کی گئی ہے۔ یو پی پولیس کا کہنا ہے کہ تقریباً 100 ایف آئی آر درج ہونے ہیں۔ اسے آہستہ آہستہ عمل میں لایا جائے گا تا کہ کوئی رکاوٹ نہ پیش آئے۔

قابل ذکر ہے کہ اگست 2023 میں وزارت قانون نے راجیہ سبھا میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان میں فی الحال 20 لاکھ رجسٹرڈ وکلاء ہیں۔ بار کونسل کے مطابق ہر سال تقریباً 80 ہزار وکیل کا اندراج ہو رہا ہے۔ وکالت کے پیشے میں آنے کے لیے لا کی ڈگری ضروری ہے۔ اس کے علاوہ بار کونسل آف انڈیا ایک ٹیسٹ لیتا ہے، جسے پاس کرنے کے بعد ہی پریکٹس کی اجازت ملتی ہے۔ وکلاء کی پریکٹس کی حقیقت جانچنے کے لیے بار کونسل آف انڈیا 'سرٹیفکیٹ اینڈ پلیس آف پریکٹس ویری فکیشن رولز- 2015' کا استعمال کرتا ہے۔ اس کے تحت ہر 5 سال میں وکلاء کی پریکٹس کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جاتی ہے۔

'جہاں پیدا ہوا، لوک سبھا انتخاب لڑا، وہیں ووٹر لسٹ سے کٹ گیا نام'، ایس آئی آر عمل پر پرکاش راج نے اٹھائی انگلی

کرناٹک 11 اگست: کرناٹک میں ووٹر لسٹ کی شفافیت کے لیے 'خصوصی گہری نظر ثانی' (ایس آئی آر) کا عمل جاری ہے۔ اس درمیان مشہور و معروف اداکار پرکاش راج نے سوشل میڈیا پلیٹ فام کے ذریعہ دعویٰ کیا ہے کہ کرناٹک میں 'ایس آئی آر' کے بعد جاری بنگلورو کی ووٹر لسٹ سے ان کا نام ہٹا دیا گیا ہے۔ جن ووٹرز کے ناموں کو ایس آئی آر کے تحت نشان زد کیا گیا ہے، ان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی معلومات کی تصدیق کریں اور ووٹر لسٹ میں اپنے نام شامل کرنے کے لیے ضروری قدم اٹھائیں۔

اداکار پرکاش راج نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کی ہے، جس میں انہوں نے 'ایس آئی آر' کے عمل میں ہوئی لاپروائی کے بارے میں بتایا ہے۔ ویڈیو میں انہوں نے کہا ہے کہ ''دوستوں میں آپ کے ساتھ ایک مذاق شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان 65 لاکھ ووٹرس میں سے ایک ہوں، جس کے ووٹنگ کا اختیار 'ایس آئی آر' کے بعد بنگلورو حلقۂ انتخاب سے ہٹا دیا گیا ہے۔ یہ اچھا مذاق ہے، کیوں ہے نا؟'' انہوں نے مزید کہا کہ ''میں اسی حلقۂ انتخاب میں پیدا ہوا تھا۔ میں اسی حلقۂ انتخاب میں مقیم رہا۔ میری اسکولنگ، کالج اور تھیٹر سب یہیں پر ہوئے ہیں، اور آپ کی اطلاع کے لیے بتا دوں کہ میں اسی حلقہ انتخاب سے لوک سبھا کے لیے امیدوار بھی رہا ہوں۔''

پرکاش راج نے اپنی پوسٹ میں آ؟ گے لکھا ہے کہ ''خیر یہ مذاق اچھا ہے۔ گیم شروع ہو گیا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ اپنا ووٹر آئی ڈی کارڈ واپس پانے کے لیے مجھے کس عمل سے گزرنا ہوگا۔ لیکن ایک چھوٹی سی بات، میرے دوست، آپ اپنی طاقت کا استعمال کر کے کچھ ایسے شہریوں کو ووٹ دینے کے اختیار سے محروم کر سکتے ہیں جو شاید آپ کو منتخب نہ کریں۔ لیکن کیا آپ ہمیں، میرے پیارے دوست، آپ کو اقتدار سے ہٹانے کی ہماری طاقت کا استعمال کرنے سے روک سکتے ہیں؟ بس پوچھ رہا ہوں۔ الوداع۔'' واضح رہے کہ 'ایس آئی آر' عمل کے دوران بنگلورو کے تقریباً آدھے ووٹر لسٹ سے باہر ہونے والے ہیں۔ میڈیا رپورٹ میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ بنگلورو میں رجسٹرڈ تقریباً آدھے ووٹرس اس ڈرافٹ ووٹر لسٹ سے باہر ہو سکتے ہیں، جسے ایس آئی آر عمل کے دوران 17 اگست کو شائع کیا جانا ہے۔ کرناٹک کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) وی انبو کمار نے کہا کہ ریاست بھر میں نشان زد کیے گئے 1.11 کروڑ ووٹروں میں سے بنگلور میں 1.03 کروڑ ووٹر ہیں، اور اس میں سے 49.42 لاکھ ووٹرس کو 'ابسینٹ، شفٹ، ڈیڈ، ڈپلیکیٹ' یا دیگر زمرے کے تحت نشان زد کیا گیا ہے۔

'بی جے وائی ایم' کے غنڈوں کو قریبی ریاستوں سے جھارکھنڈ میں داخل کیا گیا تا کہ پُرامن مظاہرہ کو پُرتشدد بنایا جا سکے: پون کھیڑا

جھارکھنڈ 11 اگست: انڈیا بلاک کے اراکین پارلیمنٹ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے پارلیمنٹ میں حاضر ہو کر طلبا پر دہلی پولیس کی بربریت سے متعلق جواب دینے کا مستقل مطالبہ کر رہے ہیں، لیکن اب تک یہ مطالبہ پورا نہیں ہوا ہے۔ اس درمیان پارلیمنٹ احاطہ میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کانگریس رکن پارلیمنٹ پون کھیڑا نے کہا کہ ''ملک کے دل میں جو سوالات ہیں، وہ اپوزیشن کے ذریعہ سے ایوان میں پوچھے جا رہے ہیں، لیکن برسر اقتدار طبقہ کے لوگ جواب دینے سے بھاگ رہے ہیں۔'' پون کھیڑا نے میڈیا اہلکاروں سے رام مندر چندہ چوری معاملہ پر حکومت کی خاموشی کو خاص طور پر تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے کہا کہ ''وزیر اعظم مودی نے رام مندر ٹرسٹ کی تشکیل کر اس میں اپنے پسندیدہ لوگوں کو بھرا۔ ایسے میں اگر 'چندہ چوری' ہوتی ہے تو وزیر اعظم سے سوال پوچھے جائیں گے۔'' مودی حکومت کو نشانے پر لیتے ہوئے انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''مودی حکومت اپنے ٹول کِٹ سے ملک کی توجہ بھٹکانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن یہ سمجھ لیں کہ ان کے ٹول کٹ اور حکومت دونوں کی ایکسپائری ڈیٹ ختم ہو گئی ہے۔''

تعلیمی نظام کو درست کیے جانے سے متعلق طلبا کی تحریک پر بھی پون کھیڑا نے اپنی رائے سامنے رکھی۔ خاص طور سے رانچی میں ہو رہے مظاہرے پر انھوں نے کہا کہ ''راہل گاندھی لگاتار طلبا سے بات کر رہے ہیں، ہمارا وفد بھی طلبا سے ملاقات کر رہا ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''بھارتیہ جنتا یوا مورچہ (بی جے وائی ایم) کے غنڈوں کو آ؟س پاس کی ریاستوں سے جھارکھنڈ میں داخل کرایا گیا، تا کہ ایک پُرامن تحریک کو پُرتشدد تحریک میں بدل سکے۔'' پون کھیڑا نے دہلی میں طلبا کے ساتھ حکومت کے ہوئے سلوک اور جھارکھنڈ میں طلبا کے ساتھ ہو رہے سلوک کا موازنہ بھی کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ''جھارکھنڈ حکومت میں وزیر دیپکا تو طلبا و نوجوانوں سے ملاقات کر رہی ہیں، لیکن کیا مودی حکومت کا ایک بھی وزیر جنتر منتر طلبا سے ملاقات کرنے کے لیے گیا تھا؟'' انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''جنتر منتر چھوڑیے، وزیر اعظم اور وزیر داخلہ ایوان میں نہیں آ؟نا چاہتے، کیونکہ ان کے سیاہ کارنامے سب کے سامنے آ؟ چکے ہیں۔''

بین الاقوامی

امریکہ میں ہندنژاد سی ایف او کو عدالت نے سنائی 4 ماہ جیل کی سزا، سرجنوں کو دیتے تھے رشوت!

امریکہ 11 اگست: امریکہ کی ایک وفاقی عدالت نے اسپائنل امپلانٹ کمپنی کے ہند نژاد چیف مالیاتی افسر (سی ایف او) کو 4 ماہ قید کی سزا سنائی ہے۔ وہ سرجنوں کو رشوت دینے کے معاملے میں قصوروار پائے گئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ سی ایف او نے کمپنی کی مصنوعات استعمال کرنے کے لیے سرجنوں کو رشوت دینے کی کوشش کی۔ اس تعلق سے حکام کا کہنا ہے کہ سرجنوں کو یہ رشوت فرضی مشاورتی فیس کی شکل میں دی گئی تھی۔

قید کی سزا مکمل کرنے کے بعد کیمبرج کے رہائشی 41 سالہ آدتیہ ہوڈ کو ایک سال تک نگرانی میں رہنا ہوگا اور ان پر 9,500 امریکی ڈالر کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے۔ ہوڈ نے اینٹی کک بیک قانون کی خلاف ورزی کی سازش رچنے کے الزام میں اپنے جرم کا اعتراف کر لیا تھا۔ ہوڈ پر ستمبر 2021 میں اسپائن فرنٹیئر نامی کمپنی کے بانی، صدر اور چیف ایگزیکٹو افسر کلسی آر. چن کے ساتھ الزامات عائد کیے گئے تھے۔ میساچوسٹس ضلع کے امریکی اٹارنی دفتر نے پیر کو جاری ایک بیان میں کہا کہ ہوڈ نے سرجنوں کو 5,40,000 امریکی ڈالر سے زیادہ کی رشوت دینے اور دلوانے کی سازش رچی۔ یہ رقم ایسی فرضی مشاورتی فیس کی شکل میں دی گئی، جس کے لیے سرجنوں نے حقیقت میں کوئی کام نہیں کیا تھا۔ حکام کے مطابق ہوڈ نے سرجنوں کو کمپنی کی مصنوعات استعمال کرنے کے لیے رشوت دینے کی سازش کی۔ اس کے بدلے کمپنی کو ان سرجنوں کی جانب سے کی جانے والی سرجریوں سے لاکھوں ڈالر کی آمدنی حاصل ہوئی۔ امریکی اٹارنی لیہ بی. فولی نے کہا کہ ہوڈ کو پیچیدہ ریڑھ کی ہڈی کی سرجریوں میں ڈاکٹروں کو کمپنی کی مصنوعات استعمال کرنے پر آمادہ کرنے کے مقصد سے رشوت دینے کی سازش رچنے کا قصوروار قرار دیا گیا ہے اور سزا سنائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''فوجداری اور دیوانی کارروائیوں میں ہم نے ان عہدیداروں، ان کی کمپنیوں اور رشوت لینے والے ڈاکٹروں سے 40 لاکھ امریکی ڈالر سے زیادہ کی رقم برآمد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ منصوبہ خواہ کتنا ہی پیچیدہ ہو یا اس میں کتنا ہی وقت لگے، ہم صحت کی دیکھ بھال سے متعلق دھوکہ دہی کے جرائم کے خلاف کارروائی کریں گے۔''

طوفان 'ڈالفن' چین کے اندرونی علاقوں میں داخل، انتظامیہ نے جاری کیا الرٹ

چین 11 اگست: چین کے وسطی علاقے 'ہوبئی' میں شدید سمندری طوفان 'ڈالفن' کا اثر مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ منگل کے روز طوفان کے اندرونی علاقوں میں پہنچنے کے ساتھ ہی انتظامیہ نے کئی سیاحتی مقامات کو بند کر دیا ہے، اور تعمیراتی کاموں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ماہرین موسمیات نے ریاست کے شمال مغربی پہاڑی علاقوں میں شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ یہ اس برس چین میں آنے والا سب سے طاقتور طوفان ہے۔ سمندر میں تقریباً 3728 میل (6000 کلومیٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد اس طوفان نے ہفتے کے آخر میں چین کے مشرقی ساحل پر دستک دے دی تھی۔ جس کی وجہ سے بادل چھا گئے اور ساحلی علاقوں میں بارش بھی ہوئی۔

تقریباً 5.8 کروڑ کی آبادی والا ہوبئی صوبہ کاروں اور الیکٹرانک سامان کی تیاریوں کا ایک بڑا مرکز ہے۔ حال ہی میں یہاں 'مایسک' طوفان کے بعد 2 غیر معمولی طوفان بھی آئے تھے، جس میں تقریباً 11 لوگوں کی جان گئی تھی۔ قومی موسمی مرکز نے شدید بارش کے لیے دوسرا سب سے بڑا خطرہ ثابت کرنے والا 'آرینج الرٹ' جاری کیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ ہوبئی کے شمال مغربی حصے میں 24 گھنٹے کے اندر 250 ملی میٹر تک بارش ہو سکتی ہے۔ سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ خطرے کے مدنظر شیانگیانگ، ہوانگیانگ اور سوبچو جیسے شہروں کے لیے یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اچانگ میں مشہور 'تھری گورجز ڈیم' سمیت کئی سیاحتی مقامات عارضی طور پر بند کر دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ علاقے میں زیر تعمیر 107 بڑے ہائی وے اور واٹر وے کی تعمیر کے منصوبوں میں سے 26 منصوبے روک دیے گئے ہیں۔

محکمہ موسمیات کے افسران کے مطابق جب طوفان کی ہوائیں ہوبئی کے مغربی پہاڑوں سے ٹکرائیں گی تو بارش کا اثر کئی گنا بڑھ جائے گا۔ سیلاب کے امکان کے پیش نظر پڑوسی صوبے ہینان میں ریڈ الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ ہوبئی سے 1000 کلومیٹر دور چین کی راجدھانی بیجنگ میں بھی طوفان کا اثر دیکھنے کو ملے گا۔ شہر کے 4 باہری علاقوں میں لیول-1 ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ منگل کی رات سے اگلے 24 گھنٹوں میں بیجنگ میں پورے برس کی ایک تہائی سے زیادہ بارش متوقع ہے۔ دوسری جانب جاپان محکمہ؟ موسمیات ایجنسی نے وارننگ دی ہے کہ طوفان 'چان۔ ہوم' منگل کے روز ملک کے اہم خطے کی جانب بڑھ سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں لینڈ سلائیڈنگ اور تیز ہواؤں کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

یوکرین جنگ کی مخالفت کرنے والی واحد سیاسی پارٹی 'یابلوکو' انتخاب سے باہر، روسی سپریم کورٹ کا بڑا فیصلہ

روس 11 اگست: روس کے سپریم کورٹ نے پیر (10 اگست) کو حکم دیا کہ یوکرین میں کریملن کی فوجی کارروائی کی مخالفت کرنے والی واحد سیاسی پارٹی کو آئندہ ماہ ہونے والے پارلیمانی انتخاب کے لیے ہٹا دیا جائے۔ سپریم کورٹ نے کریملن کی حامی پارٹی کی اپیل کے بعد 'یابلوکو' جس کا روسی زبان میں مطلب ہے 'سیب'، کی رجسٹریشن منسوخ کر دی ہے۔ گزشتہ ماہ سنٹرل الیکشن کمیشن نے شروع میں 'یابلوکو' کو 10 دیگر پارٹیوں کے ساتھ بیلٹ میں شامل ہونے کی اجازت دی تھی۔

کبھی پارلیمنٹ میں اہم لبرل آواز رہی اور اکثر حکومت کی تنقید کرنے والی 'یابلوکو' پارٹی بعد میں اسٹیٹ ڈوما میں اپنی نشستوں کا بلاک کھو بیٹھی، کیونکہ کریملن نے روسی سیاست پر اپنی گرفت مضبوط کر لی تھی۔ حالیہ سالوں میں 'یابلوکو' واحد ایسی رجسٹرڈ اپوزیشن پارٹی تھی جس نے یوکرین میں فوج بھیجنے کی مخالفت کی تھی۔ اس کے انتخابی نعروں میں شامل تھا 'جنگ بندی کے معاہدے، سفارت کاری اور امن کے لیے! ہمارا مقصد ایٹمی جنگ کو روکنا ہے! خوف اور سیاسی جبر سے آزاد روس کے لیے!'

واضح رہے کہ 1990 کی دہائی میں 'یابلوکو' کے شریک بانی اور اس کی سیاسی کمیٹی کے چیئرمین، تجربہ کار لبرل سیاست داں گریگوری یاولنسکی نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی مذمت کی اور کہا کہ پارٹی اس کے خلاف اپیل کرے گی۔ انہوں نے ایک آن لائن بیان میں کہا کہ 'یابلوکو' کو انتخاب سے باہر کرنے کا مطلب ہے ان لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے انکار کرنا جو سوال پوچھتے ہیں اور جن سے افسران تذبذب میں پڑ جاتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ افسران امن، آزادی اور خوف کے بغیر زندگی کے عوامی مطالبے پر توجہ دیں گے اور اپنی پالیسی بدلیں گے۔

ملک کے باہر رہ رہے روس کے کئی اپوزیشن لیڈران نے ووٹرس سے 'یابلوکو' کی حمایت کرنے کی اپیل کی تھی۔ ان میں کریملن کے نقاد الیکسی نولین کی اہلیہ یولیا نولنایا اور لیڈر الیا یاشین اور ولادیمیر کارا مرزا شامل تھے۔ نولنایا نے 6 اگست کو 'ٹیلی گرام' پر ایک بیان میں کہا کہ ''میرا ماننا ہے کہ یابلوکو پارٹی کی حمایت کرنا اخلاقی اور سیاسی طور پر درست ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے پارٹی کے جنگ مخالف موقف کا ذکر کیا۔ پیر کو عدالت میں موجود 'یابلوکو' کے چیئرمین نکولائی ریباکوف نے پارٹی کو نولنایا اور بیرون ملک رہ رہے کریملن کے دیگر مخالفین کی اس حمایت سے الگ کرنے کی کوشش کی، جسے انہوں نے 'بغیر وجہ کی حمایت' قرار دیا۔ ایسا لگتا ہے کہ انہوں یہ کوشش اس لیے کی تا کہ پارٹی کو بیلٹ سے نہ ہٹایا جائے۔ اسی دوران سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر 'یابلوکو' کی حمایت میں کئی ویڈیوز چھائی رہیں۔ کئی ویڈیوز میں سیاسی نعرے نہیں تھے، بلکہ ان میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں سیب پکڑے ہوئے نظر آئے۔ جب ان سے 18-20 ستمبر کے انتخاب کے لیے ان کی ووٹنگ پسند کے بارے میں پوچھا گیا یا پھر وہ سیب کا ذکر کرنے والے روسی گانوں پر ناچتے ہوئے نظر آئے۔

☆☆

ایرانی فوجی کمان میں بڑی تبدیلی، مجتبیٰ خامنہ ای نے 6 اہم عہدوں پر نئے کمانڈروں کی تقرری کر دی

ایران 11 اگست: سابق آئی آر جی سی کمانڈر محسن رضائی کو سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل (ایس این ایس سی) میں اپنا نمائندہ مقرر کرنے کے بعد ایرانی سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے مختلف احکامات جاری کر 6 فوجی کمانڈروں کی تقرری کی۔ ایران کی خبر رساں ایجنسی 'مہر نیوز' کی رپورٹ کے مطابق ایران کے تمام مسلح افواج کی کمان سنبھالنے والی مجتبیٰ خامنہ ای نے فوج کے 6 اعلیٰ عہدوں پر نئی تقرریاں کیں، جن میں آئی آر جی سی کے سربراہ کا عہدہ بھی شامل ہے۔

'مہر نیوز' کے مطابق سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے میجر جنرل علی عبداللہی کو ایرانی مسلح افواج کا چیف آف اسٹاف مقرر کیا۔ ساتھ ہی بریگیڈیر جنرل کیومرث حیدری کو ایرانی مسلح افواج کا ڈپٹی چیف آف اسٹاف بنایا گیا۔ انہوں نے جنرل احمد وحیدی کو ایران کی اسلامک ریولوشنری گارڈ کارپس (آئی آر جی سی) کا چیف کمانڈر مقرر کیا۔ مجتبیٰ خامنہ ای نے میجر جنرل مصطفیٰ ایزدی کو آئی آر جی سی کا ڈپٹی کمانڈر اِن چیف مقرر کیا۔ سپریم لیڈر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''میجر جنرل مصطفیٰ ایزدی، آپ کی لگن، قابلیت اور قیمتی تجربے کے پیش نظر اور آئی آر جی سی کے کمانڈر اِن چیف کی سفارش پر میں آپ کو آئی آر جی سی کا ڈپٹی کمانڈر اِن چیف مقرر کرتا ہوں۔''

اس کے علاوہ انہوں نے ریئر ایڈمیرل علی ازمئی کو آئی آر جی سی بحریہ کا کمانڈر بنایا۔ سپریم لیڈر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ ''ریئر ایڈمیرل علی ازمئی، ریئر ایڈمیرل تنگسیری کی شہادت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور آپ کی لگن، قابلیت اور تجربے کے پیش نظر آئی آر جی سی کے کمانڈر اِن چیف کی سفارش پر میں آپ کو آئی آر جی سی بحریہ کا کمانڈر مقرر کرتا ہوں۔''

ایرانی سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے حسین تائب کو آئی آر جی سی 'بسیج' تنظیم کا سربراہ مقرر کیا۔ انہوں نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''حج؟ الاسلام حسین تائب، صہیونی-امریکی دشمن کے ہاتھوں میجر جنرل سلیمانی کی شہادت کو دیکھتے ہوئے اور آپ کے عزم، قابلیت و تجربہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آئی آر جی سی کے کمانڈر اِن چیف کی سفارش پر میں آپ کو آئی آر جی سی بسیج تنظیم کا سربراہ مقرر کرتا ہوں۔''

قابل ذکر ہے کہ اس وقت آبنائے ہرمز ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کا بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ سابق آئی آر جی سی کمانڈر محسن رضائی نے جولائی میں کہا تھا کہ اس اسٹریٹجک سمندری راستے پر کنٹرول ایران کے لیے انتہائی اہم ہے اور انہوں نے اسے درجنوں ایٹم بموں سے بھی زیادہ اہم قرار دیا تھا۔ نئی فوجی اور سیکورٹی قیادت کی تقرریاں ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب ایران پر جنگ کا دباؤ بڑھا ہوا ہے۔ ایسے میں ان تبدیلیوں سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ مجتبیٰ خامنہ ای فوجی اور سیکورٹی نظام پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ جنگ کی حکمت عملی کو بھی نئی قیادت کے ذریعے آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔

☆☆

بانکی پور میں بی جے پی کا قلعہ منہدم: PK کامیاب، نتیش کا قد بلند

ڈاکٹر سید تابش امام

بہار کی سیاست میں بانکی پور اسمبلی حلقے کے ضمنی انتخاب کا نتیجہ محض ایک نشست کے انتخابی نتیجے کے طور پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے اس مضبوط قلعے میں شگاف ڈال کر جن سوراج کے بانی پرشانت کشور نے ریاست کی سیاسی بساط پر کئی سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ تقریباً 31 برس سے بی جے پی کے زیرِ اثر رہنے والی اس نشست پر پارٹی کی شکست اس کے لیے بڑا سیاسی جھٹکا ہے۔ اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ شکست ایسے وقت میں ہوئی ہے جب بہار میں بی جے پی رہنما سمراٹ چودھری وزیر اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہیں۔ اس لیے بانکی پور کا نتیجہ بی جے پی کے لیے محض ایک ضمنی انتخاب میں شکست نہیں، بلکہ اس کی نئی سیاسی قیادت، انتخابی حکمتِ عملی اور عوامی مقبولیت کا ابتدائی امتحان بھی ہے۔ اگرچہ ایک ضمنی انتخاب کے نتیجے سے پوری ریاست کی سیاسی سمت طے کرنا درست نہیں، لیکن اسے معمولی واقعہ سمجھ کر نظر انداز کرنا بھی سیاسی حقیقت سے چشم پوشی ہوگی۔ بانکی پور کو بی جے پی کا ایسا مضبوط حلقہ تصور کیا جاتا رہا ہے جہاں پارٹی کو شکست دینا آسان نہیں تھا۔ طویل انتخابی موجودگی، مضبوط تنظیم اور روایتی ووٹ بینک نے اسے بی جے پی کے محفوظ حلقوں میں شامل کردیا تھا۔ سابق رکن اسمبلی نیتن نوین کی مسلسل کامیابیوں نے بھی پارٹی کی گرفت مضبوط کی۔ ایسے میں پرشانت کشور کی کامیابی نے بی جے پی کے سیاسی اعتماد کو جھنجھوڑا ہے۔ یہ شکست اس لیے بھی اہم ہے کہ پرشانت کشور نے پہلی مرتبہ خود انتخابی میدان میں اتر کر اپنی سیاسی جماعت کی قیادت کرتے ہوئے بی جے پی کے مضبوط قلعے کو فتح کیا ہے۔

پرشانت کشور کی کامیابی

پرشانت کشور نے بانکی پور ضمنی انتخاب کو محض ایک انتخاب نہیں رہنے دیا بلکہ اسے بہار کی سیاست میں تبدیلی کی علامت کے طور پر پیش کیا۔ نوجوانوں، روزگار، تعلیم، مسابقتی امتحانات، نقل مکانی اور حکومتی نظام سے متعلق عوامی شکایات ان کی مہم کے مرکزی موضوعات رہے۔ پٹنہ کا اہم شہری حلقہ ہونے کے ناطے بانکی پور میں تعلیم یافتہ، متوسط طبقے اور نوجوان ووٹروں کی نمایاں تعداد ہے، جن کے لیے ذات اور روایتی وابستگی کے ساتھ روزگار، تعلیم، شہری سہولتیں اور مستقبل بھی اہم ہیں۔ انہوں نے اسی طبقے کے درمیان خود کو روایتی سیاست سے الگ ایک نئے سیاسی متبادل کے طور پر پیش کیا۔ بی جے پی جیسے مضبوط تنظیمی ڈھانچے والی جماعت کے مقابلے میں کامیابی نے جن سوراج کے سیاسی دعوے کو انتخابی اعتبار ضرور بخشا ہے، لیکن ایک حلقے کی جیت کو پورے بہار کی فتح سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ اصل امتحان اب یہ ہے کہ وہ اس کامیابی کو وسیع سیاسی قوت میں تبدیل کر پاتے ہیں یا نہیں۔

بی جے پی کی شکست کے اسباب

بی جے پی کی شکست کی ایک نہیں بلکہ متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں۔ کسی بھی انتخابی نتیجے کو ایک ہی سبب سے جوڑنا درست نہیں۔ امیدوار کا انتخاب، مقامی تنظیم، ووٹروں کا رجحان، انتخابی مہم، مخالف امیدوار کی حکمتِ عملی اور ووٹوں کی تقسیم، سب مل کر نتیجہ تشکیل دیتے ہیں۔ بانکی پور میں بی جے پی اپنے روایتی مضبوط حلقے میں انتخاب کو یک طرفہ نہیں بنا سکی۔ سابق رکن اسمبلی نیتن نوین کے راجیہ سبھا میں جانے کے بعد پارٹی کو نئے امیدوار کے ساتھ میدان میں اترنا پڑا۔ ایک مضبوط اور معروف مقامی چہرے کی جگہ نئے امیدوار کو کھڑا کرنا بھی ووٹروں کے رویے پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ دوسری جانب پرشانت کشور نے پوری توانائی کے ساتھ مہم چلائی۔ گھر گھر رابطے، چھوٹی میٹنگیں، نوجوانوں سے براہِ راست گفتگو اور سوشل میڈیا کے استعمال نے انتخابی ماحول کو ان کے حق میں بنانے میں مدد کی۔ آر جے ڈی بھی بی جے پی کے خلاف موجود ووٹ کو اپنے حق میں یکجا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ تیجسوی یادو کی محدود انتخابی موجودگی نے بھی اپوزیشن کے امکانات کو متاثر کیا۔ یوں بی جے پی کے خلاف پیدا ہونے والی ناراضی کا ایک حصہ جن سوراج کی طرف منتقل ہوگیا۔

نوجوانوں کا سوال

بانکی پور کے انتخابی ماحول میں نوجوانوں اور طلبہ کے مسائل خاص اہمیت رکھتے تھے۔ بہار میں مسابقتی امتحانات، سرکاری تقرریوں، سوالیہ پرچوں کے افشا، بھرتیوں میں تاخیر اور روزگار کے مسائل نے نوجوانوں میں بے چینی پیدا کی ہے۔ نوجوان نسل اب محض سیاسی نعروں سے مطمئن نہیں ہوتی۔ وہ جاننا چاہتی ہے کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد روزگار کہاں ہے؟ مقابلہ جاتی امتحانات میں شفافیت کیسے یقینی بنائی جائے گی؟ سرکاری بھرتیوں میں تاخیر کیوں ہوتی ہے؟ اور بہار کے نوجوانوں کو روزگار کے لیے ریاست سے باہر جانے پر کیوں مجبور ہونا پڑتا ہے؟ پرشانت کشور نے ان سوالات کو انتخابی مہم کا حصہ بنا کر نوجوان ووٹروں سے براہِ راست رابطہ قائم کیا۔ بانکی پور کے نتیجے نے کم از کم یہ ضرور ظاہر کیا ہے کہ نوجوانوں کے مسائل کو نظر انداز کرنا اب سیاسی طور پر آسان نہیں رہا۔ نتیش کمار کی غیر موجودگی بانکی پور کے نتیجے کا ایک اہم پہلو نتیش کمار کی انتخابی مہم سے دوری ہے۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ نتیش کمار اب وزیر اعلیٰ نہیں ہیں، لیکن بہار کی سیاست میں ان کا اثر ختم نہیں ہوا۔ دو دہائیوں سے زیادہ عرصے تک ریاست کی سیاست کے مرکز میں رہنے والے نتیش کمار نے ایک مخصوص سیاسی اور انتظامی شناخت بنائی ہے۔ ان کے حامیوں کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو کسی ایک جماعت کے بجائے ان کی شخصیت اور سیاسی طرزِ حکمرانی سے وابستہ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بانکی پور میں بی جے پی کی شکست کے بعد یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ کیا بی جے پی نتیش کمار کے سیاسی اثر سے الگ ہوکر بہار میں اپنی طاقت پر اتنی ہی مضبوط انتخابی پوزیشن حاصل کرسکتی ہے؟ انتخابی مہم کے آخری مرحلے میں نتیش کمار کا ویڈیو پیغام جاری کیا گیا، جس میں انہوں نے این ڈی اے امیدوار کی حمایت میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ اس سے یہ تاثر ضرور پیدا ہوا کہ بی جے پی نے آخری مرحلے میں نتیش کمار کی مقبولیت اور سیاسی اثر کو بروئے کار لانے کی ضرورت محسوس کی۔ لیکن پرشانت کشور نے اس ویڈیو کو بھی انتخابی بحث کا موضوع بنادیا اور اس کی صداقت پر سوال اٹھاتے ہوئے اسے مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ قرار دیا۔ یوں جو ویڈیو بی جے پی کے لیے انتخابی فائدے کا ذریعہ بن سکتی تھی، وہی سیاسی بحث کا حصہ بن گئی۔

سمراٹ چودھری کے لیے چیلنج

بانکی پور کا نتیجہ سمراٹ چودھری کے لیے بھی ایک اہم سیاسی اشارہ ہے۔ اسے سمراٹ حکومت کے خلاف عوام کا حتمی فیصلہ قرار دینا درست نہیں ہوگا، کیونکہ ضمنی انتخابات کے اپنے مخصوص حالات ہوتے ہیں۔ تاہم اقتدار میں رہتے ہوئے بی جے پی کے ایک مضبوط شہری حلقے کا ہاتھ سے نکلنا حکومت اور تنظیم دونوں کے لیے تشویش کا سبب ضرور بن سکتا ہے۔ سمراٹ چودھری کے سامنے اب سب سے بڑا چیلنج اپنی سیاسی مقبولیت کو پارٹی کی تنظیمی طاقت سے آگے بڑھا کر عوامی سطح پر مستحکم کرنا ہے۔ انہیں بی جے پی کے روایتی ووٹر کے ساتھ نوجوانوں، شہری متوسط طبقے اور ان طبقات کو بھی اعتماد میں لینا ہوگا جن کی حکومت سے توقعات وابستہ ہیں۔ جمہوری سیاست میں اقتدار کی طاقت اپنی جگہ، لیکن دیرپا سیاسی کامیابی کے لیے عوامی اعتماد بنیادی شرط ہے۔ بانکی پور کا نتیجہ اسی حقیقت کی یاد دہانی ہے۔ نتیش کا بڑھتا ہوا سیاسی قد بانکی پور کی شکست نے ایک دلچسپ سیاسی صورتِ حال پیدا کردی ہے۔ یہاں شکست بی جے پی کی اور کامیابی پرشانت کشور کی ہوئی، لیکن سیاسی بحث میں نتیش کمار کا قد بڑھتا دکھائی دیا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نتیش کمار اقتدار سے باہر ہونے کے باوجود بہار کی سیاست میں ایک اہم ستون ہیں۔ ان کی طویل سیاسی زندگی، مختلف سماجی طبقات کے ساتھ رابطہ اور بدلتے سیاسی حالات میں اپنے لیے جگہ بنانے کی صلاحیت انہیں دوسرے سیاست دانوں سے الگ کرتی ہے۔ اگر اپنے ایک مضبوط قلعے میں شکست کے بعد بی جے پی نتیش کمار کے سیاسی اثر و رسوخ کو دوبارہ اہمیت دینے پر مجبور ہوتی دکھائی دیتی ہے تو یہ اس امر کا واضح اشارہ ہے کہ بہار کی سیاست میں وہ اب بھی نتیش کمار کے سیاسی وزن سے مکمل طور پر بے نیاز نہیں ہوسکی ہے۔ بانکی پور میں شکست کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی اور سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے درمیان دہلی میں ملاقات نے بھی سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیوں کو تقویت دی۔ کسی ملاقات کو محض اس کے وقت کی بنیاد پر کسی خاص نتیجے سے جوڑنا مناسب نہیں، لیکن سیاست میں وقت کی اپنی اہمیت ہوتی ہے۔ اس ملاقات نے کم از کم یہ سوال ضرور زندہ کردیا کہ بہار کی سیاست میں نتیش کمار کی ضرورت ابھی ختم نہیں ہوئی۔ یہی بانکی پور کے نتیجے کا ایک غیر معمولی پہلو ہے کہ اقتدار سے دوری کے باوجود نتیش کمار سیاسی بحث کے مرکز میں ہیں۔ کیا بی جے پی نتیش کے بغیر؟ یہ سوال آنے والے دنوں میں بہار کی سیاست کا اہم سوال بن سکتا ہے۔ بی جے پی کے پاس مضبوط تنظیم، قومی سطح کی قیادت، وسائل اور کارکنوں کا وسیع نیٹ ورک ہے۔ لیکن بہار کی سیاست صرف تنظیمی طاقت سے نہیں چلتی۔ یہاں ذات، سماجی اتحاد، مقامی قیادت، علاقائی شناخت اور شخصی مقبولیت انتخابی نتائج پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ نتیش کمار نے طویل عرصے میں مختلف سماجی طبقات کے درمیان جو سیاسی توازن قائم کیا، اسے یکسر نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔ بی جے پی اگر اس توازن کی جگہ اپنا نیا سماجی اتحاد بنانا چاہتی ہے تو اسے وقت اور مسلسل سیاسی محنت درکار ہوگی۔ بانکی پور نے کم از کم یہ اشارہ ضرور دیا ہے کہ اقتدار حاصل کرلینا اور بہار میں مستقل سیاسی بالادستی قائم کرلینا دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ حکومت چلانے کے لیے انتظامی قوت کافی ہوسکتی ہے، لیکن انتخابات میں جیت کے لیے عوامی اعتماد، مقامی قیادت اور وسیع سماجی قبولیت بھی درکار ہوتی ہے۔ بانکی پور کا اصل پیغام بہرحال بانکی پور کے ضمنی انتخاب کا سب سے بڑا پیغام یہی ہے کہ بہار کا ووٹر کسی ایک سیاسی جماعت یا سیاسی خاندان کا مستقل وفادار نہیں۔ وہ حالات اور سیاسی امکانات کے مطابق اپنا فیصلہ بدل سکتا ہے۔ اگر اسے کوئی نیا سیاسی متبادل قابلِ اعتماد محسوس ہو تو برسوں پرانے انتخابی قلعے میں بھی شگاف ڈال سکتا ہے۔ بی جے پی کے لیے یہ شکست خطرے کی گھنٹی ضرور ہے، لیکن اسے سیاسی تباہی کا اعلان قرار دینا قبل از وقت ہوگا۔ سمراٹ چودھری کے لیے یہ حتمی ناکامی نہیں بلکہ اپنی قیادت کو مضبوط کرنے کا موقع ہے۔ پرشانت کشور کے لیے یہ بڑی کامیابی ہے، مگر اس کے ساتھ ذمہ داری بھی بڑھ گئی ہے۔ اور نتیش کمار کے لیے یہ ایک دلچسپ سیاسی صورتِ حال ہے کہ اقتدار کے مرکز سے دور رہتے ہوئے بھی وہ دوبارہ سیاسی بحث کے مرکز میں آگئے ہیں۔ بانکی پور نے بہار کی سیاست میں یہ سوال ضرور کھڑا کردیا ہے کہ آنے والے دنوں میں اصل طاقت کس کے پاس ہوگی؟ بی جے پی کی تنظیمی قوت، سمراٹ چودھری کی نئی قیادت، نتیش کمار کا تجربہ اور سیاسی اثر، تیجسوی یادو کا روایتی اپوزیشن ووٹ بینک یا پرشانت کشور کا نیا سیاسی تجربہ؟ اس سوال کا جواب ابھی باقی ہے۔ لیکن ایک بات واضح ہے کہ بہار کی سیاست اب محض دو روایتی سیاسی دھڑوں کے درمیان مقابلہ نہیں رہ گئی۔ ایک نئی سیاسی قوت نے اپنا انتخابی وجود ثابت کیا ہے، بی جے پی کے مضبوط قلعے میں شگاف پڑا ہے اور نتیش کمار کی سیاسی ضرورت ایک بار پھر زیرِ بحث آگئی ہے۔ ممکن ہے بانکی پور کا نتیجہ آنے والے بڑے سیاسی معرکوں کا صرف ایک واقعہ ثابت ہو، اور ممکن ہے یہی نتیجہ بہار کی سیاست میں ایک نئے دور کا نقطۂ آغاز بن جائے۔ سیاست میں حتمی پیش گوئی ہمیشہ مشکل ہوتی ہے، مگر انتخابات کے نتائج اشارے ضرور دیتے ہیں۔ بانکی پور کا اشارہ صاف ہے: بہار میں اقتدار کے ساتھ عوامی قبولیت، تنظیم کے ساتھ مقامی قیادت اور سیاسی دعوے کے ساتھ عوامی اعتماد بھی ضروری ہے۔ بی جے پی کو اس شکست سے سبق لینا ہوگا، سمراٹ چودھری کو اپنی قیادت ثابت کرنی ہوگی، پرشانت کشور کو اپنی کامیابی کو وسیع سیاسی قوت میں تبدیل کرنا ہوگا اور آر جے ڈی کو بھی بدلتے ہوئے سیاسی منظر نامے کا ادراک کرنا ہوگا۔ جہاں تک نتیش کمار کا تعلق ہے، بانکی پور نے کم از کم اتنا ضرور ثابت کردیا ہے کہ بہار کی سیاست میں ان کا باب ابھی بند نہیں ہوا۔ اقتدار سے دوری کے باوجود اگر ان کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے تو یہ ان کے طویل سیاسی تجربے اور سیاسی اثر کی علامت ہے۔ آخر کار بانکی پور کا سب سے بڑا سبق یہی ہے کہ جمہوریت میں کوئی بھی انتخابی قلعہ ہمیشہ کے لیے ناقابلِ تسخیر نہیں ہوتا۔ عوام جب چاہیں برسوں پرانی سیاسی گرفت کو توڑ سکتے ہیں، نئے چہروں کو موقع دے سکتے ہیں اور اقتدار میں موجود جماعتوں کو یہ یاد دلا سکتے ہیں کہ سیاسی طاقت کا اصل سرچشمہ عوام ہیں۔ بانکی پور میں بی جے پی کی شکست شاید صرف ایک نشست کا نقصان ہو، لیکن اس کے سیاسی مضمرات ایک نشست سے کہیں زیادہ دور تک جاتے ہیں۔ یہی اس ضمنی انتخاب کی اصل اہمیت ہے۔

زندگی: موت کے دہانے پر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

موسم باراں آگیا، رم جھم برستا بادل، امنڈتے ہوئے دریا، پشتوں پر شگاف ڈالتی پانی کی لہریں، گلی کوچوں، گاؤں مرغزاروں، کھیت کھلیانوں کو جل تھل کرتا آب رواں، طبیعت میں انبساط و سرور پیدا کرتا ہے، دل کی کلیاں کھلتی ہیں اور دماغ میں خاص کیف پیدا ہوتا ہے؛ لیکن یہ کیفیت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو دور سے ساحل کا نظارہ کرتے ہیں، رہ گئے وہ لوگ جن کے کچے مکان اس کی زد میں آتے ہیں، جن کی لہلہاتی کھیتیاں تباہ ہوتی ہیں، جنھیں روٹی روزی کے لالے پڑتے ہیں، جنہیں پینے کا پانی دستیاب نہیں ہوتا اور جنھیں قضائے حاجت کے لیے سخت مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کے دل کی کلیاں اس موسم میں کھلنے سے پہلے مرجھا جاتی ہیں، ان کے دل ہر چہار طرف اُگے سبزہ کے باوجود ویرانی، دہشت زدگی اور خزاں رسیدگی کے شکار ہوتے ہیں۔

ہر سال حکومت وعدے کرتی ہے، مصیبت آنے پر ریلیف کا کام شروع کرتی ہے، جو بندر بانٹ کی وجہ سے ضرورت مندوں تک کم اور دوسروں تک زیادہ پہنچ جاتا ہے۔ موسم برسات سے قبل بڑے بلند بانگ دعوے کیے جاتے ہیں اخبارات میں وزراء، زعماء اور مقامی لیڈران کے بیانات چھپتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دریاؤں کی طغیانی اس بار ہماری تیاری اور کارگزاریوں کے طفیل مات کھا جائے گی، اور ہمیں ان مراحل سے نہیں گزرنا ہوگا، جن سے ماضی میں سابقہ پڑتا رہا ہے، لیکن جب موسم باراں آتا ہے، ساری احتیاطی تدابیر تاش کے پتوں اور پھوس کی جھونپڑیوں کی طرح ناپائیدار ثابت ہوتی ہیں اور تار عنکبوت کی طرح سارا بند ٹوٹ جاتا ہے، پھر گاؤں، کھیت، کھلیان، بل کھاتی پگڈنڈیاں، سب پانی پانی ہوجاتے ہیں، اور ہم اپنے وعدوں اور تدبیروں کی شکست و ریخت پر پانی پانی ہوجاتے ہیں، دیکھتے دیکھتے سب کچھ ختم ہوجاتا ہے، جس پٹ سن کی بدولت مہاجنوں سے رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا گیا تھا، کارخیر کی ادائیگی کے منصوبے بنائے گئے تھے، لڑکیوں کے ہاتھ پیلے کرنے کے خوش کن خواب سجوئے گئے تھے، ریت کی دیوار کی طرح بیٹھ جاتے ہیں، پریشان حال انسان، روتے، بلکتے بچے، مرد و عورت کی ناخوابیدہ آنکھیں، اور دور خلاؤں میں دیکھتا کسان، حساس دلوں کو پریشان کرکے رکھ دیتا ہے، اور انسانی خدمت کے جذبے سے سرشار افراد اور تنظیمیں جو اللہ کے فضل سے اس مصیبت سے بچی ہوتی ہیں، امدادی کام شروع کرتی ہیں، جس سے کچھ اشک شوئی ہوپاتی ہے؛ لیکن سارے نقصان کی تلافی اور بھرپائی کہاں ممکن ہے؟

ہر سال کی طرح امسال بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے، آسام اور اڈیشہ سے بھیانک سیلاب کی خبریں مسلسل اور متواتر آرہی ہیں، بیشتر علاقے سیلاب کی زد میں ہیں، لگی لگائی فصل تباہ ہوگئی ہے، حکام کے مطابق تقریباً پینتالیس ہزار تین سو اکتالیس ہیکٹر اراضی اب بھی زیر آب ہے، جس کے باعث دھان کے ساتھ مختلف فصلوں کو سخت نقصان پہونچا ہے، سیلاب میں ہلاک ہونے والوں کی مجموعی تعداد بہتر تک پہونچ گئی ہے، مکانات زمیں بوس ہوگئے ہیں، رپورٹ کے مطابق تین ہزار سات سو اکہتر مکانات مکمل طور پر تباہ ہوچکے ہیں، جب کہ بارہ ہزار نو سو ستاسی مکانات کو جزوی نقصان پہونچا ہے، سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں، آمد و رفت کے ذرائع مسدود ہیں۔ مزدوروں کو کام نہیں مل رہا ہے۔ اور کسان پانی اترنے کے بعد کھاد بیج کے لیے ابھی سے سوچ کر ہلکان ہورہے ہیں۔

امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیم نے ان دونوں صوبوں سے ہمیں جو رپورٹیں بھیجی ہیں وہ انتہائی سنگین اور دلدوز ہیں، رپورٹ کے مطابق آسام کے ۱۲/ ریونیو سرکلوں کے تحت آنے والے چھ سو بائیس گاؤں اب بھی سیلاب کی زد میں ہیں، جہاں مجموعی طور پر تین لاکھ بتیس ہزار چھ سو اٹھالیس افراد متاثر ہوئے ہیں، سب سے زیادہ متاثر ہونے والے اضلاع میں شیوساگر، چرائیدیو، گولاگھاٹ، جورہاٹ، ناگاؤں، سونیت پور اور کامروپ شامل ہیں، لوگ محفوظ مقام تک پہونچنے کے لیے ڈینگی کشتی اور کیلے کے تھم سے بنی کشتیوں کا استعمال کررہے ہیں، جلد منتقل ہونے کے خیال سے زیادہ سے زیادہ لوگ ان کشتیوں پر سوار ہوجاتے ہیں، جس کی وجہ سے کشتی کے ڈوب جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، بربادی کے اعتبار سے سرکاری راحت رسانی کا کام بھی کافی کمزور ہے، صرف ایک سو پندرہ ریلیف مراکز کام کررہے ہیں، جن میں اکاسی امدادی کیمپ اور چونتیس امداد تقسیم کے مراکز ہیں، ان کیمپوں میں اس وقت بتیس ہزار چار سو تہتر افراد مقیم ہیں،، آسام سے متصل ناگالینڈ میں بھی مسلسل بارش اور زمین کھسکنے کی وجہ سے قہر برپا ہے، فضائیہ کی جانب سے یہاں امدادی کام جاری ہے، سو سے زیادہ متاثرین کو محفوظ مقامات تک پہونچایا گیا ہے، یہاں مون اور لونگ لنگ اضلاع زیادہ متاثر ہیں، راحت رسانی میں کمی کی وجہ سے عورتوں و بچوں کی حالت مزید ابتر ہے، موجودہ صورت حال میں اگر فوری طور پر متاثرہ لوگوں تک کھانے پینے کی اشیاء، سر چھپانے کے لیے پلاسٹک اور بچوں کے لیے بسکٹ اور دودھ کے پیکٹ نہیں پہنچائے گئے تو مزید ہلاکتوں کا قوی اندیشہ ہے۔

اڈیشہ کی بات کریں تو ضلع بالاسور اور شمالی اضلاع سیلاب سے خاصے متاثر ہیں، وہاں سیلاب کی صورت حال انتہائی سنگین ہے، شمالی اڈیشہ کے سبرنا ریکھا، بدھبالنگ، جالاکا اور سترانی جیسی ندیاں خلیج بنگال پر گہرے دباؤ سے ہونے والی بارش سے ابال پر ہیں اور ان کا پانی گاؤں تک پہونچ کر ضروریات زندگی کو برباد کرکے رکھ دیا ہے، پوری، کٹک، جگت سنگھ پور، کینڈراپارا اور جاج پور سمیت بیش تر اضلاع سیلاب سے بری طرح متاثر ہیں، کئی مقامات پر ندی پر بنے پل بہہ گیے ہیں، پوری ضلع کے کشھ دراندی میں پچیس فٹ پانی خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہا تھا، کہا جاتا ہے کہ یہ تباہی کٹک میں منڈالی بیراج سے 426,10,12 کیوسک پانی چھوڑنے کی وجہ سے آئی ہے۔

ایسے تشویش ناک حالات میں ریلیف اور راحت رسانی کے کام میں امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کا اپنا امتیاز رہا ہے اور اس نے ہمیشہ مصیبت زدگان کی مدد، موثر اور مربوط انداز میں کی ہے، اس بار بھی حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کے حکم کے مطابق ناظم امارت شرعیہ مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی کی ہدایت، مولانا احمد حسین قاسمی معاون ناظم امارت شرعیہ اور مولانا عبداللہ انس قاسمی مرکزی دار القضاء کی قیادت، کٹک کے جواں سال اور فعال قاضی مولانا صبغۃ اللہ قاسمی کی رہنمائی میں امارت شرعیہ کے مبلغین کے ساتھ جامعہ رحمانی مونگیر کے اساتذہ وطلبہ دن رات آسام اور کٹک میں راحت رسانی کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں، مقامی معاونت کے علاوہ مرکزی دفتر امارت شرعیہ سے انہیں کمک پہونچائی جارہی ہے، پہلے مرحلہ میں ان علاقوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے اور ان آبادیوں کو راحت پہونچائی جارہی ہے، جہاں بربادی زیادہ ہے اور جنہیں امداد کی سخت ضرورت ہے، اگلے مرحلے کے لیے سارے متاثر اضلاع میں سروے کا کام جاری ہے، امارت شرعیہ کی کوشش ہے کہ ہماری امدادی ٹیم گھر گھر پہونچ کر ان کی اشک شوئی کرے اور ہر ممکن مدد پہونچائے۔ مصیبت کی اس گھڑی میں حکومت کے وزراء، ایم۔ ایل اے، ایم۔ ایل۔ سی، گرام پنچایت کے مکھیا اور دوسرے سیاسی وسماجی ورکروں کو ترجیحی بنیاد پر فوراً اس کام میں لگ جانا چاہیے، امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ، عاملہ، ارباب حل وعقد کے ارکان، نقباء اور نائبین نقباء کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ مصیبت کی اس گھڑی میں متاثرین کی پریشانی کو دور کرنے اور امداد رسانی کے لیے آگے آئیں۔

ہمیں امید ہے کہ اس کام کے لیے حسب سابق اہل خیر آگے آئیں گے۔ اپنے پریشان حال بھائیوں کی مدد کے لیے، جن کی آنکھیں آپ کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہی ہیں، قبل اس کے کہ ان کے بکھرے سپنے اور منتشر خواب انھیں مایوسی میں مبتلا کردیں، ہم سب کو اپنی بہترین صلاحیتیں اس کام کے لیے لگادینی چاہئے۔ اہل دولت وثروت کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اگر خود سے پہونچانا ممکن نہ ہو تو امارت شرعیہ کے بیت المال میں رقم جمع کرائیں، مختلف اضلاع میں امارت شرعیہ کے نمائندے ریلیف کے لیے مال واسباب کی فراہمی میں لگے ہوئے ہیں، ان کا بھرپور تعاون فرمائیں، تاکہ امارت شرعیہ کے کارکنان اور مبلغین آپ کی طرف سے متاثرین میں راحت رسانی کا کام پورے طور پر انجام دے سکیں، یہ اپنے بھائیوں کی مدد بھی ہوگی اور ابتلاء عام سے بچ جانے کا اللہ کی بارگاہ میں شکریہ بھی۔

سیکولرزم کا مظاہرہ کرتے کرتے ہم ارتداد تک پہنچ گئے

بے نام گیلانی

وطن عزیز کی جو صورت حال ہے۔ اس کے متعلق تو اب لب کشائی بھی گناہ عظیم میں شمار ہونے لگی ہے۔ کیونکہ یہ ارباب اقتدار مسلمانوں کو ہندوستانی تصور کرتے ہی نہیں ہیں۔ معلوم نہیں اس کا سبب کیا ہے۔ صدیوں سے ارض ہند پر مسلمانان قیام پزیر ہیں لیکن کبھی کوئی مسئلہ درپیش نہیں آیا۔ اگر چہ یہاں کئی قومیں حکمرانی کر چکی ہیں۔ جیسے منگول، ترک، فرانس، انگریز کے علاوہ ہندو بھی۔ ہندوستان میں سدا یکجہتی، بھائی چارہ، ہم آہنگی، اتحاد و اتفاق کے علاوہ رواداری برقرار رہی ہے۔ کئی نظریات کے حاملین یہاں کے حکمران رہ چکے ہیں۔ بلا شبہ یہاں نظریاتی اختلاف تو کسی حد تک نظر آیا۔ لیکن مذہبی منافرت نہیں۔ ادھر کے ہی دس سالوں میں واضح طور پر یہ مذہبی اختلاف و منافرت پیش نظر آئے۔ گو کہ اس مذہبی منافرت کی تاریخ روئے ہند پر ایک صدی سے بھی قدیم ہے۔ لیکن پہلے اس میں اس قدر شدت نظر نہیں آتی تھی جس قدر گزشتہ ایک دہائی میں نظر آنے لگی ہے۔ یہ تو تسلیم کرنا ہی ہوگا کہ اہل فرنگ نے جس شئے کی تخم کاری کی تھی آج اس تخم سے نکلا کونپل بہت تناور درخت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں اس تناور درخت کی کئی طویل طویل شاخیں بھی نکل آئی ہیں۔ مگر صد افسوس کہ یہ تناور شجر سایہ دار نہیں ہوسکا۔ جس کے تلے بیٹھ کر انسان راحت اور سکون محسوس کر سکے۔ پیڑ کو لوگ عام طور پر جاں بخش تصور کرتے ہیں لیکن یہ ایک پیڑ اپنے وطن عزیز میں ایسا ہے جس کے نیچے لوگ گھٹن محسوس کرتے ہیں۔ اس پیڑ کی زہریلی ہواؤں نے تو بے شمار زندگیوں کو لقمہ اجل بنادیا۔ ابھی معلوم نہیں کہ اس جاں لیوا پیڑ کے زہریلے سائے کے قریب کتنی عمریں گزارنی ہوں گی۔ کیونکہ اس پیڑ کی اساس بہت گہرائی تک رسائی حاصل کر چکی ہے اور اس کی شاخوں میں روز افزوں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس سے عالم انسانیت لرزہ براندام ہے۔

متذکرہ بالا تمام حقائق اپنی جگہ مسلم۔ لیکن ہندوستان کے مسلمانان اس قدر خوفزدہ ہیں کہ اب ان کو اپنا ایمان و عقیدہ سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس طرح آر ایس ایس کا جو گھر واپسی کا دیرینہ منصوبہ ہے۔ اسے تقویت حاصل ہونے لگی ہے۔ یادش بخیر جب ناچیز کے گاؤں میں لکشمی پوجا کا وقت آیا کرتا تھا تو پورے گاؤں میں بہت دھوم ہوا کرتی تھی۔ سارے لوگ اس مقام کی سمت دواں دواں نظر آتے تھے جدھر پنڈال لگا ہوتا تھا۔ کیونکہ اس موقع پر وہاں ڈرامہ اور رقص کا پروگرام چلا کرتا تھا۔ لیکن احقر کی نانی اماں اس ڈرامہ کی شب مجھ پر پابندی عائد کر دیتی تھیں۔ کہ وہاں جانا اسلامی شعار کے منافی ہے۔ پھر وہاں نیم برہنہ رقص ہوگا جس سے منفی اثرات بچے کے ذہن پر مرتب ہوں گے۔ اس معاملے میں میری نانی اماں بہت سخت تھیں۔ یہ صرف ناچیز کے گھر کا حال نہیں تھا بلکہ عام مسلمانوں کے گھروں کا حال یہی تھا۔ اس دور میں مسلمانوں کو بت دیکھنا بھی معیوب تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن ادھر کچھ سالوں سے پورا منظر نامہ ہی تبدیل ہو کر رہ گیا ہے۔ جب سے مسلمانوں کو کٹوا، دہشت گرد، ہندو دشمن وغیرہ کہا جانے لگا ہے۔ تب سے مسلمانوں میں وہ تغیر رونما ہوا ہے جسے بیان کرنا احقر کے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے۔ بالسبب یہ کہ اب اس جمہوری ملک میں جس کی بنیاد ہی آئین پر کھڑی ہے۔ اس آئین کو مٹانے کی آر ایس ایس یا بی جے پی تو درکنار خود حکومت ہند کوشش کر رہی ہے۔ جس میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی نظر آتی ہے۔ آج حکومت کے بیجا فیصلوں کے خلاف لب کشائی بھی جرم عظیم ہو گئی ہے۔ اس جرم عظیم کی پاداش میں کتنے ہی افراد سلاخوں کے پیچھے ہیں۔ جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ یہی سبب ہے کہ مسلمانوں کے لب مقفل ہوئے پڑے ہیں۔ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ بات اب صرف قید و بند ہی تک محدود نہیں رہی ہے بلکہ مکانات کے انہدام تک پہنچ چکی ہے۔

بہت سارے لوگ یہ کہتے نہیں تھکتے کہ مسلمانوں کی اپنی کوئی قیادت نہیں ہے۔ اسی سبب سے آج مسلمان حاشئے پر چلے گئے ہیں۔ جب کوئی قائد ابھر کر سامنے آتا ہے تو خود مسلمان ہی اس کی ٹانگیں کھینچنے میں مصروف و مشغول ہو جاتے ہیں۔ ایسا کہنے والے یہ بتانے کی زحمت گوارہ کریں گے کہ مسلمانوں نے اپنی قیادت کھڑی کرنے کی کب کوشش نہیں کی۔ کیا وہ یہ بتانے کی زحمت گوارہ کریں گے کہ آج تک جتنے بھی مسلمان لیڈران ایوانوں میں پہنچے ہیں وہ کس کی بدولت پہنچے ہیں یا جو بھی مسلمانان ایوان میں موجود ہیں وہ کس کی بدولت ہیں۔ اگر مسلمان انہیں اپنی رائے دہی سے نہیں نوازتے تو کیا وہ صرف اپنی پارٹی کا نشان لے کر وہاں تک رسائی حاصل کر سکتے تھے۔ ناچیز کی فہم سے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔ لیکن یہی قائد جب فتحیاب ہو جاتے ہیں تو مسلمانوں کا نام لینا بھی شجر ممنوعہ تصور کرتے ہیں مسلمانوں کے مسائل پر لب کشائی کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ انہیں یہ خوف دامنگیر ہوتا ہے کہ کہیں میری بات میرے آقا (پارٹی سربراہ) کو گراں نہ گزر جائے۔ چنانچہ مصلحتاً وہ خاموشی میں ہی عافیت تصور کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح انہیں ایوانوں تک پہنچانے کا مقصد ہی فوت ہو کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف اور صرف پارٹی کے نمائندہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مسلم کے نمائندہ نہیں رہتے۔ اس قسم کے بزدل اور خود غرض مسلمانوں میں صرف اہل سیاست ہی نہیں ہیں۔ بلکہ علماء بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی اہل سیاست واقعی مسلمانوں کے لئے کچھ کر گزرنے کا متمنی ہوتا ہے یا مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کرتا ہے تو اس کی پارٹی کی قیادت ہی اسے حاشئے پر لے آتی۔ انتہا تو یہ ہوتی ہے کہ لوگ ایسے مسلمانوں کا نام و نشان ہی مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ریاست بہار میں تسلیم الدین اور سید شہاب الدین مرحومین کو لے لیا جائے۔ کس طرح تسلیم الدین کے ساتھ خود ان کی ہی پارٹی والوں نے سلوک کیا وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے۔ پھر شہاب الدین کا انجام ان کی ہی پارٹی والوں نے کیا کیا اور کروایا۔ وہ بھی کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے۔ یو پی کی سرزمین پر عتیق برادران کے ساتھ سیاستدانوں نے کیا کیا۔ کیا عوام نے اس کا تماشا نہیں دیکھا۔ لیکن ان کی پارٹی والوں نے اس قتل کے خلاف کیا کیا۔ سوا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے کے۔ ہاں کچھ لوگ گفتار کے غازی تو ہوئے لیکن عملاً صفر ہی رہے۔ کیا مسلمانوں کو عدم قیادت کے لئے کوسنے والوں کے پاس ان سوالات کے جوابات ہیں۔

چلئے اب اصل موضوع پر آیا جائے۔ ہندوستان ایک جمہوری و سکولر اور سوشلسٹ ملک ہے۔ آئین ہند میں سکولر لفظ مستعمل نہیں ہے لیکن جمہوری و سوشلسٹ ملک کا ذکر خیر جلی حروف میں رقم ہے۔ موجودہ مرکزی حکومت عدالت عظمیٰ میں یہ فریاد لے کر گئی کہ آئین ہند سے جمہوری اور سوشلسٹ لفظ کو حذف کر دیا جائے۔ یہ تو اہل ہند کی خوش نصیبی ہوئی کہ فریاد کو عدالت عظمیٰ نے مسترد کر دیا۔ ورنہ ہندوستان خصوصاً مسلمانوں پر کیسی کیسی قیامت ٹوٹ پڑتی اس کا ذکر کرتے ہوئے روح لرزہ براندام ہو جاتی ہے۔ یہی لفظ جمہوریت اور سوشلسٹ لفظ ہمیں اپنے اپنے مذہبی امور کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا حق عطا کرتا ہے۔ لیکن یہ لفظ سکولر اور سوشلسٹ ہندوتوا والوں کو پسند نہیں ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان مسلم مکت راشٹر ہو جائے۔ اسی جذبے کے تحت وہ لوگ مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑتے رہتے ہیں۔ اب کچھ مسلمانان ان مظالم کا تحمل نہیں رکھتے ہیں۔ ان میں کچھ دانشوران و علماء کرام بھی ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ اپنی رواداری و سکولرزم یا پھر مذہبی یگانگت کے اظہار کے لئے ہم وطنوں کے تہواروں مثلاً چھٹھ پوجا، اور ہولی و دیوالی وغیرہ میں ان کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ نیز کتنے مسلمانان تو پانی و شربت کا نظم بھی کرتے ہیں۔ ایسا کرنا تو ناچیز کے خیال سے غلط نہیں ہے۔ کیونکہ ہمیں ایک ہی معاشرے میں رہنا ہے تو ایک دوسرے کے خوشی و غم میں ساتھ رہنا ہی چاہئے۔ شادی بیاہ کے موقع پر تو بھائی چارہ رکھنا یہاں کی قدیم روایت ہے۔ بلا شبہ ہندوستان کے ہر فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ یہاں برادرانہ ماحول، یکجہتی اور مذہبی رواداری کو فروغ دیتے رہیں۔ اس کے لئے اگر کچھ ضبط و تحمل سے کام لینا پڑے تو لینا چاہئے اور اگر کہیں ایثار کی ضرورت درپیش آئے تو اس سے بھی گریزنہ ہو۔ لیکن یہ تمام دونوں ہی جانب سے عمل پزیر ہوگا تب ہی کامیاب ہوگا۔ ورنہ ایک جانب سے اس کی توقع کرنا مبنی بر نادانی ہوگا۔ کوئی ایک ہی فریق اس بار کو زیادہ دنوں تک نہیں ڈھو سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد باہمی تصادم کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ مشاہدے میں تو آرہا ہے کہ مسلمانان ہند اپنی جانب سے صبر و ضبط و تحمل برتنے میں ایک ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں برت رہے ہیں۔ مسلسل اپنی قوت تحمل کا مظاہرہ کئے جا رہے ہیں۔ ایک جانب ان کی نماز پر پابندی کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔ ان کے مساجد و مزارات بڑی ہی بے شرمی اور بے دردی سے منہدم کئے جارہے ہیں، مدارس کا وجود ہی ختم کرنے کی مسلسل کوشش ہو رہی ہے۔ ہماری خواتین اور بچیوں کی نقاب پر پابندی عائد کی جا رہی ہے۔ ہمارے روزمرہ کے کھانے پینے پر اعتراضات ہو رہے ہیں۔ اس طرح ہمارا مذہبی تشخص و، ہمارے تہذیب و تمدن و ثقافت کو مٹانے کی سعی بلیغ ہو رہی ہے۔ انتہا تو یہ ہے کہ مسلمانان ان پابندیوں اور تخریبی اعمال کے خلاف احتجاج بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر کیا تو راست طور پر زندانوں کا اسیر بنا دیا جاتا ہے۔ ایسے میں مسلمانوں کی قوت تحمل کی داد دینی ہوگی کہ یہ تمام زہر کا گھونٹ پیے جا رہے ہیں اور لب پر لفظ اف بھی نہیں لا سکتے۔ اگر ان کے لبوں میں ذرا سی بھی جنبش ہوئی تو معلوم نہیں روئے ہند پر کیا کیا ہو جائے گا۔ متذکرہ بالا مسلمانان ہند کا طرز عمل تو واقعی قابل داد و تحسین رہا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک بلا تردید حقیقت ہے کہ یہ خوفزدہ مسلمانان سکولرزم اور رواداری کے علاوہ بھائی چارہ کا مظاہرہ کرتے کرتے ارتداد کے دہانے پر آ کر کھڑے نظر آتے ہیں۔ اسی سلسلے میں مشاہدے میں آتا ہے کہ مسلمان کانوریوں کی راہ میں باادب پھولوں کے ہار لئے، پانی لئے اور میوہ جات لئے کھڑے رہتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے کو تو چندن کا قشقہ بھی لگائے بھی دیکھا گیا ہے، حد تو تب ہو گئی کہ کچھ مسلم نوجوانان خود جل چڑھانے کے لئے میلوں دور کا سفر عین اسی انداز میں کرتے ہیں جس انداز میں سناتنی جاتے ہیں۔ انہوں نے وہاں جا کر شیولنگ پر جلا بھشیک بھی کیا اور اس کی تشہیر بھی خوب خوب ہوئی۔ ایسے ہی لوگوں کی گھر واپسی یہ آر ایس ایس، بجرنگ دل اور وشو ہندو پریشد والے کرانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Wednesday, 12th August, 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
بدھ ، ۱۲/اگست ۲۰۲۶ء

1000/گول کے لئے میسی کو 80/ اور رونالڈو کو 24/گول کی ضرورت

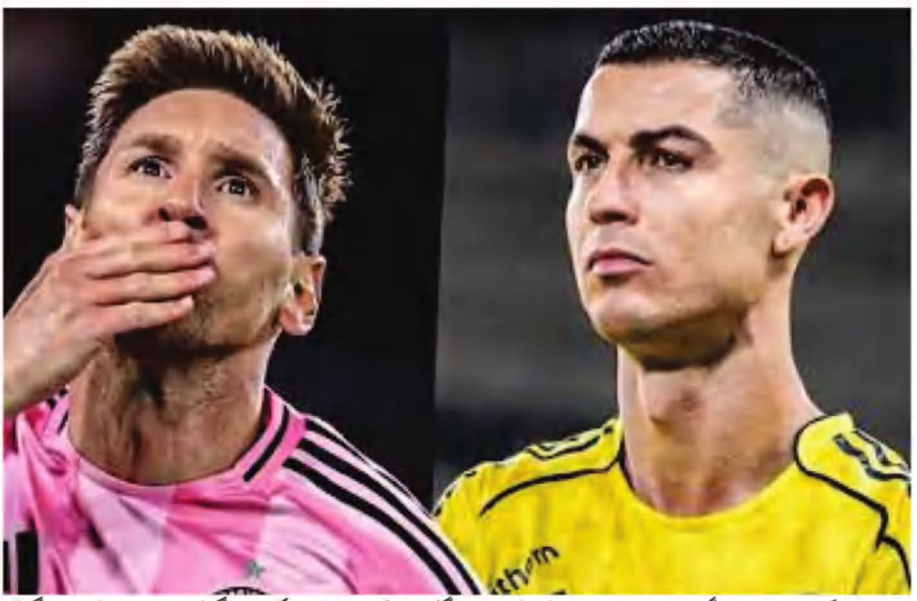

ایمسٹرڈم ،11/اگست: ورلڈ کپ کے 2026 کے اختتام کے بعد اسپین کو چمپئن شپ حاصل کرنے میں جہاں دوسری مرتبہ کامیابی ملی وہیں اس نے 2026 کے فائنل میں اپنے دیرینہ حریف اور دفاعی ورلڈ کپ چمپئن کو ایک گول تل سے شکست دے کر میسی کی مسلسل کامیابیوں پر روک لگا دی۔ ابھی پچھلے دنوں میسی کے والد کا انتقال ہوگیا اور وہ امریکہ کی ٹیم میامی کو چھوڑ کر ارجنٹینا واپس ہوگئے جہاں ان کے والد کی آخری رسوم میں وہ شرکت کرنے میں کامیاب رہے۔ میسی 2030 ورلڈ کپ میں نہیں کھیلیں گے اور نہ ہی پرتگال کے کپتان کرستیانو رونالڈو ہی کھیل سکیں گے۔ رونالڈو 41/ سال کے ہوچکے ہیں جب کہ میسی 39 سال کے اور اگلے ورلڈ کپ میں رونالڈو 45/ سال کے ہوجائیں گے جب کہ میسی 44/ کے لپیٹے میں آجائیں گے اور اس عمر کا کھلاڑی کوچنگ کی باگ ڈور سنبھالنے کی سوچتا ہے خود کھیلنے کی نہیں۔ میسی نے اب تک 1166/ میچ کھیل اور کل ملاکر 921/ گول اسکور کئے جب کہ پرتگال کے اسٹار سنئیر فارورڈ کرستیانو رونالڈو جسے عرف عام میں 'سی آر - 7' کہلاتا ہے اس نے اب تک 1330 میچ کھیلے اور 976/ گول اسکور کئے اور اسے اب صرف 24/ گول کی اور ضرورت ہے اور وہ اسی سال 24/ کیا بلکہ اس سے زیادہ گول اسکور کرکے 1000 گول تک اسکور کرسکتا ہے دوسری طرف میسی کو اب بھی 78/ گول اور چاہیے تاکہ اپنے گول کی تعداد وہ بھی 1000/ کرلے۔ میسی کی یہ دلی تمنا ہے کہ وہ 1000/ گول رونالڈو سے پہلے اسکور کرلے لیکن اسے صرف سوچ کی ضرورت نہیں پڑے گی کیوں کہ میسی نے جہاں 920/ گول اسکور کئے ہیں وہیں رونالڈو 976/ پر ہے۔ میسی کو 1000 گول کے لئے مزید 80 گول کی ضرورت پڑے گی جب کہ رونالڈو کو صرف 24/ گول اور وہ 2027 تک اس اسکور کو کرسکتا ہے جب کہ میسی کے لئے 80 گول 2030 تک انتظار کرنے کے ہوں گے، اگر ان برسوں کے دوران کوئی شدید طور پر زخمی ہوکر کھیل سے ریٹائر ہوجائے تو پھر بات دوسری ہوگی۔

ویسٹ انڈیز 'عالمی کپ 2027' سے کھیں باہر نہ ہو جائے، لگاتار دوسرے سال براہ راست نہیں مل سکی انٹری

11/اگست: 2 مرتبہ یک روزہ عالمی کپ چمپئن، 2 مرتبہ ٹی-20 عالمی کپ چمپئن اور ایک مرتبہ چمپئنز ٹرافی جیتنے والی ویسٹ انڈیز کرکٹ ٹیم کو 'عالمی کپ 2027' کی اپنی مہم میں ایک بڑا جھٹکا لگا ہے۔ مجموعی طور پر 5 آئی سی سی ٹرافیاں اپنے نام کرنے والی ویسٹ انڈیز کی ٹیم کو جنوبی افریقہ، زمبابوے اور نامیبیا کی میزبانی میں ہونے والے عالمی کپ کے لیے براہ راست کوالیفکیشن کا ٹکٹ نہیں ملا ہے۔ یہ مسلسل دوسرا موقع ہے جب ویسٹ انڈیز براہ راست انٹری سے محروم ہوئی ہے۔ آئی سی سی کے ضوابط کے مطابق 30 ستمبر کی کٹ آف تاریخ تک آئی سی سی یک روزہ رینکنگ میں سرفہرست 8 ٹیموں کو عالمی کپ میں براہ راست داخلہ ملنا طے تھا، جس میں جنوبی افریقہ اور زمبابوے شامل نہیں ہیں، کیونکہ وہ میزبان ہونے کے ناطے پہلے ہی اپنی جگہ پکی کر چکے ہیں۔ وہیں، اب آئرلینڈ کے خلاف شاندار جیت کے ساتھ افغانستان نے اس فہرست میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ افغانستان دفاعی چمپئن آسٹریلیا، ہندوستان، نیوزی لینڈ، پاکستان، سری لنکا، انگلینڈ، بنگلہ دیش، جنوبی افریقہ اور زمبابوے کے ساتھ براہ راست مین ٹورنامنٹ کا حصہ بنے گا۔

آئی سی سی یک روزہ رینکنگ میں 10 ویں مقام پر موجود ویسٹ انڈیز کے پاس کٹ آف تاریخ سے پہلے ہندوستان کے خلاف 2 یک روزہ میچ کھیلنے کا موقع ہے۔ اگر کیریبین ٹیم یہ دونوں میچ جیت بھی لیتی ہے، تب بھی اس کی رینکنگ ٹاپ-8 میں آنے کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ویسٹ انڈیز کو 2027 عالمی کپ میں جگہ بنانے کے لیے آئندہ سال فروری میں منعقد ہونے والے عالمی کپ کوالیفائر کے مشکل مرحلے سے گزرنا ہوگا۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم 2023 یک روزہ عالمی کپ کے لیے بھی براہ راست کوالیفائی نہیں کر پائی تھی اور اسے کوالیفائر میچ کھیلنے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ اس وقت سپر سکس مرحلے میں پانچویں مقام پر رہنے کے سبب ٹیم عالمی کپ سے باہر ہوگئی تھی، جو اس کی تاریخ میں پہلی بار ہوا تھا۔ اسی کے سبب وہ 2025 چمپئنز ٹرافی کا حصہ بھی نہیں بن سکی تھی۔ وہیں، فروری 2027 میں ہونے والے کوالیفائر ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر 10 ٹیمیں حصہ لیں گی۔ آئی سی سی یک روزہ رینکنگ میں سب سے نیچے رہنے والے 2 فل ممبر ممالک یعنی ویسٹ انڈیز اور آئرلینڈ اس میں شامل ہوں گے۔ کرکٹ عالمی کپ لیگ-2 کی سرفہرست 4 ٹیمیں اور عالمی کپ کوالیفائر پلے آف سے آنے والی سرفہرست 4 ٹیمیں بھی اس کا حصہ ہوں گی۔

انڈیا اور سری لنکا کے درمیان پہلا کرکٹ ٹسٹ 15/اگست کو سری لنکا کی ٹیم اب 1996ء اور 2010ء کے انداز میں مضبوط ہوگئی ہے

کولمبو ،11/اگست: سنیچر 15/اگست سے کولمبو (سری لنکا) میں انڈیا اور سری لنکا کے درمیان پہلا کرکٹ کھیلا جائے گا اور دو ٹسٹوں کی سیریز کا پہلا ٹسٹ 15/اگست سے ہوگا اور اس سیریز میں فاتح ٹیم کو جو پوائنٹس حاصل ہوں گے وہ اس کے لیے کوالی فیکیشن پوائنٹس ہوں گے۔ اس وقت سری لنکا کی ٹیم کرکٹ کے تینوں فارمیٹ میں اسی طرح سے مضبوط ہوگئی ہے جس طرح سے ارجن راناتنگے، سنت جے سوریا، اروند ڈی سلوا، اشانکا گروسنگھے، حسن تلک رتنے، روشن ماہنامہ، چمندا واس، ماروان اٹاپٹو، کمار سنگاکارا، مہیلا جے وردھنے، مِتیاہ مرلی دھرن، تلک رتنے دلشان، لیتھ ملنگا جیسے اسٹار کھلاڑی ساری دنیا کے کرکٹروں کو دہلاتے رہتے تھے لیکن پچھلے دس برسوں کے دوران جب کمار سنگاکارا لیتھ ملنگا، مہیلا جے وردھنے اور مِتیاہ مرلی دھرن و تلک رتنے دلشان وغیرہ جب ریٹائر ہوگئے تو سری لنکا کی ٹیم بالکل نئے کھلاڑیوں پر مشتمل ہوچلی اور اسے شکست دینا زمبابوے اور پاکستان کیلئے بھی آسان تھا لیکن صرف دو تین برسوں کے دوران سری لنکن ٹیم میں بے پناہ تبدیلی دیکھنے کو ملی اور وہ رفتہ رفتہ پھر پرانی ٹیم جیسی مضبوطی اپنے اندر لے آئے اور اس وقت نوجوان کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم سری لنکا ایک مرتبہ پھر سے سبھوں پر بھاری ہوگئی ہے اور آسٹریلیا ہو انگلینڈ، نیوزی لینڈ ہو یا جنوبی افریقہ سبھی ٹیموں کو سری لنکا کی شکل میں عفریت جیسی کوئی بلا نظر آرہی ہے۔ اسی لیے سری لنکائی سرزمین پر قدم رکھتے ہی یکے بعد دیگرے کھلاڑی پریکٹس میچ کے دوران زخمی ہورہے ہیں۔ پہلے خبر ملی کہ کپتان شبھمن گل کی انگلی فریکچر ہوگئی ہے اور اسے 15/اگست سے شروع ہونے والے پہلے ٹسٹ کی فرسٹ الیون ٹیم سے باہر کردیا تھا ہے لیکن سری لنکا کے خلاف ایک فرسٹ کلاس میچ میں شبھمن گل نہ صرف کھیل میں شامل ہوئے بلکہ شاندار بلے بازی بھی کی ۔ انڈیا نے اس پریکٹس میچ میں اپنی پہلی انگ میں 6 وکٹوں پر 357/رنز اسکور کئے اور دوسری انگ ایک وکٹ پر 146 بنا کر انگ اور پہلی انگ ڈکلیئر کردی پھر 6 وکٹ پر 200 رن بنا کر انگ ڈکلیئر کردی۔ میچ بنا کسی فیصلے کے ڈرا پر ختم ہوا لیکن انڈین ٹیم کو راحت ملی کہ کپتان شبھمن گل فٹ ہوگیا۔

دوسری طرف جواں سال بلے باز سائی سدرشن جس نے گزشتہ آئی پی ایل میں شاندار کارنامے انجام دیئے تھے اس لئے اسے انڈین ٹیم میں شامل کرکے سری لنکا دورے پر بھیجا گیا لیکن وہ پریکٹس میچ کے دن ہی زخمی ہوگیا اور اس کا سری لنکا کے خلاف دو ٹسٹوں کی سیریز میں کھیلنا ممکن نہیں ہے اس لئے اسے واپس بلا کر اس کی جگہ پر سرفراز خان کو شامل کیا گیا ہے۔

ویسے تو کوچ گوتم گمبھیر کی نظر میں کوئی بھی مسلم کھلاڑی ٹھیک نہیں ہے لیکن اسے کیا جہائے کہ قسمت سرفراز پر مہربان تھی اور اسے سری لنکا میں انڈین ٹیم میں شامل ہونے کا موقع مل گیا ہے لیکن فیصلہ اب بھی گوتم گمبھیر پر منحصر ہے کہ وہ اسے فرسٹ الیون میں شامل کرتا ہے یا نہیں یا صرف اسے سری لنکا کے ساحلی علاقے میں ورزش کرنے بلایا ہے تاکہ اس کا وزن مزید 10 پاؤنڈ کم ہوجائے۔ انڈین ٹیم میں شامل ہونے کے لئے سرفراز جس کا وزن 68 کیلوگرام تھا اس نے گزشتہ 9 دنوں کے دوران اپنا وزن دس کیلو گھٹا کر 58 کرلیا ہے۔

سابق بھارتی کپتان سورو گنگولی اور اہلیہ کو قتل کی دھمکیاں

11/اگست: سابق بھارتی کپتان اور کرکٹ ایسوسی ایشن آف بنگال کے صدر سارو گنگولی نے گزشتہ کئی ماہ سے مبینہ دھمکی آمیز خطوط موصول ہونے کے بعد پولیس سے رابطہ کرلیا ہے۔ بھارتی خبر رساں ادارے پی ٹی آئی کے مطابق ایک خط میں گنگولی اور ان کی اہلیہ ڈونا گنگولی کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی گئی۔ پولیس کے مطابق گنگولی کے دفتر کو پیر کے روز دو مزید خطوط موصول ہوئے جس کے بعد ان کے مینیجر نے جنوبی کولکتہ کے ٹھاکرپکور پولیس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کرائی۔ شکایت میں بتایا گیا کہ گنگولی کے نام سے ایسے خطوط تقریباً چھ ماہ سے موصول ہورہے تھے تاہم ابتدائی طور پر انہیں سنجیدگی سے نہیں لیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ حالیہ خطوط میں گنگولی اور ان کی اہلیہ کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ ان کے قریبی افراد کو بھی نشانہ بنانے کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ واقعے کی تحقیقات شروع کردی گئی ہیں اور حکام خطوط کے مندرجات، ان کے ترسیلی ذرائع اور کوریئر ریکارڈ کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق خطوط ممکنہ طور پر شمالی 24 پرگنہ کے علاقے بیلگھریا سے کوریئر کے ذریعے بھیجے گئے۔ پولیس ایک مشتبہ موبائل نمبر اور سم کارڈ کی نقل وحرکت بھی ٹریس کررہی ہے تاکہ ملزم تک پہنچا جاسکے۔

ہندوستانی ٹیم میں واپسی کرنے کے لیے سرفراز خان نے کشمیر میں کی سخت محنت، 17 کلوگرام وزن بھی کیا کم!

11/اگست: ہندوستان کے اسٹار کرکٹر سرفراز خان کو 15 اگست سے سری لنکا کے خلاف 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے زخمی سائی سدرشن کی جگہ ٹیم میں جگہ ملی ہے۔ انہوں نے اپنا آخری ٹیسٹ میچ 2024 کے نومبر میں کھیلا تھا۔ حالانکہ سرفراز خان کے لیے ہندوستانی ٹیم میں واپسی کا سفر آسان نہیں رہا ہے۔ انہوں نے اس کے لیے کشمیر میں جم کر محنت کی اور اپنا 17 کلوگرام وزن بھی کم کیا۔ ہندی نیوز پورٹل 'امر اجالا' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق کچھ روز قبل سرفراز خان نے سوشل میڈیا پر لکھا تھا کہ "ہوسکتا ہے کہ میں ٹیم میں فٹ نہ بیٹھوں، لیکن میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔" اس سے ان کے پختہ عزم کا پتہ چلتا ہے، لیکن وہ اس وقت کے حالات سے بھی اچھی طرح سے واقف تھے۔

بین الاقوامی کرکٹ کے لیے زیادہ وزنی جسم والا کھلاڑی مانا جاتا تھا، لیکن اب وہ زیادہ چست اور فٹ نظر آتے ہیں، جس سے یقینی طور پر ان کے ٹی-20 کھیل میں بہتری آئی ہے۔ ممبئی میں بے موسم کی بارش کی وجہ سے پریکٹس کرنا ممکن نہیں تھا، اس لیے سرفراز کشمیر چلے گئے تھے جہاں انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے شیرِ کشمیر اسٹیڈیم میں گھنٹوں وقت گزارا۔ اس لیے ان کی واپسی کافی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ 2024 میں نیوزی لینڈ کے خلاف 4 بار ناکام رہنے کے بعد ٹیم سے باہر کیے جانے کی تکلیف کو برداشت کرنا کافی مشکل تھا۔ یہ ایک ایسی سیریز تھی جس میں تقریباً تمام ہندوستانی کھلاڑی ناکام رہے تھے۔ قابل ذکر ہے اس کے بعد سرفراز انگلینڈ گئے جہاں انہوں نے بیکنہم میں ایک انٹرا اسکواڈ میچ

اب قسمت نے پھر سے ان کا ساتھ دیا اور وہ ایک بار پھر ہندوستانی ٹیم کا حصہ بن گئے جو ایک طرح سے ان کے عزم مصمم کی بھی جیت ہے۔ ممبئی کے رہنے والے اس کھلاڑی کے لیے یہ واپسی اس سے بہتر وقت پر نہیں ہوسکتی تھی، کیونکہ انہوں نے فٹ ہونے کے لیے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی تھی۔ واضح رہے کہ رنجی ٹرافی میں ٹرپل سنچری بنانے کے باوجود سرفراز کو (ہندوستان بمقابلہ ہندوستان اے) میں سنچری بنانے کے علاوہ انگلینڈ لائنز کے خلاف ایک 'اَن آفیشیل ٹیسٹ' میں ہندوستان اے کی طرف سے 92 رن بنائے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہوگی کہ سری لنکا کے خلاف 15 اگست سے شروع ہونے والی 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے پہلے مقابلے میں سرفراز خان کو پلیئنگ الیون میں جگہ ملتی ہے یا نہیں؟

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع ۔ ایڈیٹر: پریم شنکر ، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی ۔-(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804